

آخر میں کیوں

پھوٹے کاموں کیلئے بعض دوسروں کا سہارا  
لینے والوں کیلئے فکر انگیز تحریر

پسوالہ القرآن القرآن  
عشق کتاب و سنت ہے  
میدان علم و نور  
طلبہ کا ترجمان  
**آفتاب طلباء**

شمارہ نمبر 9 ستمبر 2012ء شوال، ذیقعدہ 1433ھ جلد نمبر 12

# تعلیمی سفر کا ایک اُور زینہ مبارک ہو

آئیے سیکولر ازم، لادینیت، فحاشی و غریبی کو کردار و عمل سے وکے ڈالیں  
منہج دعوت و ہمارے عزیز طلباء آپ کی راہنمائی کے منتظر



بھارت میں براہ راست  
سہ ماہی کاری کی اجازت

پسندیدہ ترین ملک کی پاکستانی معیشت پر نقب لگانے کی ایسے اور سازش

# آخبار طلباء

ماہنامہ  
مفتی محمد صالح المنجد  
مفتی محمد صالح المنجد  
مفتی محمد صالح المنجد



شمارہ نمبر 7 ستمبر 2012ء شوال، ذیقعد 1433ھ جلد نمبر 12

## فہرست

6	پروفیسر حافظ محمد سعید	تفسیر القرآن
8	انیس الرحمن	حالات حاضرہ آسام میں مسلم نسل کشی
18	راشد علی	برما.....در پردہ کون؟
26	ساجد الرحمن	اخبار عالم
34	ابن حامد	فکر و نظر
36	عمر بن عبدالعزیز	میدان محشر
24	شہیر آصف	تعلیم و تعلم
23	عبداللہ	کیرئیر کونسلنگ
10	ابوبکر مدنی	کالج میں آنیوالے نئے راہیوں کے نام
21	ابوسعبد	خیبر پختونخوا کی تعلیمی زبوں حالی
38	حظلمہ عماد	تعاقب
13	حافظ عرفان، UET	تزکیہ و تربیت
28	مسعود احمد غازی	نیکوئوں پر استقامت
40	حافظ مغیرہ	سائنس ویو
41	محمد ابرار بن عبدالقیوم	تعارف
44	ادارہ	پھول ستارے



2

تعلیم کا ایک اور زینہ مبارک ہو  
احمد سدید



4

بھارت میں سرمایہ کاری  
ثاقب مجید



16

آخر میں ہی کیوں؟  
جنید الرحمن، AIUO



32

بھارتی ڈیمز کی بڑھتی تعداد  
محمد اسامہ، UOL

فی پرچہ 15 روپے، سالانہ 150 روپے

یورپی ممالک پونڈ	امریکی ڈالر	سعودی ریال
20	30	70

PO BOX No. 966, GPO LHR.  
akhbaretalaba@yahoo.com

Ph: 0334-7551755



# تعلیمی سفر کا ایک اور زینہ مبارک ہو

آئیے سیکولرزم، لادینیت، فحاشی و عریانیت کو کردار و عمل سے وکے ڈالیں

مذہب و ملت ہمارے عزیز و بے بدلہ دوست کی لڑائی ہے

”إِنَّهُمْ فِتْنَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَرِزْقْنَاهُمْ هَلْیٰ وَرِزْقْنَاهُمْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذَا شَطَطًا“ (سورہ الکہف)

”بے شک وہ چند جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں ہدایت میں زیادہ کر دیا۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر بند باندھ دیا، جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا ہمارا رب

آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی معبود کو ہرگز نہ پکاریں گے، بلاشبہ یقیناً ہم نے اس وقت حد سے گزری ہوئی بات کہی۔“

تعلیمی سفر کا ایک اور زینہ آپ کو مبارک ہو۔ اللہ کے فضل سے آپ نے اپنے تعلیمی سفر کی ایک اور منزل طے کر لی ہے۔ بالخصوص وہ جو سکول کی زندگی کے بعد اب کالج کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہیں۔ جو میٹرک کے بعد اب انٹرمیڈیٹ کرنے کے لئے کسی کالج میں داخل ہوئے ان کی خوشی تو دیدنی ہے۔ اسی طرح کالج لائف سے یونیورسٹی میں آنے والے بھی نئی امتگوں سے بھرپور زندگی دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں۔ آپ کے والدین اور عزیز واقارب بھی یقیناً آپ کو دیکھ کر سرور ہو۔ ہر طرف آپ کے لئے حوصلہ جذبے اور انگلیں ہیں جنہوں نے آپ کے عزم اور اعتماد میں یقیناً اضافہ کر دیا گیا ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ احکم الحاکمین آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ آپ کو والدین، دوست، عزیز واقارب کی امیدیں پوری کرنے کی خاص کر پاکستان اور امت مسلمہ کا محافظ اور پاسبان بننے اور اس نئے سفر کو با مقصد بنا کر دنیا و آخرت میں خیر سمیٹنے کا موقع عطا فرمائے۔ (آمین)

زندگی کے اس اہم موڑ پر کچھ باتیں ہم آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ اس درد دل کے ساتھ کہیں آپ ضائع نہ ہو جائیں اور اس امید کے ساتھ کہ ان کے مطالعہ و عمل سے آپ اپنی زندگی سے وہ کچھ حاصل کریں جن کی آج ضرورت ہے۔

سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ آپ کی زندگی اور وقت کے دو بیانیے ہیں۔ ایک بیانیے کے مطابق آپ آگے کی طرف جا رہے ہیں۔ میٹرک کے بعد انٹر، بیچلر کے بعد ماسٹر، ایم فل کے بعد پی ایچ ڈی وغیرہ لیکن دوسرے اور حقیقی بیانیے کے مطابق وقت کم ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کی جتنی سانسیں دنیا میں لینا باقی ہیں ان میں ایک سال کی مزید کمی ہو چکی ہے۔ مہلت ختم ہوتی جا رہی ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

”اَفْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مَّعْرُضُونَ“ (الانبیاء: 1)

”لوگوں کے لیے ان کا حساب بہت قریب آگیا اور وہ بڑی غفلت میں منہ موڑنے والے ہیں۔“

اسی طرح مزید فرمایا:

”إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا“ (المعارج: 6-7)

”بے شک وہ اسے دور خیال کر رہے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔“

یاد رکھئے! یہ مہلت اس زندگی کی خاطر محنت کرنے کیلئے ختم ہو رہی ہے جو دائمی ہے۔ یہاں آپ زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر سال جی بھی لیں گے (ویسے پاکستان میں اب اوسط عمر 54 ہو چکی ہے) مگر اس ختم ہونے والی زندگی کا صرف پہلا دن ہی ”حسمین الف مسنة“..... پچاس ہزار سال طویل ہے۔ لہذا عقل مند وہی ہے جو دائمی کو عارضی پر ترجیح دے۔ اس دائمی زندگی میں جڑا ہے مگر عمل کا موقع نہیں۔ لہذا ہمارے پاس یہ پہلا اور آخری موقع ہے۔ یہاں توفیل ہونے کی گنجائش موجود ہے، اگلے سال محنت کر کے کامیاب ہوا جا سکتا ہے لیکن وہاں کوئی گنجائش نہیں۔ لہذا اونچی ہواؤں میں اڑنے کے ساتھ ساتھ اس بات پر لازمی نظر رکھیں کہ مستقبل محفوظ ہوا ہے کہ نہیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ اس ابدی زندگی کا نصاب قرآن وحدیث ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے ملک کے نام کے ساتھ لفظ ”اسلامی“ لگتا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارا نصاب اس کے تقاضے پورے نہیں کر پا رہا۔ فرانس، کیمسٹری اور میتھ تو آپ نے پڑھا یا آپ کو پڑھایا گیا لیکن اللہ رسول ﷺ قرآن وسنت جنت، جہنم اور آخرت کے بارے میں بہت کم جاننے کا موقع ملا ہوگا۔ عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت، اسلام کے بنیادی عقائد اسی طرح اسلام کے ارکان کے بارے میں ہمارے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے سطحی معلومات سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ اس میں اگر ذمہ داران کا تعین کیا جائے تو طویل بحث درکار ہے لیکن انفرادی سطح پر ہر شخص کا اللہ رب العالمین کی معرفت حاصل کرنا جو ایک عام شخص کی ضرورت ہے لازمی ہے اور پھر یہ ادا رک ”کم از کم“ کیوں؟ ان شاء اللہ ”زیادہ سے زیادہ“ کی سعی و کوشش کرنا ہے۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان ذہن میں رہے کہ ”ان اللہ لیغضب جیفہ باللیل وحمار بالنہار عالم بالدنیا جاہل فی الآخرة“.....

”بے شک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ بغض (دشمنی) اس بندے سے ہے جو رات کو مردے کی طرح سوتا ہے دن کو گدھے کی طرح کام کرتا ہے، دنیا کا عالم ہے آخرت کا جاہل ہے۔“



تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت ہمارے تعلیمی ادارے، سیکولر ازم، لادینیت اور فاشی و عریانی کی شدید لپیٹ میں ہیں۔ شمشیر و سناں کی بجائے امت کا شباب طاؤس و رباب میں الجھا ہوا ہے۔ خاص طور پر یونیورسٹی میں داخل ہو جائیں تو یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ ہم اس ملک کی جامعہ میں پھر رہے ہیں جس کی بنیاد ”لا الہ الا اللہ“ تھی جس کی بنیادوں میں لاکھوں شہداء کا لبو ہے۔ لیکن آج اس کی حالت یکسر مختلف ہے۔ جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، غزنوی، غوری اور ٹیپو کے جانشین تھے آج مادہ پرستی نے ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے حالانکہ اقبال نے کہا تھا:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

بالخصوص 2002ء میں ہائر ایجوکیشن کمیشن آرڈیننس کے بعد HEC نے سائنس و ٹیکنالوجی پر خصوصی توجہ دی لیکن ادب، قربانی، جذبہ حب الوطنی معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ سماجی ترقی کا گراف معکوس شکل اختیار کر رہا ہے جس کے اثرات معاشرے میں عدم استحکام، شدت پسندی، تعصب، عدم برداشت، اسلامی ثقافت سے بے تعلقی اور برین ڈرینج کی صورت میں نکل رہے ہیں۔ مادیت پرستی کی وجہ سے آج ”چلو تم ادھر کو چدھر کی ہوا ہو“ کے مصداق ہمارے پڑھے لکھے افراد غول درغول مغربی ملکوں کو سر پٹ بھاگے چلے جا رہے ہیں پھر جو ابھی تعلیمی اداروں میں ہیں وہ دور کے ڈھول سہانے، یہ خواب اپنی ذہنوں میں رکھتے ہیں۔ بہر حال ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنی شناخت برقرار رکھیں۔ مغربی تہذیب کی چکا چوند و شناساں آپ کو اپنی اصل سے ہٹا دیں۔ آپ کا لباس، میسر، مسائل، گفتگو، اخلاق و کردار کہیں لوگوں میں نمایاں نظر آنے کے لئے بدل نہ جائے۔ اپنی شخصیت میں اتنی مضبوطی پیدا کریں کہ تہذیب کا طوفان آپ کو اپنی جگہ سے بلانہ سکے۔ ساری دنیا کی مخالفت گوارہ ہو لیکن حق بات سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹنا آپ کا شیوہ بن جائے۔ یاد رکھیں! جو لوگ حق کی بجائے لوگوں کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیوں کے فیصلے کریں ایسے لوگوں کا معاشرے میں کوئی وقار نہیں ہوتا۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اس وقت امت مسلمہ اور اسلام کا قلعہ ”پاکستان“ شدید مسائل سے دوچار ہے۔ آج اللہ کے دشمن، یہودی، صلیبی، ہندو، بدھ مت کیونٹ، الغرض سارے کے سارے ٹکے ہو کر مسلمانوں اور اسلام پر حملہ آور ہیں۔ برما و آسام میں مسلمانوں کا قتل عام، کشمیر و فلسطین میں مسلمان بیٹیوں کی عصمت دری، عراق و افغان کو بارود کا تھنیز قرآن جلانے کے واقعات کا تسلسل، رحمۃ العالمین رضی اللہ عنہ کے خاکے شائع کرنے کے مقابلے الغرض محرم حق و باطل زوروں پر ہے اور جہاں تک وطن عزیز پاکستان کا تعلق ہے تو اللہ کے دشمنوں کا پہلا ٹارگٹ یہی ملک ہے۔ سرحدوں کا گھیراؤ، ڈرون حملے، دیاؤں پر ڈیم اور اندرونی سطح پر ملک میں بد امنی پیدا کرنا، لسانیت کے نام پر وہ مردے اکھاڑنا جنہیں لا الہ الا اللہ اور اللہ سبحانہ نے ختم کیا تھا۔ اسی طرح قتل و غارت، بم دھماکے، ملک کا دفاع کرنے والے اداروں کو بدنام کرنا، فوج اور عوام کو آپس میں دست و گریبان کرنا۔ ان سب میں اپنی غلطیوں کے ساتھ ساتھ سب سے بڑا فیصلہ یہ ہے کہ دنیا کو ہمارا وجود برداشت نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ آپ اس صورتحال سے الگ تھلک نہیں ہیں۔ خواہشات کے پسپا ہونے کی بجائے یہ وقت ملک و ملت کے لئے سنجیدہ اقدامات کا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کلاس لینے کے بعد شام کو آپ کرکٹ کے میدان میں یہ کہتے نظر آئیں کہ میں تو نام پاس کر رہا ہوں۔ یاد رکھیں جن کی سرحدوں کو اندرونی و بیرونی خطرات لاحق ہوں ان کے پاس ضائع کرنے کیلئے یا فضولیت کے لئے ایک لمحہ نہیں ہوتا۔

پانچویں بات یہ ہے کہ آپ کو اپنے تعلیمی ادارے میں بہت سے لوگ نظر آئیں گے۔ کچھ لوگ لسانی، صوبائی اور برادری کی بنیاد پر آپ کو اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دینگے اور اپنے حقوق کی بات کریں گے۔ انہیں مسلمانوں کے مسائل سے کوئی سروکار نہیں اور حقوق کی جنگ کا نعرہ کھوکھلا ہے، ایسا نہ ہو کہ آپ انہی جنگ میں مارے جائیں بلکہ آپ کو سوچ بچھ کر فیصلہ کرنا ہے، اسی طرح سیاسی و مذہبی پارٹیاں نظر آئیں گی۔ اس سال ملک میں الیکشن متوقع ہیں۔ لہذا جمہوریت کے نام پر جو کمزور کھیل ہمارے ملک میں کھیلا جا رہا ہے اس کے اثرات تعلیمی اداروں میں بھی نظر آئیں گے۔ طلباء یونین بحال کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں تاکہ پھر سے ہمارے اداروں میں گن گنچرائے۔ آپس میں لڑ کر طلباء ادھر ہی ”شہید“ ہو جائیں جو بچ جائیں وہ مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ کر غازی کہلائیں۔ اس ضمن میں اسلام کے نام پر کام کرنے والی بعض جماعتوں کا کردار بھی انتہائی شرمناک رہا ہے۔ اداروں میں ہولڈ کی سیاست، مخالف طلباء تنظیم کے کارکنان پر تشدد، طلبہ کے نام پر طلبہ کو تھم ہونے والی جنگ میں دھکیلا جاتا ہے۔

اسی طرح اسلام کے نام پر کام کرنے والوں کی بے عملی کی کیفیت یہ ہے کہ صرف زبانی دعوے ہیں۔ ان کے چہرے رسول اللہ ﷺ کے چہرے جیسے نہیں، نعرے اسلامی انقلاب، عشق مصطفیٰ ﷺ ہیں، لیکن جو اپنے چھٹ کے جسم پر اسلام کو نافذ نہ کر سکے وہ دنیا میں اسلام کیسے غالب کرے گا۔ جس کی نماز سنت کے مطابق نہ ہو قرآن سے تعلق رسی ہو وہ بھلا کیا کرے گا بلکہ بہت سے لوگ جو شخصی افکار پر موجود ہیں وہ فخر سے اس شخصیت کے انکار، فلسفہ کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہیں اللہ کے نبی ﷺ کی سیرت کی انہیں لگتی۔ لہذا اس شخصیت پرستی اور قرآن و سنت سے دوری نے فرقہ واریت کا بیج امت مسلمہ میں بویا ہے جسے حکمت سے ختم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح عجیب و غریب قسم کے نعرے طاقت ہی طاقت، قوت ہی قوت آپ کو کالج کی دیوار پر ملیں گے جیسے کسی حکیم کی دکان کا اشتہار ہو۔ ”اب راج کرے گی“..... آپ ان کی ذہنیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ آپ کے والدین پاکستان اور امت مسلمہ کے کتنے خیر خواہ ہیں؟

آخری بات یہ ہے کہ ناامیدی کی بات نہیں ہے ”ذرا تم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی“..... آپ کو ان تعلیمی اداروں میں ایسے نوجوان بھی نظر آئیں گے جنہیں شناخت کے لئے بیج لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بلند بائگ دعوے کرنے والے نہیں ہیں۔ ان کا چہرہ لباس انکا کردار صاف گواہی دے رہا ہوگا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ آپ کو کسی شخصیت کے افکار و نظریات، کسی فلسفے، کسی فرقے یا لسانی و صوبائی عصبیت کی دعوت نہیں دینگے بلکہ قرآن و حدیث اور خالص منہج و دعوت و جہاد کی طرف بلائیں گے۔ ”اشداد علی الکفار و رحماء بینہم“ آپس میں اتحاد مسلمانوں کے لئے محبت ان کے لئے کندھے نرم کرنا، انکی زیادتیاں تک برداشت کرنا اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بننے کی دعوت دینگے۔ یہ آپ کو نام نہاد حقوق کی بجائے آپ کے فرائض یاد دلائیں گے۔ مغربی جمہوریت اور مغربی سیاست کی بجائے خلافت و امارت کی طرف دعوت دینگے۔ درس قرآن و حدیث، ترجمہ القرآن، اسٹڈی سرکل، عقیدہ کلاس، فرسٹ ایڈ بلڈڈ و سوسائٹی، اسلامی لائبریری، ایکسپلینس ایوارڈ الغرض مختلف کاموں سے یہ اس الہامی دعوت کو دینے میں مصروف نظر آئیں گے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لے کر آئے تھے۔ ہم آپ کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ انہیں ہمارے ساتھ مل کر اللہ کے دین کو سیکھنا، عملی زندگی کو اس میں ڈھالنا، معاشرے میں اس کی دعوت، بے دینی، سیکولر ازم، فاشی و عریانی کے خاتمے، اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ ملیں۔ جماعتی زندگی اور اطلاعات امیر اختیار کر کے اپنے آپ کو شیطان کے بھائیوں اور دنیا کے فتنوں سے محفوظ کریں اور امت مسلمہ کے زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں اور یاد رکھیں اللہ کے فضل اور خالص منہج و دعوت و جہاد پر مشتمل لوگوں کی قربانیوں نے منزلیں قریب کر دی ہیں۔ دشمن میدان سے بھاگنے کو ہیں، ہندو بزدل پریشان ہیں، لہذا اب دیر نہ کی جائے اور امت کو متحد و متفق کر کے کفر کے مقابلے کیلئے تیار کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

الحمد یہ سٹوڈنٹس کے پر عزم جوان آپ کی مدد و رہنمائی کے لئے آپ کے منتظر ہیں۔



بھارت کے مرکزی بینک نے پاکستانی کمپنیوں اور افراد کو بھارتی شناک مارکیٹ میں براہ راست سرمایہ کاری کی باقاعدہ اجازت دے دی ہے۔ پاکستانی کمپنیاں اور افراد بھارتی سرمایہ کاری بورڈ کو درخواست دیکر بھارتی کمپنیوں کے حصص خرید سکیں گے۔ اس سلسلے میں ریزرو بینک اور بھارتی سرمایہ کاری بورڈ نے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ بھارتی وزارت تجارت کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرتے ہوئے پاکستانی شہریوں یا اداروں کی طرف سے بھارت میں سرمایہ کاری کی اجازت دیدی ہے۔ اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کی طرف سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ”دفاع“ خلائی تحقیق اور ایٹمی توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی اجازت نہیں ہوگی۔ پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان معظم خان نے اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور کہا ہے کہ اس سے پاکستان کے سرمایہ کاروں اور صنعتکاروں کو فائدہ ہوگا۔ ہم

امید کرتے ہیں کہ فیصلہ دونوں ممالک کے عوام کے لئے مفید ثابت ہوگا۔“

بھارت کی طرف سے سرمایہ کاری کی اجازت کے فیصلے پر پاکستانی تاجروں اور صنعتکاروں

نے شدید تحفظات کا اظہار کیا اور اس کو پاکستان کی سالمیت کے خلاف کہا ہے۔ پاکستان انڈسٹریل اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن فرنٹ کے چیئرمین انجینئر سہیل لاشاری نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کئی مسائل حل طلب ہیں جو اصل میں تجارت اور سرمایہ کاری میں رکاوٹ سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان میں سرفہرست پانی کی تقسیم کا مسئلہ ہے اس کے بعد کشمیر کا مسئلہ آتا ہے دونوں مسائل کے بعد بھارت نے تجارت میں جو غیر ضروری

رکاوٹیں حائل کر رکھی ہیں ان کو دور کیا جانا چاہیے، آل پاکستان ایگزیکٹو ایسوسی ایشن کے چیئرمین طاہر ملک نے کہا کہ بھارت کی جناب سے ویزا مسائل کو حل کرنے کے اعلانات ہوتے رہے لیکن آج تک کاروباری برادری کو ویزا دینے کا مسئلہ حل نہیں ہوا تو سرمایہ کاری کہاں سے ہوگی۔ تاجر برادری اور اقتصادی

## ثاقب مجید

ماہرین نے پاکستانی سرمایہ کاروں کو بھارت کی طرف سے سرمایہ کاری کی پیشکش کو ملک کے خلاف سازش قرار دیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک بینکنگ اینڈ فنانس کے چیئرمین ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی نے کہا کہ یہ پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ بھارت پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کے لئے پاکستانی سرمایہ کاروں کو اپنے ملک میں دعوت دے کر پاکستان میں سرمایہ کاری کی راہ ہموار کر رہا ہے تاکہ پاکستان کی معیشت میں اپنا عمل دخل بڑھا سکے

**بھارتی اجازت دراصل ہماری معیشت کو کمزور کر کے اس پر قبضہ کرنے کی سازش ہے۔ بھارت کو اندازہ ہے کہ پاکستان کو فوجی قوت سے مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔ اسلئے اب وہ پاکستان کو معاشی و اقتصادی طور پر مغلوب کرنے کیلئے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔**

چاہیے کیونکہ بھارت ہمارا دشمن ہے جب تک مسئلہ کشمیر آبی تنازعات سمیت دیگر البٹوز حل نہیں ہوتے ہمیں نہ تو بھارت میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے اور نہ ہی بھارت سے تجارت بڑھانی چاہیے۔ پاکستان سیکنڈ ہینڈ کلوگ ایسوسی ایشن کے صدر نعیم بادشاہ نے بھارتی آفر کی شدید مخالفت کی اور کہا کہ اگر پاکستانی سرمایہ کاروں نے بھارت میں سرمایہ کاری کی تو بیرونی دنیا میں پاکستان کا مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تنازعات پر منوقف کمزور ہو جائے گا۔ بھارت کو اندازہ ہے کہ پاکستان کو فوجی قوت سے مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اب وہ پاکستان کو معاشی و اقتصادی طور پر مغلوب کرنے کیلئے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔

بھارتی حکمرانوں کی پاکستان کی سرمایہ کاری کے پیچھے چالکیائی فلسفہ کارفرما ہے۔ جس کے تحت پڑوسی کو دوستی کا تاثر دیکر اندرون خانہ دشمنی کو پروان چڑھایا جائے اور اسے فائدہ پہنچانے کے جھانسدیکر زیادہ سے نقصان کی سہیل کی جائے۔ یہ عین ہندو بننے کی سوچ اور ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ بھارتی حکمرانوں نے جو پاکستان کے خلاف دشمنی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں حالیہ سرمایہ کاری کی اجازت بھی اسی سازشی سلسلے کی کڑی ہے۔ جسے پاکستان کی باشعور عوام کی بڑی اکثریت نے بجا طور پر مسترد کر دیا ہے۔

ہندو بننے کی حالیہ عیاری کا

سب سے بڑا عملی ثبوت یہ ہے کہ جب بھارت کے مرکزی بینک نے پاکستانی شہریوں اور اداروں کو سرمایہ کاری کی اجازت دی تو اسی وقت مرکزی بینک نے خصوصی قوانین وضع کئے جسکے تحت بھارتی شہریوں اور اداروں پر پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری نہیں کر سکیں گے۔ اس پابندی سے ہندو بننے کی عیاری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ بھارت کا اپنا سرمایہ کسی دوسرے ملک نہ جائے لیکن پاکستان کا سارے کا سارا سرمایہ

بھارتی پیشکش کے جواب میں پاکستانیوں کی جانب سے کسی بڑی سرمایہ کاری کے امکان روشن نہیں ہیں تاہم پاکستانی حکومت کو بھارت کے مذموم مقاصد دیکھتے ہوئے ہرگز اپنے ملک میں بھارت کو سرمایہ کاری کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ پاکستان انجمن تاجران کے صدر اشرف بھٹی نے کہا کہ بھارتی اجازت دراصل ہماری معیشت کو کمزور کر کے اس پر قبضہ کرنے کی سازش ہے۔ ہمارے سرمایہ کاروں کو ہرگز بھارت میں سرمایہ کاری نہیں کرنی

## بھارت میں

## براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت

”پسندیدہ ترین ملک“ کی پاکستانی معیشت پر نقب لگانے کی ایک اور سازش



ابھی حال ہی میں ایک واقعہ ہمارے مشہور ایکسپورٹر کے ساتھ پیش آیا۔ ہوائیوں کے پاکستانی ایکسپورٹر جو بھارتی منڈی تک رسائی چاہتا تھا اس کی Shipment کو انڈیائی روکا اور کہا کہ پونا کی فلاں لیب سے اس کا پہلے کوالٹی ٹیسٹ کروا کے لائیں۔ جب دو ماہ بعد وہ رپورٹ آئی تو انہوں نے کہا کہ بنگلور سے کروائیں اور جب وہ آئی تو کسی تیسرے شہر سے شہر ٹیلیٹ لائے کو کہا گیا۔

1996ء میں انڈیائی نے پاکستان کو MFN کا درجہ دے دیا لیکن پاکستانی ٹیکسٹائل اور

سینٹ پرا بھی پابندیاں ہیں جس میں ان دونوں اشیاء کی Export نہیں بڑھ سکی حالانکہ پاکستان انڈیا کے مقابلے

میں ان دونوں اشیاء کی پیداوار میں بہت آگے ہے۔ ان سارے حالات کا جائزہ لیں تو آج اگر پاکستان کو بھارت سرمایہ کاری کی اجازت دے بھی دیتا ہے تو کیا خاطر خواہ فائدہ ہو سکے گا؟..... یقیناً نہیں۔

پاکستان اور بھارت کی موجودہ باہمی تجارت کا حجم 2.7 بلین ڈالر ہے۔ جس میں پاکستانی Exporter کا حجم 286 ملین ڈالر جبکہ انڈیا کا 1.445 بلین ڈالر ہے۔ اگر ہم 2009-11 کے اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو یہ حجم 1.45 بلین ڈالر تھی جس میں پاکستانی ایکسپورٹ 19 فیصد (275 ملین ڈالر) جبکہ انڈین ایکسپورٹ 81% (1.20 بلین ڈالر) تھی۔

موجودہ باہمی تجارت کے اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ پاکستان کا تجارتی حجم ہر گزرتے سال کے ساتھ کم ہو رہا ہے۔ حالیہ سرمایہ کاری کی اجازت کوئی خاطر خواہ اثر نہیں پڑیگا۔ MFN ڈبلیو ٹریڈ کریں نمایاں اضافہ نظر آئے گا۔ حجم 4 سے 5 بلین ڈالر تک پہنچ جائے گا۔

بھارت بغیر تحقیق کے وہ فوراً پاکستان پر ڈال دیتا ہے۔ مستقبل میں ہندو بننے سے یہ بھی توقع کی جاسکتی ہے کہ پاکستانی سرمایہ کو Freeze کرنے کیلئے وہ خود ہی اپنے ملک میں دہشت گردی کا واقعہ کروا سکتا ہے۔ اس کی تازہ مثال سمجھوتہ ایکسپریس پر حملہ تھا جس میں 70 مسلمان شہید ہوئے جو لیفٹیننٹ کرنل پرہت نے کروایا تھا۔

انڈیا کافی لمبے عرصے سے اپنی مقامی صنعت کو بچانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ بھارتی حکومت کوئی بھی ایسی اشیاء اپنے

## بھارت نے ایسے موقع پر پاکستانی شہریوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دی ہے جب پاکستان کو خود بین الاقوامی اور عالمی سرمایہ کاری کی شدید ضرورت ہے۔

ملک نہیں آنے دیتی جس سے اس کا مقامی کارساز کوئی نقصان محسوس کرتا ہو۔ بھارت کے اس رویے پر ورلڈ بینک نے یہ رپورٹ دی کہ بھارت کی ٹریڈ پالیسی بہت سخت ہے۔ WTO کی طرف سے نومبر 2011ء میں Trad Policy Review of India کے نام سے ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں لکھا ہے کہ India Trade Regime مشکل، دشوار اور Complex ہے اور اسی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے۔

Indian trade regime is highly restricted for textile and agriculture in the world. انڈیا میں کوئی بھی ملک اپنی اشیاء آسانی سے نہیں بیچ سکتا کیونکہ انڈیائی ٹرانسپورٹ میں درج ذیل پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ جن میں Import quotas, Special Licences, Reasonable standard for quality of goods, Custom Restriction, Export Restriction, Export Subsidies, Technical barrier to trade, نمایاں ہیں۔

کہ بھارت کا اپنا سرمایہ کسی دوسرے ملک نہ جائے لیکن پاکستان کا سارے کا سارا سرمایہ ہمارے ملک میں آجائے جس سے ہماری صنعت مزید ترقی کرے۔ بیروزگاری کم ہو، غربت کا خاتمہ اور ہمارا ملک بھارت ترقی کر جائے۔

بعض حلقوں کی جانب سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس پیشکش کے پس پردہ مقاصد میں سے ایک پاکستانی معیشت کو کمزور کرنا ہے۔ بھارت نے ایسے موقع پر پاکستانی شہریوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دی ہے جب پاکستان کو خود بین الاقوامی اور عالمی سرمایہ کاری کی شدید ضرورت ہے۔ سٹیٹ بینک کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق رواں مالی سال بین الاقوامی سرمایہ کاری 65.5 فیصد کم

ہوئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق سرمایہ کاری 1.98 بلین ڈالر سے کم ہو کر 680.4 ملین ڈالر ہو گئی ہے۔

موجودہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان میں گھمبیر صنعتی بحران نے جنم لیا ہے۔ اپریل 2008ء کے بعد بیمار صنعت کی حالت مزید خراب ہو گئی۔ سیکٹروں کی تعداد میں بڑے کارخانے اور ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی فیکٹریاں بند ہوئیں۔ پاکستان میں دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال اطمینان بخش نہ ہونے اور توانائی کے مسلسل جاری بحران کی وجہ سے پاکستان کی تقریباً 40 فیصد انڈسٹری بنگلہ دیش، ملائیشیا اور دوسرے ممالک میں شفٹ ہو رہی ہے یہ دیکھتے ہوئے ہندوستان نے یہ قدم اٹھایا تاکہ پاکستان کی انڈسٹری کو اپنے ملک میں منتقل کیا جائے جس طرح ہم نے ڈیم بنا کر پاکستان کی زمین کو بنجر اسی طرح پاکستانی انڈسٹری کو بھی تباہ کر دیا جائے۔

ایک بات خصوصاً توجہ دینے کی ضرورت ہے جس پر پرنٹ میڈیائی نے کچھ نہیں لکھا وہ یہ کہ پاکستانی سرمایہ جتنا زیادہ Risky ہے کہیں اور نہیں ہے۔ یہ چیز ماضی کے تجربوں سے بڑی آسانی سے ثابت کی جاسکتی ہے۔ 1965ء کی جنگ سے پہلے پاکستانی سرمایہ کاروں نے انڈین شیئر میں سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔ لیکن جیسے ہی جنگ

شروع ساری سرمایہ کاری کو Freeze کر دیا گیا اور ان سرمایہ کاروں کو ابھی تک وہ رقم نہیں ملی۔ موجودہ دور میں جب بھی کوئی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے





# سورة محمد ﷺ

پروفیسر حافظ محمد سعید



”ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اجازت دے دی گئی ہے، اس لیے کہ یقیناً ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے۔ وہ جنہیں ان کے گھروں سے کسی حق کے بغیر نکالا گیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض بعض کے ذریعے ہٹانا نہ ہوتا تو ضرور ڈھا دیے جاتے (راہبوں کے) جھوٹے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا، سب پر غالب ہے۔“

مدینہ کے حالات ملاحظہ کیجئے۔ اندر بھی منافقین ہیں بہت سارے دشمن ہیں یہودی موجود ہیں اور مدینہ کے قرب و جوار میں آپ کے دشمن ہیں۔ کہ والے دشمن ہیں، قابل دشمن ہیں، ہر طرف دشمن ہی دشمن ہیں۔ اگرچہ حالات مشکل ترین ہیں لیکن یہ نہیں سمجھنا کہ ان حالات میں کیسے لڑیں گے؟ ہتھیار نہیں کیسے لڑیں گے؟ افرادی قوت زیادہ نہیں کیسے لڑیں گے؟ فرمایا کہ ”جو اللہ تمہیں لڑنے کا حکم دے رہا ہے، تمہاری مدد کرنے پر بھی پورا پورا قادر ہے۔“ اس قادر و قدیر رب کی قوت اور مدد کے ساتھ تم غالب آؤ گے اگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرو گے۔ یہ ہجرت کے پہلے سال نازل ہو گیا۔

نبی ﷺ نے اس حکم پر عمل شروع کر دیا۔ وہاں یہ تو نہیں کہ کوئی حکم اللہ کی طرف سے آئے اور پھر اس کے لئے کوئی بہانہ تراشا جائے، کوئی تعذیری کی جائے، یعنی یہ مسئلہ ٹھیک نہیں ہے، حالات درست نہیں ہیں یہ ممکن نہیں ہے۔ جیسے ہمارے ہاں بہت سے لوگ بڑی باتیں بناتے ہیں۔ جہاد کے بارے میں بڑے بڑے شبہات کا اظہار کرتے ہیں کہ کیا یہ ممکن ہے؟ اب تو امریکہ میدان میں مسلمانوں کو روکنے کیلئے، ملکوں پر قبضے کرنے کیلئے آ گیا ہے۔ ساری دنیا کے کافر، مشرق، مغرب کے لوگ بڑی بڑی اشیائی قوتیں اور طاقتیں سب اکٹھی ہو گئی ہیں تو کیسے لڑا جاسکتا ہے؟ پھر اندیا بڑا ملک ہے۔ پاکستان اس کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے اور پاکستان کے اندر سے لڑنے والے لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ شاید ایک فیصد یا آدھا فیصد بھی نہیں بنتی تو لڑو گے کیسے؟۔ یہ حالات ہی نہیں ہیں بہت سارے لوگ یہی باتیں کرتے ہیں تو نبی ﷺ پر جب یہ حکم نازل ہوا تو تربیت کی گئی تھی کہ جو حکم آئے گا اس پر فوراً عمل ہوگا، عمل کیلئے سوچنا ہے انکار کیلئے نہیں سوچنا کہ اس حکم پر عمل کیسے کیا جائے اس کیلئے تدبیر کیسے کی جائے۔ اس کیلئے منصوبہ کیسے بنایا جائے۔ نبی ﷺ نے چھوٹے چھوٹے گروپ، چھوٹے لشکر، کسی میں 30 افراد ہیں کسی میں 40 ہیں تیار کئے ان کو گوریلا ٹریننگ دی، پھر چھاپہ مار جنگ کیلئے نبی ﷺ نے ان کو تیار کیا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے جن کے پاس طاقت نہ ہو افرادی قوت بہت تھوڑی ہو مقابلے میں دشمن بہت بڑا ہو اس کے وسائل بہت زیادہ ہوں تو ایسے حالات میں آسنے سامنے کی جنگ لڑنے کی بجائے ہمیشہ گوریلا وار لڑی جاتی ہے۔ اس جنگ کی تعریف ہی یہ ہے کہ تھوڑے افراد بہت بڑی قوت کے ساتھ کڑے لڑ سکتے ہیں۔ تھوڑے وسائل رکھنے والے بہت بڑی قوت کے ساتھ کیسے کھڑا سکتے ہیں تو

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالُهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ (سورہ محمد ﷺ)

”وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے انکے اعمال برباد کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور وہی انکے رب کی طرف سے حق ہے، اسنے ان سے انکی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔“

الفاظ	معانی	مادہ	صیغہ
صَدُّوا	وہ روکتے ہیں	ص، د، و	فعل ماضی
أَضَلَّ	برباد کر دینے گئے	ا، ض، ل، ل	ماضی معلوم
نُزِّلَ	نازل کیا گیا	ن، ز	ماضی مجہول
كَفَّرَ	دور کر دیا گیا	ک، ف، ر	ماضی معلوم
سَيِّئَاتِهِمْ	ان کے گناہ		اسم
بَالَهُمْ	ان کے احوال		اسم

یہ سورہ محمد ﷺ شروع ہو رہی ہے۔ معروف نام جو قرآن مجید میں لکھا ہے وہ نام سورہ محمد ﷺ ہے اور ایک دوسرا نام تفاسیر میں اس سورہ کا سورۃ القتال ہے۔ سورہ محمد ﷺ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ دوسری آیت میں محمد ﷺ کی شریعت اور آپ پر نازل ہونے والے دین کا تذکرہ ہے تو اس مناسبت سے اس سورہ کا نام سورہ محمد ﷺ ہے اور سورۃ القتال اس لئے کہتے ہیں کہ اس سورہ کا بڑا موضوع قتال فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اس سورہ میں جہاد و قتال کے احکام و آداب بیان کئے گئے ہیں کہ لڑنا کیسے ہے پھر لڑائی کے بعد انجام کیا ہونا چاہیے، کس نتیجے پر تم نے اس لڑائی اور جہاد کو پہنچانا ہے اس کے مقاصد کیا ہیں؟ پھر اگر اصلاح کرنی ہو تو اصلاح کا مقام اور اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ یہ احکام و آداب بیان کئے گئے ہیں۔ ہجرت کے بعد چونکہ فوراً ہی جہاد شروع ہو گیا تھا تو ہجرت کے پہلے ہی سال رسول ﷺ کو یہ حکم دے دیا گیا تھا کہ

”أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَائِهِمْ ظُلْمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفُتِنَتْ صَوَامِعُ وَبُيعَ وَصُلُوتٌ وَمَسَاجِدُ يُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ (سورہ حج آیت 4-39)

اس کے شبہات ہی شبہات ہیں۔ بڑے بڑے مسئلوں کو لوگوں نے کھڑے کئے ہوئے ہیں۔ عام آدمی کم مسائل کھڑے کرتے ہیں، ہمارے علماء حضرات زیادہ مسائل کھڑے کرتے ہیں۔ جہاد تو نبی ﷺ کی مدینہ آمد کے بعد شروع ہو گیا تھا، یہ سورت سورۃ محمد ﷺ بھی مدنی زندگی کے آغاز ہی میں نازل ہوئی ہے۔ جہاد کے بارے میں احکام اس کے اندر بیان کئے گئے ہیں۔ ہدایت اس کے اندر دی گئی ہیں تو بالکل جہاد کے آغاز میں ہی اس سورت کا نزول ہوا ہے تو اب اللہ کے فضل و کرم سے پڑھیں گے تو آپ کو اللہ کی توفیق سے جہاد کے بارے میں بہت سمجھ آئے گی۔ تہذیب کے طور پر اللہ تعالیٰ یہ تین آیتیں جہاد و قتال کے احکام سے پہلے نازل فرما رہے ہیں۔ فرمایا:

”الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَلُّوا غَن سَبِيلِ اللَّهِ أَصْلَ أَعْمَالِهِمْ..... وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، ان کے اعمال برباد کر دیے۔“

کفار اللہ کے دین کی دعوت اور اللہ کے دین کے غلبے کے لئے ہونے والے جہاد کو کسی شکل میں برداشت نہیں کرتے۔ وہ دین کے راستے سے روکتے ہیں اللہ کے دین کی دعوت کو بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کافروں کا بڑا کام ہی یہ ہوتا ہے اور خاص طور پر جب جہاد شروع ہو جائے تو اس کے بعد کافروں کے پاس سب سے بڑا دشمن یہ رہ جاتا ہے کہ وہ جہاد کو روکیں کیونکہ اس جہاد کے اندر ان کو دین کا غلبہ نظر آتا ہے۔ اس لئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طریقے سے اس کو روک دیں۔ اگر آپ آج غور کریں آج کل کافر سب سے بڑا کام کیا کر رہے ہیں؟ امریکی کیا کر رہے ہیں؟ سارا یورپ ان کے ساتھ شامل ہو چکا ہے، وہ سب مل کر کیا کر رہے ہیں؟ اسی طرح جاپان، آسٹریلیا، یہودی، صلیبی اور ہندو یہ جتنے لوگ ہیں جتنے کافر سارے اکٹھے کس بات پر ہوئے ہیں؟ ساری کوششیں، کاوشیں کس بات کی کر رہے ہیں؟ یہ تمام کوششیں صرف جہاد کو روکنے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہا آج میدانوں کے اندر ہم وہی منظر دیکھ رہے ہیں اور کوئی بڑا کام اس وقت ان کافروں کے پاس نہیں ہے۔ امریکیوں کے پاس نہیں ہے۔ جہاد کا نام انہوں نے دہشت گردی رکھا ہے، جہاد کے نام پر روکیں تو ان کے لئے بڑی مشکل پیش آئے گی، انہوں نے ایک راستہ نکالا ہے جہاد کو روکنے کا اس کی مخالفت کرنے کا، مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کا اسلام کے راستے، غلبہ اسلام کے راستے روکنے کا وہ یہ کہ اس کو دہشت گردی قرار دیا ہے اور ”دہشت گردی کے خلاف جنگ“ کی اصطلاح انہوں نے ایجاد کی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کر کے ساری دنیا کے کافروں کو ساتھ ملا یا، حتیٰ کہ مسلمان ملکوں کی حکومتوں کو ساتھ ملا یا اور سب اکٹھے ہو کر ایک ہی کام کر رہے ہیں، کوئی کام ان کو نظر نہیں آیا، پہلے بڑے بڑے سیاسی کام کرتے تھے معاشی کام کرتے تھے دنیا کو علاج کی ضرورت ہے، یہ کام کرتے تھے۔ اب وہ کہتے ہیں یہ سارے کام بعد میں ہیں اس دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی ہے اس لئے سب سے اہم بات اس کو روکنا ہے۔ اس لئے ”وارا گینٹ فیئر رزم“، یعنی دہشت گردی کی خلاف جنگ کیلئے بہت بڑا اتحاد بنا کے اس کو روکنے کیلئے کوششیں کر رہے ہیں، پیسہ خرچ کر رہے ہیں بے پناہ اسلحہ استعمال کر رہے ہیں ساری پلاننگ اس کیلئے ہو رہی ہے۔

جب نبی ﷺ نے بھی جہاد شروع کیا تھا اس وقت بھی منظر یہی بن گیا تھا، سارے کافراور منافق جہاد کو روکنے کیلئے اکٹھے ہو گئے تھے، ان کو بھی نظر آئے لگ گیا تھا کہ جہاد کے محمد ﷺ بہت بڑی قوت بن جائیں گے اسلام غالب آ جائے گا۔ ہماری حکومتیں گر جائیں گی۔ ہمارے نظام ختم ہو جائیں گے۔ اس وقت ان کو بھی یہ نظر آتا تھا وہ روکنے کیلئے میدانوں میں آ گئے تھے اور آج بھی معاملہ ایسا ہی ہے۔ (جاری ہے)

ہمارے ہاں جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ جہاد تو ہم نے سنا ہے کہ آسنے آسنے تو ہمیں ہوتی ہیں۔ یہ اسلام کا لشکر ہے، وہ کافروں کا لشکر ہے، میدان ہے، میدانوں کے اندر آنا مسنا ہوتا ہے، لیکن جو چھاپہ مار جنگ ہے کہ وار کیا پھر بھاگ کر چھپ گئے، یہ کر لیا، وہ کر لیا، یہ کہاں سے تم نے جنگ نکال لی؟ یہ جہاد کہاں سے ہے؟ تاریخ اسلام کو سیرت رسول ﷺ کو پڑھو اس گور یلا جنگ کا آغاز کرنے والے خود محمد ﷺ ہیں لیکن چونکہ ہمارے ہاں چیزوں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ نہ ہمارے علماء کو ضرورت پڑتی ہے نہ عوام کو ضرورت پڑتی ہے۔ نکاح، طلاق کے مسئلوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان کے اندر ماشاء اللہ ہمارے پاس معلومات بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ ہمارے علماء بہت زبردست دلائل رکھتے ہیں یا نماز روزے کے مسئلے ہیں ان کے بارے میں بڑے شاندار دلائل ہیں، جس کی ضرورت ہوتی ہے لوگ اس بارے میں مطالعہ بھی کرتے ہیں محنت بھی کرتے ہیں لیکن نہ جہاد کرنا ہے نہ جہاد کی ضرورت ہے نہ جہاد کے احکام مسائل سے واقفیت ہے اور نہ اس کی گہرائی میں لوگ جاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس بارے میں غور و فکر کیا جائے تو اللہ کے فضل سے ہر چیز کا جواب موجود ہے۔ کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آ سکے۔ قرآن مجید میں پوری کی پوری سورتیں ہیں جن میں جہاد ہی جہاد بیان ہو رہا ہے۔ پہلے ہی سال جہاد شروع ہو گیا ہے۔ دوسرے سال میں ”بدر“ کا معرکہ لڑا جاتا ہے۔ اگلے سال پھر احد ہوتی ہے پھر اس طریقے سے معاملہ چلتا ہے اور نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخر میں تبوک کا معرکہ لڑا، قیادت فرمائی اور رمیوں کے خلاف لشکر تیار کر کے ان کے گھر میں پہنچ گئے۔ نبی ﷺ کی پوری مدنی زندگی جہاد کی زندگی ہے اور اسی عرصے کے اندر یہ قرآن مجید کی یہ سورتیں اور احکام نازل ہوئے ہیں بلکہ بیشتر دیگر احکام مثلاً کسر کا حکم ہے نماز کسر کرنی ہے۔ یہ کسر کا مسئلہ کیوں پیش آیا؟ جہاد میں سفر ہوتے تھے سفر میں کسر کا حکم جہاد کے اندر نازل ہوا۔ صلاۃ الخوف کی نماز کیسے پڑھنی ہے؟ جہاد میں اس کا حکم آ رہا ہے وراثت کیسے تقسیم کرنی ہے؟ احد میں صحابہ شہید ہوئے ان کی شہادت کے موقع پر ان کا ورثہ کیسے تقسیم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم کے احکام نازل فرمائے الغرض بیشتر احکام جہاد کے حالات میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں۔ یہ پوری مدنی زندگی نبی ﷺ کی جہاد کی زندگی ہے۔ بہت بڑا حصہ قرآن کا اسی حالت میں نازل ہوا ہے۔ نبی ﷺ کے معرکے تاریخ کا ایک بہت بڑا باب ہیں اور نبی ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے سب سے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ جس مشن کو چھوڑ کر گئے تھے کام اسی طریقے سے جاری رکھا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی آخری بیماری وہ شدید بیماری جس کے بعد آپ ﷺ فوت ہو گئے۔ اس میں شدت اتنی تھی کہ آپ ﷺ مسجد میں نہیں آ سکتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ کہ بیماری کی شدت سے بہت کمزوری ہو گئی تھی لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے اس بیماری کے باوجود بھی اُسامہ بن زید کا لشکر ترتیب دیا، یہ بیماری کے دوران لشکر ترتیب دیا تاکہ جو کام تبوک میں مکمل نہیں ہوا تھا اب مکمل ہوگا۔ نبی ﷺ کا جہاد سے تعلق کہ آپ ﷺ آخری بیماری میں بھی سب سے بڑا لشکر تیار کرتے ہیں اور وہ الحمد للہ جاری رہتا ہے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے تو لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابھی حالات بدل رہے ہیں آپ اتنا بڑا لشکر مدینے سے روانہ نہ کریں، ہو سکتا ہے لوگ مدینہ پر حملہ آور ہو جائیں، بہت بڑا مسئلہ ہو سکتا ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس لشکر کو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران تیار کیا ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کو روک لے۔ جیسے بھی حالات ہو گئے، ہم اس لشکر کو روانہ کر کے رہیں گے۔ یعنی جہاد کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ اس میں کوئی انتقال نہیں ہے۔

یہ ہے جہاد..... ہمارے ہاں اس جہاد کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت موجود ہی نہیں ہے اور بجائے



# آسام برائے مسلمانوں کی

مسلمانوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کرنے کا نیا منصوبہ  
برائے اس طرح اہل اسلام نے مجرمانہ خاموشی اختیار کی تو تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی

کسی

ایک علاقے میں مسلمانوں پر ابھی مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسرے علاقے میں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ دنیا کے باقی حصوں میں مسلمانوں پر ہونے والے

ہے تو

تاریخ میں کبھی یہ خطہ ایک ملک یعنی بھارت کی

شکل میں ہمیں

## انیس الرحمن

نظر نہیں آتا۔ یہ چھوٹی بڑی سینکڑوں آزاد ریاستوں پر مشتمل خطہ رہا ہے جس پر مجموعی طور پر اگر کسی نے حکومت کی ہے تو وہ صرف مسلمان ہیں جن کے عہد میں ہندوستان کی یہ بکھری ہوئی ریاستیں پہلی مرتبہ فتوحات کی شکل میں ایک ملک کی حیثیت سے سامنے آئی تھیں۔ اس کے بعد بھارت کی موجودہ شکل محض تاج برطانیہ کی مرہون منت ہے جس نے 1947ء میں اسے تقسیم کر کے ایک ملک کا درجہ دے دیا تھا۔ بے شک ہندو یہاں کی سب سے بڑی آبادی ہے لیکن مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کی تعداد بھی کم نہیں بلکہ

نے انہیں مختلف نام دے کر عالمی

برادری میں اپنا خوفناک چہرہ پوشیدہ کر رکھا ہے۔ اس وقت آسام میں جن ہندوؤں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے وہ بھارت کی حکمران جماعت کانگریس کے سب سے بڑے حلیف ہیں۔

گذشتہ دنوں آسام میں حکمران جماعت کانگریس کی ایک حلیف پارٹی بوڈو لینڈ پیپلز فرنٹ (بی پی ایف) کے ایک ممبر اسمبلی کو ریاست کے حالیہ فسادات میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ کوکرا جھار (ویسٹ) حلقہ کی نمائندگی کرنے والے پردیپ برہما عرف گیرا کورات ایک بچے کو کرا جھار کے قریب دو قوما میں اپنے گھر سے گرفتار کیا گیا۔ اس ایم ایل اے کے خلاف کئی تھانوں میں پہلے ہی سات کیس درج ہیں۔ بی پی ایف بوڈو لینڈ ٹیری ٹوریل

آٹونوس ڈسٹرکٹ (بی ٹی اے ڈی) کی حکمران جماعت ہے۔

اس پارٹی کا سربراہ ہنگر ماموہیلری ہے۔ گذشتہ دنوں پڑوسی ضلع

ڈھوبری میں تشدد کی وارداتیں ہوئی تھیں جن میں دو افراد ہلاک ہوئے تھے اور ایم ایل اے کی گرفتاری کے بعد کوکرا جھار ضلع میں غیر معینہ مدت کا کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔ فوج نے بھی فلیگ مارچ کیا جبکہ پردیپ برہما کے حامیوں نے ریلوے لائنوں اور قومی شاہراہ پر مظاہرے کیے۔

اس کے فوراً بعد آسام میں جاری تشدد میں مرنے والوں کی کل تعداد اکیس ہو گئی، جس پر دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق آسام کے کوکرا جھار ضلع اور اس کے

مظالم اپنی جگہ ہیں کہ اچانک ایک مرتبہ پھر برما جسے آجکل میانمار کہا جاتا ہے، میں وہاں امن اور انسانیت کا ڈھونگ رچائے بدھوؤں نے سرکاری فوج کی نگرانی میں روہنگیا مسلمانوں پر دھاوا بول دیا اور تیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا جبکہ کئی لاکھ مسلمان در بدر ہو گئے۔ افسوس کہ مسلم ممالک نے سوائے کانفرنسز کرنے اور قراردادیں منظور کرنے کے کچھ نہیں کیا البتہ پہلی مرتبہ ترک وزیراعظم اور ان کی اہلیہ نے برما کا دورہ کر کے مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی۔ ابھی میانمار کے مسلمانوں کے خون کی سرفی بھی مدھم نہیں پڑی تھی کہ بھارت کے جنوب مشرقی صوبے آسام میں مسلمانوں کو ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔

جنوبی ایشیا میں بنگال سے لیکر برما تک ایک بڑا اقتصادی زون بنانے کا منصوبہ خاموشی کے ساتھ تشکیل

پارہا ہے۔ جس میں امریکہ اور یورپ کے علاوہ خود بھارت کی حکومت بھی پوری طرح ملوث ہے

آسام کی کل آبادی ستائیس ملین نفوس پر مشتمل ہے جس میں پندرہ ملین ہندو ہیں، 5.8 ملین بنگالی مسلمان اور 2.5

مسلمان ہندوؤں کے بعد یہاں سب سے زیادہ تعداد میں ہیں۔ 1947ء کے بعد سے ہی بھارت کا آئین نام نہاد سیکولرزم پر مشتمل ظاہر کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود آج تک بھارت میں اقلیتوں کا استحصال سب سے زیادہ ہوا اور سب سے زیادہ نشانہ مسلمانوں کو ہی بنایا گیا۔ یہ معاملات صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہیں رہے ہیں بلکہ عیسائی اور دیگر چھٹی ہندو ذاتیں بھی اس تعصب کا شکار ہیں یہی وجہ ہے کہ اس وقت بھی بھارت میں سب سے زیادہ علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ لیکن برہمن کے فریب

آسامی مسلمان ہیں جبکہ آٹھ لاکھ کے قریب عیسائی یہاں بستے ہیں۔ آسام میں اسلام کی آمد پندرہویں صدی عیسوی میں بتائی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے یہاں پر بنگالی مسلمانوں کی آمد بھی جاری رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں مقامی قبائل سے تعلق رکھنے والوں نے بھی بڑی تعداد میں اسلام قبول کیا تھا اس لئے اس وقت مجموعی طور پر ہندوؤں کے بعد آسام میں سب سے زیادہ آبادی آسام کے مسلمانوں کی ہے۔ جہاں تک ہندوستان کی تاریخی جغرافیائی حیثیت کا تعلق



اطراف کے اضلاع میں جاری تشدد کے تازہ واقعات سینکڑوں ہیں۔ کوکرا جھار ضلع میں گزشتہ چند دنوں سے جاری فرقہ وارانہ فساد کے سبب زبردست کشیدگی پائی جانے کی وجہ سے وہاں دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ جب کہ ضلع میں غیر معینہ کر فیو لگا دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق فاکری گرام، سیرفان گوڑی، ناراباڑی، گوسائی گاؤں، دووما، موکراجن اور تلسپاڑی علاقے میں آگ زنی کی تازہ وارداتیں درج کی گئی ہیں۔ یہاں ہندو بلوائیوں نے خالی مکانوں کو جلا دیا، اندرونی علاقے میں آگ زنی ہونے کے بعد فوج نے فلگ مارچ کیا۔ خاص طور پر ان مکانوں میں آگ لگائی گئی ہے جہاں سے گاؤں

پہنچانے اور انہیں ہر طرح سے طاقتور بنانے میں مسلم مہران بھی برابر کے شریک ہیں۔ مسلم مہراں نے آسام سے کانگریس کو اکھاڑ پھینکنے کے اعلان کے ساتھ اپنی پارٹی بنائی۔ پہلے ہی اسمبلی الیکشن میں گیارہ نشستیں بھی حاصل کر لیں لیکن حکومت بنانے کیلئے ترون گولی کو بوڈو کے نزدیک پہنچا دیا اور بوڈو فرنٹ کی مدد سے کانگریس کی حالیہ مخلوط حکومت کی تشکیل ہوئی اور تب سے ہی مسلمانوں کے خلاف آسام میں نیا ماحول پیدا ہوا۔

بھارت کے مسلم ذرائع کا کہنا ہے کہ آسام میں ہونے والے حالیہ واقعات کے پیچھے بھی عالمی ساہوکاروں کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عالمی ساہوکاروں نے

## اس وقت آسام میں جن ہندوؤں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے وہ بھارت کی

حکمران جماعت کانگریس کے سب سے بڑے حلیف ہیں۔

کے لوگ دہشت کی وجہ سے بھاگ گئے تھے۔ فوج اور پولس نے جو یا پور کے چار مسلح قلعیتی تارکین وطن کو اس وقت روک دیا جب وہ کوکرا جھار شہر کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے ہوا میں فائرنگ کی۔ کوکرا جھار ضلع میں حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے وہاں دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم جاری کیا گیا جب کہ چراگنگ اور دھوری ضلع میں رات کو کر فیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کوکرا جھار اور دھوری ضلع میں فوج تعینات کر دی گئی ہے۔ سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے نیم فوجی دستوں کی تقریباً اٹھارہ کمپنیوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ کوکرا جھار اور چراگنگ ضلع انتظامیہ میں موجود ذرائع نے بتایا ہے کہ پانچ لاکھ کے قریب مسلمان دیہاتیوں نے مختلف امدادی کمپنوں میں پناہ لی ہوئی ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے کانگریس کی ریاستی حکومت اور بوڈو طبقے کے درمیان جو قربتیں قائم ہیں اس کا فائدہ اٹھا کر بوڈو قبائل نے بیسوں کے بل بوتے پر مسلمانوں کے خلاف اسلحہ کا انبار لگا رکھا ہے۔ ریاستی سرکاری شعبوں پر بھی انہی کی اجارہ داری قائم ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ان کے پاس پیسہ ہے اور نہ اسلحہ ان کی کوئی سیاسی سماجی حیثیت ہے اور نہ ہی وہ سیاسی طور پر مضبوط ہیں۔ اسی لئے تو مسلمان دشمنوں کیلئے تر نوالہ بنے ہوئے ہیں کہ ہزاروں مسلمان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ پانچ لاکھ کے قریب متاثرین پناہ گزین کمپنوں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ بوڈو طبقے کو ریاستی وزیر اعلیٰ کے قریب

پہلے میانمار کی حکومت کے تعاون سے یہاں پر ان علاقوں میں بھاری سرمایہ کاری کا منصوبہ بنایا تھا جہاں پر سب سے زیادہ مسلمان آبادی ہے۔ اب جو بات سامنے آ رہی ہے اس کے مطابق جنوبی ایشیا میں بنگال سے لیکر برما تک ایک بڑا اقتصادی زون بنانے کا منصوبہ خاموشی کے ساتھ تشکیل پا رہا ہے۔ جس میں امریکہ اور یورپ کے علاوہ خود بھارت کی حکومت بھی پوری طرح ملوث ہے۔ یہ منصوبہ اس لئے تشکیل کیا جا رہا ہے تاکہ آنے والے چند برسوں میں چین کی اقتصادی قوت کا مقابلہ کیا جاسکے۔ مغربی ماہرین کے مطابق چین کی تیزی کے ساتھ ہوتی ہوئی ترقی میں سب سے بڑا عنصر جو کارفرما ہے وہ وہاں کی انتہائی سستی لیبر اور مفت بجلی کی فراہمی ہے۔ یہ سہولتیں دنیا میں کسی جگہ موجود نہیں ہیں۔ مغرب میں تو اس قسم کے منصوبے شروع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں پر دنیا میں سب سے زیادہ ہنگی لیبر پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ تیسری دنیا اور ایشیا کے ممالک کے لوگوں نے لاکھوں کی تعداد میں مغرب میں اپنے ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں اور ان کی دولت اپنے حقیقی ملکوں میں رہنے والے باشندوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے کسی دوسرے خطے میں بیچ کر چین کی معاشی ترقی کا مقابلہ کیا ہی نہیں جاسکتا اس لئے چین سے جغرافیائی طور پر قریب ترین اور قریب ترین خطہ بھی علاقہ بنتا ہے جس میں جنوبی اور جنوب مغربی بھارت کا علاقہ اور برما شامل ہیں۔

ذرائع کے مطابق یہ سارا منصوبہ انتہائی خاموشی کے

ساتھ پروان چڑھایا جا رہا تھا لیکن میانمار کے مسلمانوں کے قتل عام کی وجہ سے اس کی بعض شقیں طشت از بام ہو گئیں۔ اس سارے منظر نامے میں مغربی ملکوں خصوصاً اقوام متحدہ کا کردار انتہائی پر اسرار تھا جہاں سے طویل عرصے تک مسلمانوں کے قتل عام کے حوالے سے ایک مزاحمتی بیان تک نہیں دیا گیا تھا لیکن جس وقت باقی تمام دنیا میں اس کا شور اٹھنا شروع ہوا تو اقوام متحدہ اور دیگر مغربی ممالک نے بھی حفظ مانتقدم کے طور پر سرسری بیان بازی سے کام چلایا۔ اس حوالے سے لندن میں شائع ہونے والے عربی جریدے ”الحلیہ“ کے تحقیقی صحافی نے قلم اٹھایا اور میانمار کے مسلمانوں کے قتل عام کے اسباب کے طور پر مغربی اور چینی اقتصادی کشش سے پردہ اٹھا دیا۔ الحلیہ کی رپورٹ کے مطابق یہ خطہ چونکہ مسلمانوں کی آبادیوں سے اٹاڑا ہے اس لئے زمین کے حصول کے لئے ممکن ہے مزید مسلم فسادات بھی خطے میں نظر آئیں اور ایسا ہی ہوا۔ ابھی میانمار کے مسلمانوں کے زخم کم نہیں ہوئے تھے کہ آسام کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ عالمی کمپنیاں برمی اور بھارتی کی حکومتوں کی مدد سے یہاں پر سب سے زیادہ اور سب سے پہلے بجلی پیدا کرنے کے کارخانے قائم کرنا چاہتی ہیں تاکہ سب سے پہلے توانائی کا بندوبست کیا جائے اس کے بعد یہاں دیگر سستی اشیاء کے کارخانے قائم کر کے پیداواری شرح کو چند سالوں کے اندر چین کے برابر لایا جائے اور سب سے پہلے اس کے ہاتھوں سے ایشیا کی مارکیٹ چھین لی جائے۔ اس سلسلے میں عالمی قوتوں کا خیال ہے کہ اگر اس خطے میں رہنے والے مسلمانوں کو سستی لیبر کے طور پر استعمال کیا تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہاں مسلمانوں کی اقتصادی حالت بھی بہتر ہونے لگے گی اور اقتصادی ترقی کو اپنی فکری اور مذہبی ترقی پر بھی خرچ کرنا شروع کر دیں گے جس سے بڑی حد تک ممکن ہے کہ آنے والی دہائیوں میں مسلمان ہی ان وسائل پر پوری طرح قابض ہو جائیں اسی سبب اس کام کے لئے ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کو آگے لانے کے لئے سب سے پہلے میانمار میں مسلمانوں کا قتل عام کرایا گیا تاکہ مسلمانوں کی نسل کشی کی جائے اور پھر اس خوف کے تحت انہیں علاقہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا جائے یہی کہانی اب آسام میں دہرائی جا رہی ہے۔ مسلم دنیا نے اگر اس مسئلے کی جانب غور نہ کیا خصوصاً اگر پاکستان نے آسام کے مسلمانوں کی ابتلا کو سمجھتے ہوئے عالمی برادری کے ساتھ مل کر اس ظلم کا تدارک نہ کیا تو آنے والے وقت میں یہاں عالمی صحیونی ساہوکاروں کی سازشیں کامیاب ہو جائیں گی۔



# کالج میں آنے والے نئے راہیوں کے نام

آج امت مسلمہ پھر سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور محمد بن قاسم جیسے عظیم نوجوانوں کی منتظر ہے۔

ایک دفعہ دانیال کی جیب سے سگریٹ کی ڈبی برآمد ہوئی۔ والدہ کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں کونسا سگریٹ نوشی مسلسل کرتا ہوں بس ایک دو بار چیک کی ہے۔ ایک بار والدہ کو شکایت ملی کہ دانیال شیشہ کیفے میں جاتا ہے۔ والدین کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں تو دوستوں کے ساتھ گیا تھا۔ شیشہ کوئی بری چیز نہیں بس مختلف فلیورز ہوتے ہیں۔ غرضیکہ کالج میں آنے کے بعد دانیال کی عادات بہت خراب ہوتی گئیں۔ آہستہ آہستہ ان عادات نے اسکو نشے کا مستقل عادی بنادیا۔ ان عادات کی خرابی کی اصل وجہ دانیال میں منفی خود اعتمادی کا پیدا ہو جانا اپنے آپکو آزاد سمجھنا اور کالج میں برے دوستوں کی صحبت اختیار کرنا تھا۔ ان ساری وجوہات کی وجہ سے آج دانیال نشے کی حالت میں والدین کے سامنے تھا۔ والدین دانیال کی حالت دیکھ کر زار و قطار رو رہے تھے لیکن دانیال اپنی اس حالت کا خود ذمہ دار تھا۔

عزیز طلباء! مذکورہ بالا سطور میں ایک طالب علم کا کالج کی زندگی میں روز و شب کو آزاد ماحول میں گزارنے کا انجام سامنے آیا۔ اسی انداز کے ساتھ بیشتر طلباء کالج میں آنے کے بعد اپنی زندگی کو برے رستوں کی طرف گامزن کر لیتے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں جن میں سے منفی خود اعتمادی اپنے اچھے برے کا

علم نہ ہونے کے باوجود خود فیصلہ کرنا خود کو آزاد سمجھنا برے دوستوں کی صحبت اپنی ابھرتی ہوئی جوانی پر ناز کرنا اور جوانی میں آپے سے باہر

ہو جانا وغیرہ جیسی عادات زیادہ قابل غور ہیں۔ ان غلط عادات کی وجہ سے بہت ساری خرابیاں طلباء کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے طلباء اپنے اصل مقاصد سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ اسلامک کلچر کو ناپسند کرتے ہوئے دین اسلام سے بہت دور چلا جاتے ہیں۔ اپنے فرائض کو بھی پورا نہیں کر پاتے۔ اپنے والدین کے نافرمان بن جاتے ہیں۔ اپنی تعلیم کا ستیاناس کر لیتے

کے لیکچر کے دوران ہم کسی دوسرے مضامین کی تیاری کر لیتے ہیں۔ غرضیکہ اس میں جھوٹ بولنے کی عادت بھی بڑھنے لگی۔ گھر کی معمول کی زندگی پر تنقید کرتے ہوئے اس نے والدین کے ساتھ بھی برے رویے سے پیش آنا شروع کر دیا۔ جب اسکو سمجھا جاتا تو اپنے دوستوں کی مثالیں دیتا اور کہتا ان کے والدین تو اپنے بیٹوں پر سختی نہیں کرتے۔ وہ اپنی مرضی سے زندگی گزارتے ہیں معاشرے سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ کالج کی زندگی میں آزادانہ ماحول



ہوتا ہے اس میں نئے رابطے اور پڑھائی کے ساتھ اور بھی بہت سی سرگرمیوں کو سیکھا جاتا ہے۔ اپنی زبان درازی کی وجہ سے والدین کو خاموش کروا دیتا۔

دانیال میں یہ سوچ پیدا ہو چکی تھی کہ وہ اپنے اچھے برے کو خوب بہتر انداز میں جانتا ہے۔ میرے والدین تو بس پرانی سوچ رکھنے کی وجہ سے گھبراتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید میں ابھی سکول لائف سے گزر رہا ہوں لیکن کالج کی زندگی کی صورتحال تو بہت تبدیل ہوتی ہے۔ اب میں جوان ہو چکا ہوں لیکن میرے

نشے سے بڑھ کر دانیال کے ارد گرد ڈاکٹر اور تمام گھر والے موجود تھے۔ ڈاکٹر نے ایک بار پھر چیک کرتے ہوئے بتایا کہ دانیال کی حالت کافی خراب ہو چکی ہے۔ اس نے بہت زیادہ مقدار میں نشہ کیا ہے اور اسکا سنبھلنا کافی مشکل ہے۔ ڈاکٹر کی یہ بات سنتے ہی والدہ زار و قطار رونا شروع ہو گئی۔ والدہ نے قریب پڑے دانیال کے رزلٹ کارڈ پر ایک نظر ڈالی تو تمام مضامین کے سامنے F گریڈ نظر آ رہا تھا۔ ان کے آنسو رکنے کو نہیں آ رہے تھے۔ ان کے ذہن میں دانیال کا ماضی گھوم رہا تھا۔ یہ وہی دانیال تھا جس نے 5th کلاس سے 8th کلاس تک اپنے سکول میں ٹاپ کیا تھا۔ میٹرک میں بھی اچھے نمبر حاصل کئے۔ دانیال کے والد کی خواہش تھی کہ دانیال کو اعلیٰ تعلیم دلوائی جائے۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخل کروایا۔ اسکی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے دانیال کے والد نے دن رات محنت کی۔

شروع شروع میں دانیال نے بہت بہتر انداز کے ساتھ تعلیم کو جاری رکھا۔ جھوٹ سے بہت دور تھا اخلاق میں بھی بہتر تھا اور وقت پر گھر سے کالج جاتا اور وقت پر گھر واپس آتا۔ آہستہ آہستہ کچھ تاخیر سے گھر واپس آنا شروع کر دیا جب لیٹ آنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ کالج میں بہت اچھے دوست بنے

ہیں۔ انکے ساتھ کالج آتا جاتا ہوں اسلئے کچھ دیر ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد کالج دیر سے جانا شروع کر دیا۔ جب دیر سے

جانے کی وجہ پوچھی تو اس نے بڑی خوشی سے بتایا کہ کالج میں تو آزاد ماحول ہے۔ وقت کی پابندی اتنی ضروری نہیں۔ اگر کچھ دیر سے بھی پہنچ جائیں تو اتنا مسئلہ نہیں بنتا۔ سکول جیسی پابندیاں نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ بعد دانیال کے بارے یہ علم ہوا کہ وہ لیکچر بھی چھوڑنے لگ گیا ہے۔ جب اس سے لیکچر چھوڑنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے یہ بہانہ بنایا کہ کچھ اساتذہ توجہ سے نہیں پڑھاتے تو ان

امت مسلمہ کا یہ نوجوان گھٹیا اور فضول سرگرمیوں کی دلدل میں ایسے پھنستا ہے کہ نہ اسکو قرآن جلتا نظر آتا ہے نہ کوئی مسجد گرتی نظر آتی ہے اور نہ ہی عظیم ہستی محمد عربی ﷺ کے خاکے بنتے نظر آتے ہیں۔

والدین مجھے ابھی چھوٹا بچہ سمجھتے ہیں۔ اس سوچ کے پیدا ہونے کی وجہ سے وہ والدین کی بات ایک کان سے سنتا اور دوسرے سے نکال دیتا۔ کچھ عرصہ بعد دانیال گروپ سٹڈی کا بہانہ بنا کر رات کو دیر سے گھر پہنچتا اور کبھی کبھی تو رات بھی باہر گزارنی شروع کر دی۔ والدین میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ خود دانیال کی تمام سرگرمیوں کا جائزہ لے سکیں۔

بجائے اپنے اخروی مستقبل اور تعلیمی میدان پر توجہ دینے کے، ایسے گروپس کی بھیجٹ چڑھ جاتا ہے جو اسکو اندھے کنوئیں کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

غرضیکہ ہر گروپ نئے آنیوالے راہیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کیلئے مختلف لبادے اوڑھ لیتا ہے۔ کچھ ایسے طلباء ہوتے ہیں جو کوشش کر کے اپنے آپ کو گروپ سے بچا لیتے ہیں لیکن دیگر خرافات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ آزاد ماحول اور نئے طور و طریقے سے زندگی گزارنے کے چکر میں حد سے بڑھتے نظر آتے ہیں۔ ان خرافات کو فروغ دینے میں الیکٹرانک میڈیا کا بہت بڑا کردار ہے۔ یہ ابھرتا نوجوان نئی نئی معلومات اکٹھی کرنے کے بہانے الیکٹرانک میڈیا کی طرف رخ کرتا ہے۔ صیہونی الیکٹرانک میڈیا ہمارے اس معصوم طالب علم پر اپنے گھناؤنے جال پھینکتا ہے۔ اس الیکٹرانک میڈیا کی مرہون منت ہمارے ملک کا مسلم نوجوان طالب علم اسلامی کلچر کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔ اس کے دل میں مغربی کلچر کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسکو اسلامی اصولوں کے مطابق لباس، حجامت اور شکل و صورت کو پسند نہیں آتی۔ وہ میڈیا کے ذریعے جس لباس، حجامت اور شکل و صورت کو دیکھتا، اسکو اپناتا جاتا ہے۔ نئے فیشن کو اپنانے کے لئے اسے جتنی بھی رقم خرچ کرنی پڑے وہ خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ رقم خرچ کرنے کے بعد مختلف

طلباء جو کچھ اخروی سوچ رکھتے ہیں اور دینی سرگرمیوں میں مصروف رہنا چاہتے ہیں وہ ایسے گروپس کی نذر ہو جاتے ہیں جو بظاہر دینی لبادہ اوڑھے ہیں لیکن ان کے مقاصد بھی کسی دوسری سیاسی تنظیم سے الگ نہیں ہوتے۔ ایسے گروپس میں شامل طلباء بھی اپنے داخلے کینسل کرواتے اور آپس میں لڑتے جھگڑتے نظر آتے ہیں۔ کچھ گروپس کالج میں اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سیاسی گروپس اور دیگر مقامی گروپس بھی شامل ہوتے ہیں۔ کالج جو علم سکھانے کا ادارہ ہوتا ہے اسکو وہ ایک ریاست سمجھ کر اس پر اپنا ہولڈ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ہولڈ کا مقصد صرف غیر ضروری اقدام کے لئے ہوتا ہے۔ ہولڈ کرنے کے بعد ادارہ کے منتظمین اور اساتذہ کے لئے بہت مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ طلباء کو پڑھائی سے دور کرنے اور ناجائز طریقے سے اپنے کام کرواتے نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی مخالف گروپ کالج پر ہولڈ کرتا نظر آئے تو وہ اپنی تمام تر توانائیاں اور طاقت صرف اس لئے خرچ کر دیتے ہیں کہ کالج میں کسی اور کا ہولڈ نہیں ہونے دیں گے۔ اپنے ہولڈ کو بچانے کے لئے وہ زندگی موت سے کھیلنے نظر آتے ہیں۔ ایسی سرگرمیوں میں نشانہ صرف وہ معصوم طلباء بنتے ہیں جن کے والدین دن رات ایک کر کے اپنے لخت جگر کو تعلیمی میدان کا مایا بی حاصل کرنے کیلئے کالج بھیجتے ہیں لیکن ان کا یہ علم لخت جگر

ہیں اور ملک و ملت کی فکر کو چھوڑ کر اپنے دن کو لغویات میں گزارتے ہیں۔ کالج میں پیدا ہونے والی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ ہے کہ طلباء میں یہ سوچ پیدا ہو جاتی ہے کہ کالج کی سطح پر گروپ بنایا جائے۔ پھر اس گروپ کی مدد سے مختلف غلط قسم کی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ گروپ میں مختلف طلباء اپنی طاقت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ کبھی اساتذہ پر عیب ڈالنے نظر آتے ہیں۔ کبھی کالج کی انتظامیہ سے جھگڑا کرتے نظر آتے ہیں۔ معمولی معمولی بات پر کالج میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے۔ اپنے ہی کالج کے اثاثہ جات کو برباد کیا جاتا ہے۔ بہتر رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی طاقت کو گھٹایا کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

کچھ طلباء کم علمی اور ذہنی پختگی نہ ہونے کی وجہ سے سیاسی گروپوں کی بھیجٹ چڑھ جاتے ہیں۔ ایسے گروپوں نے اپنی ظاہری سرگرمیوں پر بڑے خوبصورت لبادے اوڑھے ہوتے ہیں۔ کالج کے کم علم جذباتی طلباء ان کی ظاہری صورتحال سے متاثر ہو کر ان گروپس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ ان معصوم طلباء کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اب نہ تو ان طلباء کے پاس واپسی کا کوئی رستہ ہوتا ہے اور اپنا مستقبل بھی داؤ پر لگا چکے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم ان گروپس کو چھوڑنے کی کوشش کرے تو ان کو بلیک میل کر کے ڈرایا اور دھمکا جاتا ہے۔ یہ معصوم طلباء مجبوراً ان گروپس میں اپنی توانائیاں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے گروپس کے اگر مقاصد دیکھے جائیں تو ماسوائے معمولی دنیاوی فائدے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ وہ فائدہ بھی صرف ایسے طلباء حاصل کرتے ہیں جو اپنے روز و شب کو مکمل داؤ پر لگا دیں اور ہر برے کام میں اپنے گروپ کی بے جا حمایت کریں۔ اس حمایت کی وجہ سے پیشتر مقام پر ان کو پولیس کے ڈنڈوں، انتظامیہ کی سختیوں اور مخالف گروپس سے مار پیٹ حتیٰ کہ قتل و غارت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان گروپس کے سربراہان صرف معصوم لڑکوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں تو ان سے کنارہ کشی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ ایسے گروپس میں شمولیت کے بعد طلباء اپنی تعلیم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور دیگر مشکلات میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

کچھ گروپس آنیوالے نئے معصوم طلباء کے لئے اپنا نیا جال لیکر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ دیگر سیاسی جماعتوں کو برا بھلا کہہ کر طلباء کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ ان کے دنیاوی مقاصد اور سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے طلباء کو اپنے منشور سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان گروپس نے بظاہر دینی لبادہ اوڑھا ہوتا ہے لیکن پس پردہ وہ معصوم طلباء کو سیاست کی دلدل میں گھسیٹ دیتے ہیں۔ اسلامی کلچر کو عام کرتے کرتے غیر اسلامی نظام میں لاکھڑا کرتے ہیں۔ ایسے





جگہ سے پھٹا ہوا بیہودہ لباس اس کے بدن کی زینت بنتا ہے۔ اپنے سر کے بالوں کو مختلف انداز کے ساتھ کٹواتا ہے حتیٰ کہ کہیں سے منڈوا دیتا ہے۔ تمام انبیاء کی سنت وادھسی کی حفاظت کرنیکی بجائے مختلف انداز میں کٹوا کر کارٹون بن کر فخر محسوس کرتا ہے۔

کچھ طلباء ریسرچ کے نام پر انٹرنیٹ کی دنیا میں داخل ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کیفوں کا رخ کر کے فحاشی کے رسیان جاتے ہیں۔ والدین کو مختلف جھانے دیکر انٹرنیٹ کی اہمیت واضح کرتے ہیں اور اپنے گھروں میں براڈ بینڈ کنکشن لگواتے ہیں۔ وہ انٹرنیٹ جو تعلیمی سرچ کے نام سے لگوا یا گیا سارا دن میں اس انٹرنیٹ کا استعمال تعلیم کے لئے تو شاید ایک گھنٹے کے لئے بھی نہ ہوتا ہو لیکن سوشل میڈیا اور دیگر فحش ویب سائٹس کے لئے دن رات حرکت میں رہتا ہے۔ اس انٹرنیٹ کی وجہ سے پیشتر لڑکے اپنی تعلیم میں ناکامیوں کا سامنا کرتے ہیں۔ چونکہ والدین انٹرنیٹ کی تباہ کاریوں سے آگاہ نہیں ہوتے وہ اولاد کی خوبصورت باتوں کا شکار

ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے آزادانہ استعمال کے بعد جب حقائق سامنے آتے ہیں تب تک پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔

کالج میں آنے والے نئے راہیوں کے مقاصد تو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کے ہوتے ہیں لیکن ان کو مختلف پھندے اپنی لپیٹ میں لے کر مستقبل کو تاریک کر دیتے ہیں۔ ان پھندوں میں موبائل کا پھندا سب سے گھناؤنا پھندا ہے۔ جس کے وار سے شائد ہی کوئی طالب علم بچا ہوا نظر آتا ہو۔ موبائل کا استعمال اگر فائدہ دیتا ہے تو وہ نوجوان طلباء کو خراب کرنے میں بھی بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اس موبائل کی وجہ سے ایک تو نوجوان ہر وقت میوزک اور ویڈیو فلمیں دیکھنے میں مشغول نظر آتے ہیں دوسری طرف صیہونی سازشوں کی بدولت موبائل کا لڑاؤ میسجز کے سستے ترین چیکر نوجوان طالب علموں کو فحاشی و عریانی کے عملی میدان میں اتار دیتے ہیں۔

عزیز طلباء! کالج کی زندگی میں پیدا ہونے والی چند خرابیوں کا سرسری جائزہ لیا گیا۔ ان تمام خرابیوں کی وجہ سے مسلم امہ کا نوجوان اپنے مقاصد سے بہت دور، تعلیمی سرگرمیوں سے دور ملک و ملت کے مسائل سے نا آشنا عالم اسلام میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم سے بے خبر، صیہونی سازشوں کا شکار اور اسلامی شعار کی حفاظت کرنے کی بجائے ان سے بیزاری اختیار کرتا نظر آتا ہے۔ گھٹیا اور فضول سرگرمیوں کی دلدل میں ایسے پھنستا ہے کہ نہ اسکو قرآن جلتا نظر آتا ہے نہ کوئی مسجد گرتی نظر آتی ہے اور نہ ہی عظیم ہستی محمد عربیؐ کے خاکے بننے نظر

آتے ہیں۔ یہ نوجوان اپنی دھن میں گمن نہ جانے کن انجانی راہوں پر گامزن ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر کوئی مسلم امہ کے نوجوانوں کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اس تباہی کے پیچھے کچھ صیہونی سازشیں اور کچھ ہمارے نوجوان طلباء کی دین کے علم سے نا آگاہی ہے۔ ان مسلم طلباء کو کیوں تباہ کرنے کی سازشیں تیار ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ نوجوانی کی عمر کا یہ حصہ انسانی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ماضی کی جتنی تحریکیں پر نظر دوڑائی جائے تو کالج کی زندگی میں طلباء کا بہت بڑا کردار نظر آتا ہے۔ وہ تحریک پاکستان ہو، مشرق وسطیٰ کی تحریکیں ہو یا مسلمانوں کے اسلاف کا روشنی ماضی ہو ہر دور میں نوجوان طلباء سرگرم نظر آتے ہیں۔ ان کے سرگرم رہنے کی وجہ سے تحریکیں کو چار چاند لگتے ہیں اور تحریکیں اپنے جائز مقاصد بہت جلد کو حاصل کر لیتی ہیں۔ امت مسلمہ کو سر بلندی کی طرف لیجانے میں نوجوان طلباء کا اعلیٰ کردار نظر آتا ہے۔ ان سرگرمیوں کو روکنے کی وجہ سے یہ تمام سازشوں کے

کچھ طلباء کم علمی اور ذہنی پختگی نہ ہونے کی وجہ سے سیاسی گروپوں کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ ایسے گروپوں نے اپنی ظاہری سرگرمیوں پر بڑے خوبصورت لبادے اوڑھے ہوتے ہیں

پھندے تیار کئے جاتے ہیں۔

لیکن اس برفتن دور میں کچھ امید کی کرن نظر آتی ہے۔ ابھی ایسے نوجوان بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنے سلف صالحین کا مطالعہ کیا اور اپنے مقصد کو سمجھا۔ ان کے دلوں میں اپنے اسلامی کچھ اپنے ملک و ملت اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے محبت پیدا ہوئی۔ ان نوجوانوں کی زندگی کا مقصد کوئی عارضی دنیاوی فائدہ نہیں بلکہ مستقل اخروی فائدہ ہے۔ ان کے مقاصد میں اپنی زندگی نبوی ﷺ کے مطابق گزارنا، اپنی تعلیم میں نمایاں کارکردگی حاصل کرنا، اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک و ملت کے لئے بہتر کردار ادا کرنا، عالم اسلام کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہر دم تیار رہنا اور دعوت و جہاد کے میدانوں میں ہر طرح کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دینا وغیرہ شامل ہیں۔

ایسی بہترین اصلاح کے حامل افراد ملک کے تمام تر شعبہ ہائے زندگی میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چونکہ کالج کی زندگی بہت اہمیت کی حامل ہے اس لئے کالج میں بھی ایسی سرگرمیاں مہیا کرنے کی کوشش جاری ہے جن کی بدولت بے راہ روی کے شکار طلباء اپنے اصل مقاصد کو جائیں اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں۔ ان تمام طلباء کو تمام حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے نبوی ﷺ کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کے مقصد نہ سیاسی پارٹی بنانا ہے نہ کسی کے لئے ووٹ مانگنا ہے اور نہ تعلیمی اداروں پر بولڈ ہے۔ ان

کا مقصد تو صرف اس آیت کی عملی تفسیر بننا ہے۔

”قل اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (سورہ الانعام آیت: 162)

”کہہ دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“ کالج میں طلباء کی مختلف دعوتی سرگرمیوں کے ذریعے ذہنی اصلاح اور شعور بیدار کیا جاتا ہے۔ ان سرگرمیوں میں ترجمہ قرآن کلاس، حدیث کلاس، دعا کلاس اور اسلامی لٹریچر وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ دیگر تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں میں طلباء کیلئے کیریئر کونسلنگ سیمینار، سٹڈی گائیڈ بک اور بلڈ ڈونر شپ وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ہم کالج میں آنے والے نئے راہیوں کو احلا و سہلا مرحبا کہتے ہیں۔ یقیناً یہ آنے والے نئے راہی بھی بڑی انگلوں کے ساتھ کالج میں آئے ہوں گے۔ ان کے والدین بھی خون پسینے کی کمائی کے ساتھ ان کے تعلیمی اخراجات کو اٹھائے ہوئے ہونگے اور اپنے لخت جگر کے ساتھ بڑی امیدیں وابستہ کئے

ہونگے۔ امت مسلمہ بھی ان راہیوں کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھتی ہوگی کہ یہی امت محمدیہ ﷺ کے پیوت ہیں جنہوں نے امت مسلمہ کو زوال اور پستیوں سے نکالنا ہے۔

آنے والے نئے راہی! تم سے امت مسلمہ کو بہت سے امیدیں وابستہ ہیں۔ ابھی تم نے بہت بڑے بڑے منصوبے جات کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ خدا را! سنبھل کے چلنا تم بھی اپنے مقصد کو بھول کر کھوئی ہوئی داستان نہ بن جانا۔ بلکہ اپنے حقیقی مقاصد کو سمجھ کر ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانا، ماضی میں کی ہوئی اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنا۔ آج امت مسلمہ پھر سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور محمد بن قاسم جیسے عظیم نوجوانوں کی منتظر ہے۔ تم لوگ ایسے کردار پیش کرنے کی کوشش کرنا جو ہمارے سلف صالحین کی یاد کو تازہ کر دیں۔ کل میدان محشر میں اللہ رب العزت آپ نوجوانوں کی قربانیوں سے اس قدر خوش ہو کہ اپنے کئے ہوئے وعدے کے مطابق عرش کا سایہ نصیب فرمائے۔ یہ نہ ہو کہ تم بھی غیر مسلموں اور جاہل لوگوں کی سازشوں کا شکار ہو جاؤ جس کی مرہون منت دنیا میں بھی ہاتھ ملتے رہو اور محشر میں بھی ہمیشہ کے لئے رسوا ہو جاؤ۔

اللہ رب العزت ہم سب کو میدان محشر کی رسوائی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

سنجھالئے اپنے ایمان کو.....!

# اضعف الايمان کی کیفیت اور اس کا تدارک

ایمانی کمزوریوں کا احاطہ کرتی ہوئی تحریر

ایمان کیا ہے؟

ایمان تین چیزوں کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔

۱۔ اقرار باللسان، یعنی زبان سے اقرار

۲۔ تصدیق بالقلب، یعنی جو زبان سے اقرار کیا ہے دل

سے اس کی تصدیق کرنا۔

۳۔ عمل بالامکان، اعضاء کے ساتھ عمل۔

یعنی مومن ہونے کے لئے زبان کے اقرار اور دل سے

تصدیق کے ساتھ ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

ایمان کا متاثر ہونا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ الْقُلُوبِ قَلْبٍ إِلَّا  
وَلَهُ سَخَابَةٌ كَسَخَابَةِ الْقَمَرِ بَيْنَمَا الْقَمَرُ يُضِيءُ إِذْ غَلَّتْهُ  
سَخَابَةٌ فَأَظْلَمَ إِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَاصْدَاءُ

(سلسلہ الصحیحہ: 2268)

”جس طرح چاند کے سامنے بادل آ جاتا ہے اسی طرح ہر

دل پر بھی ایک بادل سا آ جاتا ہے آپ دیکھتے ہیں کہ چاند چمک رہا

ہوتا ہے تو اچانک بادل کا ٹکڑا اس

کے اوپر آ کر اسے تاریک کر دیتا

ہے پھر جب وہ ٹکڑا ہٹ جاتا ہے تو

چاند پھر روشن ہو جاتا ہے۔“

اس حدیث میں نبی

اکرم ﷺ نے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ایمان کے متاثر

ہونے کو بڑی خوبصورت مثال کے ساتھ سمجھایا ہے کہ جیسے بادل

چمکتے ہوئے چاند کے آگے آ کر اسے تاریک کر دیتے ہیں اسی

طرح اللہ کی نافرمانی اور شریعت کی روگردانی ایسا تاریک بادل ہے

جو دل کے نور ایمان کے سامنے آ کر اسے تاریک کر دیتا ہے اور

انسان کے دل سے عبادت کا ذوق ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے

رسول کی محبت کم ہو جاتی ہے۔ گناہ اور نافرمانی سے ایمان کم ہوتا

ہے اور نیکی سے ایمان بڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان میں

قرآن کی تلاوت، قیام اللیل اور اعکاف جیسی عبادات سے ایک

ایمانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور رمضان کے گزرنے کے بعد

عبادات میں کمی اور گناہوں کی وجہ سے ایمانی کیفیت برقرار نہیں

رہتی۔



اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَخْلُقَ فِي جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلُقُ

الشُّبَّاءَ الْخَلْقَ فَاسْأَلُوا اللَّهَ أَنْ يَجِدَّ الْإِيمَانَ فِي

قُلُوبِكُمْ. (مسند ترک حاکم: 5)

”جس طرح کپڑا میلا پھیلا اور پرانا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے

اسی طرح تم میں سے ہر ایک کے سینے میں ایمان بھی میلا اور کمزور

ہو جاتا ہے۔ تم اللہ سے سوال کیا کرو کہ وہ تمہارے ایمان کو تمہارے

دلوں میں نیا بنانا کر رکھے۔ اس کی تجدید کرتا رہے۔

(یعنی جس طرح ماحول کے گرد و غبار سے کپڑے متاثر ہوتے

ایمان کا کم تر درجہ یہ ہے کہ انسان گناہ کو ہوتا دیکھے تو کم از کم دل سے  
اسے برا جانے، گناہ کے خلاف اس کے دل میں نفرت ہو اور اگر اس  
میں یہ کمزور درجے والا ایمان بھی نہیں تو وہ ایمان سے خالی ہے

ہیں اسی طرح ماحول کی خرابیوں سے ایمان بھی متاثر ہوتا ہے)

ابن عیسیٰ نے بعض اسلاف کے حوالے سے اپنی شرح میں

لکھا ہے کہ: ”مِنْ فَفْقِهِ الْعَبِيدُ أَنْ يَتَعَاهَدَ إِيْمَانَهُ وَمَا يَنْقُصُ

مِنْهُ..... انسان کے سمجھدار ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ وہ

اپنے ایمان کی گمرانی کرے اس میں نقص و کمی آنے سے اس کا

خیال رکھے۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ایمان ایک نہایت قیمتی

دولت ہے تو اس کا خیال رکھنا بھی اہم ترین معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ

ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایمان کا کم اور زیادہ ہونا

چونکہ ایمان اقراء تصدیق اور عمل کا نام ہے اور انسانوں

میں یہ ساری چیزیں برابر نہیں ہوتیں کسی کے اعمال زیادہ ہوتے

ہیں کسی کے تھوڑے، کوئی بہت پختہ یقین رکھنے والا ہوتا ہے اور کوئی

کمزور اعتقاد رکھنے والا ایک انسان کے حالات بھی ہر وقت ایک

جیسے نہیں رہتے، کبھی اسے بہت لطف آتا ہے عبادت میں تلاوت

میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت شعاری میں اور کبھی

اس کی کیفیت دوسری قسم کی ہوتی ہے۔ ایمان کے کم و بیش ہونے

کے قرآن و سنت سے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ اگر تجربہ کرنا

چاہیں تو ایک دفعہ کسی عالم باعمل سے درس سنیں۔ امت مسلمہ کی

حالت زار اور اسلام کا تقاضا جنت کے نظارے اور جہنم کی وعیدیں

توجہ سے سنیں قبرستان کی زیارت کر کے دیکھ دلی حالت کیسی نرم اور

شوق والی ہوتی ہے پھر وہ گانے بجانے والی کسی محفل یا فلم جیسا

گناہ والا کام کرے تو پھر دیکھے اسکے دل کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

صحیح مسلم میں حضرت حذلقہ رضی اللہ عنہ

کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی

انہوں نے پوچھا کہ حذلقہ کیسے ہو؟

تو جواب دیا کہ حذلقہ منافق ہو گیا

ہے تو کہنے لگے ”سبحان اللہ! یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تو کہنے لگے ”جب

ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں آپ ﷺ ہمیں جنت و

جہنم کے تذکرے کر کے نصیحت کرتے ہیں تو کیفیت اس طرح

ہو جاتی ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہے ہوں پھر جب

اہل و عیال اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ کیفیت نہیں رہتی

تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے لگے ”یہ معاملہ تو ہمارے ساتھ

بھی ہوتا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ان سے بیان کیا

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُونُوا



عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافِحَتُكُمْ  
الْمَلَايِكَةُ عَلَى فُرُجِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَأْخُظَلَّةُ  
سَاعَةً وَ سَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ  
میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جس حالت میں  
میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں اور راستوں میں  
آ کر تم سے مصافحہ کریں لیکن حظلہ یہ وقت وقت کی کیفیت ہوتی  
ہے۔“ آپ ﷺ تین بار یہ الفاظ فرمائے۔ (صحیح مسلم: 2750)

### ایمان کا کمزور درجہ

ایمان کا کمزور درجہ یہ ہے کہ انسان گناہ کو ہوتا دیکھے تو کم از  
کم دل سے اسے برا جائے، گناہ کے خلاف اس کے دل میں نفرت  
ہو اور اگر اس میں یہ کمزور درجہ والا ایمان بھی نہیں تو وہ ایمان سے  
خالی ہے اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث ہے:

”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ  
الْإِيمَانِ“ (صحیح مسلم کتاب الایمان 49)

”جو کوئی برائی دیکھے اسے قوت سے روکے اگر قوت نہیں تو  
زبان سے روکے اگر اس کی طاقت بھی نہیں تو دل سے نفرت کرے  
اور یہی درجہ کمزور ترین ایمان کا ہے۔“ اگر یہ کیفیت بھی نہیں ہے  
تو اس کے بعد رانی کے دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہے۔

آج اگر معاشرے کا تجربہ کریں تو صورتحال یہ ہے کہ شاید  
ہم اضعف الایمان کے درجے کو بھی

نہیں پہنچ رہے۔ گناہ اتنا عام ہو گیا  
ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا  
لہذا اس سے نفرت کا تو سوال ہی

پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم

میں سے ہر شخص صرف اپنی ذات کے بارے میں سوچتا ہے۔ اس کو  
فکر نہیں کہ ملک اور اسلام کو کیا مسائل درپیش ہیں اور ان سے نپٹنا  
کیسے ہے۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی حالت زار کیا ہے؟ کتنے  
ہی مسلمان شہید کیوں نہ کر دیئے جائیں ہمارے کان پر جوں تک  
نہیں رہتی۔ کتنا ہی بڑے سے بڑا سانحہ کیوں نہ ہو جائے ہم اٹھ  
کھڑے ہونے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ ایمان کے نہ ہونے کی  
وجہ سے ہر شخص دوسرے شخص کو لوٹنے کی فکر میں ہے اور معاشرہ  
بگاڑ کا شکار ہے۔ یہ کیفیت جیسا کہ ختم ہوگی جب ہم برائیوں کو چھوڑ  
کر نیکیاں کریں گے کیونکہ ایسا کرنے سے ہمارے ایمان میں  
اضافہ ہوگا اور ایسا ہی ایمان اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔  
فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا“ (النساء 136)۔ ”اے  
لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان لاؤ۔“

### ضعف ایمان کی علامات

ضعف ایمان کی کچھ علامات ہیں جن کو ہم ذیل میں بیان  
کرتے ہیں جیسے

☆ دنیا میں اللہ کا دین قائم کرنے کیلئے دل میں تڑپ کا نہ  
ہونا اور نہ ہی اس بات کا احساس ہونا۔

☆ اسلامی ثقافت کی نسبت کفار کی تہذیب کو پسند کرنا۔

☆ جب شعار اسلام کا مذاق اڑایا جائے، نبی ﷺ کے  
خاکے بنائیں جائیں یا قرآن کی بے حرمتی کی جائے تو اس پر غصہ کا  
نہ آنا۔

☆ اطاعت و عبادات کے معاملے میں سستی کرنا۔ اللہ  
تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا: ”وَإِذَا قَامُوا إِلَى  
الصَّلَاةِ كَانُوا كَسَالَى“۔ (النساء 142)

”اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو  
کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

☆ اوقات عبادات میں لاپرواہی کرنا مثلاً رمضان  
المبارک خصوصاً آخری عشرہ اس طرح جمعہ کا دن، حج کے ایام اور  
جہاد کے اوقات وغیرہ۔

☆ فضیلت والے کاموں سے پیچھے رہنا مثلاً نماز میں  
پہلی صف سے پیچھے رہنا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لَا يَزَالُ قَوْمٌ  
يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخَّرُوهُمْ اللَّهُ فِي النَّارِ“  
(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ 679)

اللہ کی نافرمانی اور شریعت کی روگردانی ایسا تاریک بادل ہیں جو دل کے نور ایمان کے سامنے  
آ کر اسے تاریک کر دیتے ہیں اور انسان کے دل سے عبادت کا ذوق ختم ہو جاتا ہے

”لوگ مسلسل صف میں پیچھے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آگ ہے۔“

ان کو پیچھے کر کے انہیں آگ میں پھینک دیں گے۔“

☆ مسنون نوافل کا اہتمام نہ کرنا جیسے صلوٰۃ الکسوف، نماز  
چاشت اور فرض نمازوں کی شین وغیرہ۔

☆ قرآن کے احکام سن کر اس کے وعدے و وعیدیں سن کر  
قیامت اور موت کے تذکرے سن کر بھی اثر نہ لینا بلکہ قرآن سننے  
سے اکتانا اور پڑھنے سے بے زاری بھی کمزور ایمان کی علامت  
ہے۔ اس کے برعکس رسالے، میگزین و اخبارات شوق سے پڑھنا  
اور بار بار پڑھتے رہنا اور اس میں کوئی اکتاہٹ نہ ہونا بلکہ دلچسپی کا  
بڑھنا واضح ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔

☆ گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا رہنا، ان کے ترک نہ  
کرنا اور ان پر نادم نہ ہونا۔

☆ نیکی پر خوشی اور گناہ پر ندامت کے احساس کا ختم ہو جانا۔

☆ خود نمائی، شہرت اور دنیا میں اونچے عہدوں کے حصول  
کی خواہش کا ہونا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم حکومت  
وامارت حاصل کرنے کا شوق رکھو گے مگر اس کا انجام قیامت کے  
دن ندامت ہوگا، پس اچھی ہے دودھ پلانے والی اور بری ہے  
دودھ چھڑانے والی۔“ (بخاری کتاب الاحکام 7148)

کیونکہ اس کا دنیا میں تو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں عہدہ  
مال، عزت اور شہرت سب کچھ ہوتا ہے مگر آخرت میں اس کا انجام  
برا ہوگا کیونکہ اسکے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ دوسری حدیث میں  
ہے: ”تم اگر چاہو تو تمہیں بتاؤں یہ امارت کیا ہے؟ صحابہ نے  
عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا حصہ ملامت،  
دوسرا ندامت اور تیسرا قیامت کے دن عذاب ہوگا سوائے ان کے  
جو عدل و انصاف کریں۔“

آج یہ صورتحال ہے کہ ہر شخص حکومت، عہدہ اور اختیار کے  
حصول کے پکڑ میں ہے اور اللہ کے دین کیلئے اور سر بلندی کیلئے کوئی  
کوشش نہیں۔ یہ بھی ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔

☆ صدر مجلس بننے کی خواہش کا ہونا۔ بھتی کی ایک روایت  
میں مجالس کی ان صدارتی کرسیوں کو حاریب قرار دیا گیا اور نبی نے  
اس سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: ”انْقَرُوا هَذِهِ الْمَدَائِحِ يَغْنَى  
الْمَحَارِبُ“ (بھتی 439/2، صحیح الجامع 120)

”اس دن کے گناہوں کے مقابلے مقام سے بچو یعنی محارِب سے۔“

☆ اپنے لئے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا۔ نبی  
اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کو یہ

پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے  
کھڑے ہوں (اور اس کی تعظیم  
کریں) تو وہ سمجھ لے کہ اس کا ٹھکانا

☆ پروٹوکول کی خواہش کرنا۔

☆ بخل و کجی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بندے کے  
دل میں بخل اور ایمان دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

(رواہ نسائی، لمصلوٰۃ)

☆ ایمان کی بنیاد پر تعاون نہ کرنا اور اللہ کیلئے دوستی و دشمنی  
کے معیار کا نہ ہونا۔

☆ دنیا داری کی بنیاد پر تعلق اور دنیا سے بے رغبتی نہ ہونا۔  
☆ دنیاوی خواہش کا اہتمام کرنا جیسے کھانے پینے اور  
پہننے میں گھروں کی آرائش و زیبائش اور شادی بیاہ کے معاملات  
میں شان و شوکت کا مظاہرہ کرنا۔

☆ لوگوں سے ڈرنا اور اللہ کی پرواہ نہ کرنا۔

☆ چھوٹے گناہوں کو چھوٹا سمجھ کر ان کو رائی کو تیر جان

کر چھوڑ دینا۔

☆ اللہ کے ذکر میں دلچسپی کا نہ ہونا جیسے نماز اور اذکار وغیرہ کا اہتمام نہ کرنا۔

☆ دوسروں کو تکلیف دینا، طعنہ زنی کرنا اور عیب تلاش کرنا۔

☆ کاروبار میں دھوکہ دہی اور احکام شریعت کی نافرمانی۔

## ضعف ایمان کے اسباب

☆ دین کے علم سے دوری۔

☆ قرآن کے فہم کا نہ ہونا۔

☆ دنیاوی علوم کی کتابوں میں دلچسپی اور ایمان سے محرومی۔

☆ دینی پروگراموں اور اصلاحی مجلسوں سے دور رہنا۔

☆ حلقہ درس سے اعراض۔

☆ نبی اکرم ﷺ درس ارشاد فرما رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ

بیشے سن رہے تھے کہ تین آدمی آئے ایک بڑے شوق سے آیا اور

بیٹھ گیا، دوسرا حیا کرتا ہوا آیا اور بیٹھ گیا اور تیسرے نے منہ موڑا اور

چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے درس پورا کیا تو فرمایا میں تمہیں تین

آدمیوں کی بات سناؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: سنائیں! فرمایا

تین آدمی آئے، ان میں سے ایک بڑے شوق سے آیا تو گویا اس

نے اللہ کے ہاں اپنا مقام بنالیا اور اللہ نے اسے وہ مقام دے دیا

اور دوسرا شرم و حیا کرتا آ گیا تو اللہ بھی حیا والی ذات ہے اللہ نے

اسے بھی اپنے ہاں جگہ دے دی اور پھر فرمایا: تیسرے نے منہ موڑا

تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔

☆ اہل علم و ایمان سے دور رہنا، نبی اکرم ﷺ نے اچھے

اور برے ساتھی کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لوہار کی بھٹی میں

چھوٹک مارنے والے کی طرح دی ہے۔

☆ غیر شرعی امور پر مبنی مجالس۔

☆ گانے بجانے والی مجلس اور گانے کو پسند کرنا اور کثرت

سے سننا۔

☆ فاشی و بے حیائی پھیلانے والی مجالس۔

☆ دنیا اور اس کے مال و متاع سے محبت۔

☆ لمبی امیدیں اور خواہشات۔

☆ جہاد سے بے پرواہی۔

☆ بے پردگی۔

## ضعف ایمان کا علاج

☆ مندرجہ ذیل کام کر کے ہم ایمان کی کمزوری سے بچ سکتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سے محبت

☆ ایمان کی حفاظت اور اس کا خیال رکھنا۔

☆ قرآن میں غور و فکر کرنا۔

☆ نیک لوگوں اور علماء کی صحبت اختیار کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنا اور پھر گناہ کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

☆ علم دین کی طلب۔

☆ اعمال صالحہ کا اہتمام کرنا۔

☆ نیک عمل پر پختگی اختیار کرنا۔

☆ عبادت میں اکتاہٹ سے پرہیز۔

☆ عمل کی قضائیت یعنی اگر کوئی نیک کام رہ گیا ہے تو بعد میں

اس کو بچالانا۔

☆ اعمال صالحہ کے قبول ہونے کی امید اور رد کئے جانے

کا خوف ہونا۔

☆ کثرت سے موت کو یاد کرنا۔

☆ جنازہ پڑھنا، قبرستان جانا اور آخرت کو یاد کرنا۔

☆ دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے حادثات سے

عبرت حاصل کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا۔

☆ اذکار مسنونہ کا اہتمام کرنا۔

☆ عاجزی اختیار کرنا۔

☆ دوستی و دشمنی کا معیار اللہ کو اور ایمان کو بنانا۔

☆ کفار کی مخالفت اور ان کی تہذیب سے نفرت۔

☆ جہاد کے لئے اپنے آپ کو بروقت تیار رکھنا۔

☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اہتمام کرنا۔

☆ اپنا محاسبہ کرنا۔

## بقیہ

## پنجاب یونیورسٹی تعارف

## 6- مرکز الشیخ زید اسلامک سینٹر

بی اے (اسلامیات) بی ایس (آنرز) اسلامک سٹڈیز

ایم فل (اسلامیات) اور پی ایچ ڈی (اسلامک سٹڈیز) اور

اسلامیات میں شارٹ کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔

## 7- پنجاب یونیورسٹی لاء کالج

ایل ایل بی (آنرز) ایل ایل بی، ایل ایل ایم اور ایک

سال کے شارٹ ڈپلوما مثلاً انڈسٹریل اینڈ بزنس لاء کارپوریٹ

لاء اور WTO لاء وغیرہ کے ڈپلومے کروائے جاتے ہیں۔

## ☆.....کمپسز Campuses

☆ پنجاب یونیورسٹی کے پانچ کمپسز مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) علامہ اقبال کمپس (اولڈ کمپس) (لاہور)

(۲) قائد اعظم کمپس (نیو کمپس) (لاہور)

(۳) گجرانوالہ کمپس (گجرانوالہ)

(۴) جہلم کمپس (جہلم)

(۵) خانپور کمپس (خانپور)

## ☆.....سہولیات

☆ پنجاب یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل اہم سہولیات میسر ہیں۔

## ۱.....ہاسٹل

☆ پنجاب یونیورسٹی نے بیرون ملک اور دور دراز کے شہروں

سے آنے والے طلبہ کے لئے 22 ہاسٹل تعمیر کئے ہیں اور 10 ہاسٹل

طالبات کیلئے ہیں جبکہ ایک ہاسٹل (Day car center)

جس میں شادی شدہ لیکچرارز رہائش پذیر ہیں اور ایک ہاسٹل غیر ملکی

طلبہ کے لئے ہے۔ ہر ہاسٹل کے اندر کیوتھکروم جو کہ ایک لڑکے

کے رہنے کیلئے اور ڈور مینٹریز چار طلبہ کے رہنے کیلئے ہیں۔

## ۲.....صحت کے لئے ہسپتال

☆ پنجاب یونیورسٹی (نیو کمپس) میں ایک ہیلتھ سینٹر قائم کیا

گیا ہے جس میں طلبہ و طالبات، ملازمین اور اساتذہ کو صحت چیک

بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہے۔ اسکے علاوہ ڈیپارٹمنٹس

میں ڈسپنسریاں وغیرہ بھی بنائی گئی ہیں۔

## ۳.....ٹرانسپورٹ

☆ طلبہ و طالبات کی آمد و رفت کیلئے ٹرانسپورٹ کی سہولت

موجود ہے یونیورسٹی بسیں طلبہ و طالبات اساتذہ اور ملازمین کو وقت

پر یونیورسٹی لیکر آنے اور گھر لیجانے کیلئے بڑا اہم کردار ادا کرتی

ہیں۔ یونیورسٹی کے پاس 70 سے زائد بسیں ہیں۔

## ۴.....لائبریری

☆ طلبہ کی کتاب سے محبت اور تعلیمی لگاؤ میں دلچسپی کے لئے

ایک لائبریری بنائی گئی ہیں جس میں مختلف اقسام کے موضوعات پر

کتابیں موجود ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری دو لاکھ سے زائد

کتابوں کا ذخیرہ کئے ہوئے ہے۔ لائبریری پوری ڈسٹیکشنل اور

انٹرنیٹ کی سہولت سے آراستہ ہے۔ اسکے علاوہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے

اندر بھی اپنی لائبریری موجود ہے۔ جس میں طلبہ اپنے آرٹیکل اور

ریسرچ، تھیسز وغیرہ کے لئے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

## ۵.....معلوماتی دفتر

☆ نئے آنے والے طلبہ و طالبات اور ملاقاتی حضرات کی رہنمائی

کیلئے پنجاب یونیورسٹی گیٹ نمبر 2 کے سامنے معلوماتی دفتر موجود ہے

جہاں تمام یونیورسٹی کی اور مختلف ڈگریز کی معلومات لی جاسکتی ہیں۔

## ۶.....پنجاب یونیورسٹی برائے رابطہ

☆ Website: www.pu.edu.pk

☆ Punjab Uni Info Cell #

☆ 042-99231238 , 99230260

☆ 042-35832604

☆ ستمبر 2012ء شوال ذیقعدہ 1433ء



فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

# آخر پر، کیوں!.....!

پھوٹے کاموں کیلئے بھی دوسروں کا سہارا لینے والوں کیلئے فکر انگیز تحریر

کی سوچ نہیں ہے۔ خود یہ سوچ نہیں کہ ہماری اپنی کلاس ہے اسے مل کر صاف کریں۔ نہیں یہ کام صرف اور صرف جمہور کا ہی ہے۔ ایک دفعہ ہاسٹل کا ایک پنکھا نہیں چل رہا تھا اور پنکھا ٹھیک بھی تھا مگر صرف سوچ خراب تھا۔ انتظامیہ سستی کر رہی تھی۔ تمام طالب علم گرمی سے جھلس رہے تھے مگر 30 روپے کا ایک سوچ خرید کر طالب علم لگا دیتے تو بہت جلدی پنکھا چل جاتا اور اس ہاسٹل میں ایسے ایسے طالب علم موجود ہیں جنہوں نے سینکڑوں الیکٹرونکس کے Projects بنائے ہوں گے۔ 24 گھنٹے ان کا بجلی کے ساتھ واسطہ رہتا ہے مگر یہ کام نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات کالجز اور مساجد کے واش روم کے دروازوں پر اتنی عجیب باتیں لکھی ہوتی ہیں کہ پڑھ کر شدید غصہ آ جاتا ہے اور بعض اوقات شدید ہنسی کے فوارے چھوٹ جاتے ہیں۔ جسے کہیں بھی موقع نہیں ملتا وہ بے چارہ شاید ادھر اپنی صلاحیتیں آزما رہا ہے جسے جس حکمران سے نفرت ہوتی

ہے وہ اس کا گھر بنا دیتا ہے اور جلی حروف میں اس کے نام کے ساتھ ہاؤس کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔ اگر لوگ چاہیں تو حیا باختہ باتیں مٹانے میں کوئی وقت نہیں لگتا

پریشانی لوں۔ آئیے! آج آپ کو چند ایسے مواقع بتاتے ہیں جہاں ہمارے ذہن میں سب سے پہلے یہ چیز آتی ہے ”میں پاگل ہوں کہ اپنی جیب سے پیسے لگاؤں“۔ سکول کی بات ہے، گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد سکول کھلا

## جنید الرحمن، AIOU

کلاس ویسے تو صاف کر دی گئی مگر کلاس میں بدبو آ رہی تھی۔ پتہ چلا کہ کوئی نالینچ کے نیچے ایک چوہا مڑا ہوا ہے۔ اب پوری کلاس نے دیکھا مگر کوئی لڑکا آگے نہیں بڑھا بلکہ سب سکول کے صفائی کرنے والے کا انتظار کرنے لگے۔ 6 لڑکوں کا گروپ خاکروب کو تلاش کرنے لگا۔ ایک بچہ نے پوچھا کیا کر رہے ہو۔ وہ جی ایک چوہا مڑا ہوا ہے اسے اٹھانا ہے۔ حالانکہ اپنے ہاتھوں پر شاپر

ہم تینوں بہت خوشگوار موڈ میں تھے۔ نماز کا وقت ہوا تینوں اسی طرح چلتے ہوئے وضو والی جگہ پہنچے۔ وضو کرنے کے بعد میں نے کھڑے ہونے کیلئے ایک پائپ کا سہارا لیا جو لوہے کا تھا۔ ابھی اسے پکڑا ہی تھا کہ مجھے جھکا لگا اور میرے ساتھ والا بھائی جس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس نے بھی زوردار آواز سے کہا اوئے یار..... ہمارے ساتھ تیسرا بھائی جو مقامی تھا پہلے تو اس نے ہمیں دیکھا پھر وہ ہنس پڑا اور ہنستے ہنستے کہا: آخر آپ بھی شکار ہو گئے.....

ہوا کچھ یوں کہ جس پائپ کو پکڑا تھا اس پائپ کے ساتھ واٹر کو لڑکی ایک تار مل رہی تھی، جو بھی اسے ہاتھ لگا تا تھا وہ رد عمل کے طور پر اس ہندے کو زور سے پیچھے پھینکتی۔ میں نے اس بھائی سے جب اس خرابی کی بابت دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ ہاسٹل کی انتظامیہ کو دو تین دفعہ بتایا ہے لیکن انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ قارئین! تار کے صرف ایک انچ حصے پر ٹیپ لگانے کی دیر

تھی کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو گیا لیکن یہ کام یونیورسٹی کے الیکٹریکل اور دوسرے انجینئرز بھی نہیں کر رہے تھے۔ وجہ کیا ہے کہ یہ کام صرف گورنمنٹ یا انتظامیہ کا ہے تو میں کیوں خرچہ کروں یا

کسی بھی معاشرے میں جب اجتماعیت ہو تو وہاں بہت زیادہ معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔ اجتماعیت اور کام کرنے میں پہل کی سوچ انسان کو معاشرے میں ممتاز کر دیتی ہے۔

چڑھا کر اسے اٹھا کے ایک میٹر کے فاصلے پر پھینکا تھا۔ مگر اجتماعیت





مگر نہیں..... کیوں؟؟ میری ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر دس بندے باتیں لکھنے والے ہیں اور ایک اللہ کا بندہ مٹانے والا ہو تو ہمارے پبلک اداروں اور بالخصوص مساجد کے واش رومز صاف رہیں۔ ہمارے گھر کے واش روم میں کوئی اس طرح بات لکھے ہم ایک سیکنڈ میں اسے مٹائیں گے مگر مساجد کی دیواروں اور دروازوں کے بارے میں ہماری یہ سوچ نہیں بنتی.....

کلاس میں بلب فٹوڑے پورے دس دن گزر جاتے ہیں مگر انتظامیہ بھی سستی کا شکار ہے اور اس کلاس میں بیسیوں ایسے لڑکے ہیں جو ایک دن میں دو دو سو روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر 50 کا بلب

ہے کہ میری ذمہ داری نہیں ہے۔ حالانکہ تین کروڑ مکان پہ لگ رہے ہیں اور اسی مکان کی خوبصورتی ہے کہ نالی بھی بن جائے مگر چند ہزار نہیں خرچ کرے گا۔

بعض اوقات گلی میں کوئی جانور مرا ہوا پڑا ہے سارے گلی والے اپنے ناک پہ رومال لے کے گزریں گے مگر کوئی دو بندے کھڑے نہیں ہونگے کہ ایک طرف کردیں۔ سب گھروں میں اس کی بدبو جائے گی۔ اگر ہر گھر سے نو جوان نکلے اور اسے ایک طرف کر دے تو بہت جلد محلہ بھی صاف ہو جائے اور باہمی اتفاق اور محبت بھی بڑھتی ہے اور اس بندے کی عزت معاشرے میں بڑھ جاتی ہے جو سب سے پہلے آگے ہوتا ہے۔ دن کے وقت کسی

**اگر لوگ چاہیں تو حیا باختہ باتیں مٹانے میں کوئی وقت نہیں لگتا مگر نہیں..... کیوں؟؟**

**میری ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر دس بندے باتیں لکھنے والے ہیں اور ایک اللہ کا بندہ**

**مٹانے والا ہو تو ہمارے پبلک اداروں اور بالخصوص مساجد کے واش رومز صاف رہیں۔**

نہیں لگا سکتے۔ اگر ہر لڑکا بھی دو دو روپیہ دے اور اوسط تعداد 50 ہو تو دو بلبوں کے پیسے آرام سے جمع ہو جائیں مگر نہیں۔ میرا اس سکول پہ کیا حق ہے جو مجھے پڑھا لکھا کر اتنا بڑا بنارہا ہے میں اس سکول پہ ایک روپیہ بھی کیوں خرچ کروں.....؟

اکثر سناپ ایسے ہیں جہاں لوگ بیچارے دھوپ میں کھڑے رہتے ہیں۔ سردی ہو شدید بارش ہو کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ وہاں شیڈ بنادیا جائے۔ گورنمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے مگر نہیں کر رہی۔ اس علاقے میں امیر ترین لوگ ہیں۔ ایک چھوٹا سا شیڈ نیکی سمجھ کر لگایا جاسکتا ہے مگر پھر وہی سوچ کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں بنتی، میں کیوں کروں؟ ہم نے ہی ملک کو سنوارنے کا ٹھیکہ تھوڑا لیا ہوا ہے.....!

ایک سوسائٹی میں جانے کا اتفاق ہوا بڑے بڑے بنگلے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ مکان زیر تعمیر ہیں لیکن نکاسی کے لئے ایک چھوٹی سی نالی بنانے کی ضرورت ہے۔ گلی میں ہر مکان والا یہ سوچتا

کرنے میں پہل کی سوچ انسان کو معاشرے میں ممتاز کر دیتی ہے۔ اس میں تھوڑا سا کردار والدین کا بھی ہے۔ اکثر والدین اپنے بچوں کو اجتماعیت سے دور رکھتے ہیں۔ باقاعدہ منع کرتے ہیں کہ یہ کام تیرا کرنے والا نہیں ہے۔ اس کی مثال کیلئے ایک واقعہ ملاحظہ کریں ہمارے ایک بھائی کے علاقے میں پروگرام تھا۔ وہ ذرا خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اب پروگرام کی تیاری کیلئے ضروری ہے کہ وہاں پانی کا انتظام ہو جگہ صاف کرنی ہے اور بہت سارے معاملات کیلئے ادھر ادھر جانا پڑتا ہے۔ وہ بھائی پروگرام سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچا تو اس کے کپڑے کچھ صاف نہیں تھے۔ اس کے والدین نے اسے بہت ڈانٹا کہ تم نے ہی صرف ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔ سارا دن کام کرتے رہے ہو کیا حالت بنا رکھی ہے؟ باقی تمہارے دوست کہاں رہ گئے تھے جو تم نے ہی اپنے آپ کو کھپایا ہوا تھا۔ غرض طرح طرح کی باتیں سننا پڑیں۔ اگر وہ اسے یہ کہہ دیتے ماشاء اللہ بہت اچھی بات ہے تم لوگوں نے مل کر کام کیا ہے بہت اچھا ہے اسے حوصلہ دینے مگر ایسا رویہ دیکھنے کو نہیں ملتا۔

کئی والدین تو باقاعدہ اپنی اولاد کو بہانے سکھاتے ہیں کہ اگر وہ تمہیں کام کا کہیں تو کہہ دینا میری طبیعت خراب ہے۔ مجھے بٹارے وغیرہ وغیرہ۔ اب اس بچے کی سوچ جو بچپن سے بن رہی ہے اور آہستہ آہستہ پختہ ہو رہی ہے۔ پھر جب ملک و قوم کے لئے اجتماعیت کی ضرورت پیش آتی ہے تو یہ کئی کتنا اتارے اور کام کرنے سے پچتا ہے۔ اب اس چیز کا نقصان دیکھیں۔ وہ بندہ جو اپنی چھوٹی سی گلی کیلئے نہیں کھڑا ہو رہا وہ اپنے محلے اور پھر شہر کیلئے کیسے کھڑا ہوگا۔ اس میں پہل کرنے کی لگن نہیں ہے اور آخر کار یہ بندہ جو اپنی گلی محلے کیلئے اس لئے نہیں کھڑا ہوتا کہ گورنمنٹ کا کام ہے وہ کبھی بھی اپنے ملک اور اسلام کے دفاع کیلئے اس لئے نہیں کھڑا ہوگا کہ یہ فوج کا کام ہے میری ابھی ضرورت نہیں ہے اور اپنی ذات میں اس قدر لگن ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے معاملے میں بھی قربانی دینے سے گریز کرے گا۔ اللہ ہمیں اس طرز عمل سے بچائے۔ آمین

ادارے میں لائٹ جل رہی ہے تو یہ ذہن میں آتا ہے کہ چھوڑ دیا گورنمنٹ کی بجلی ہے کیا کرنا ہے، کوئی میرے پیسے لے رہے ہیں۔ ایک دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ بہت عالیشان گھر تھا۔ تھوڑا آگے ایک گراؤنڈ تھا جو اس گھر کے تقریباً ساتھ ہی ملتا تھا۔ اس میں بہت کوڑا کرکٹ پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ یہ کیا ہے، کہنے لگا بہت دفعہ میونسپل والوں کو کہا ہے مگر وہ نہیں آ رہے۔ میں نے کہا یا آپ دو بندوں کو پیسے دو اور فوری صاف کروالو۔ کم از کم بد بو تو نہیں آئے گی۔ سارے گلی والے تنگ ہو رہے ہیں اور ہر گھر والا اس انتظار میں ہے کہ کب کوئی آئے گا اور صفائی ہوگی۔

یقیناً حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری بنتی ہے مگر جب کوئی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو رہا تو وہاں ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔ کسی بھی معاشرے میں جب اجتماعیت ہو تو وہاں بہت زیادہ معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔ اجتماعیت اور کام





اتارزاں خون مسلم ہرگز نہ تھا.....!

# برما...! درپردہ کھون؟

مظلوم برہمی مسلمانوں کے قتل عام کے حقائق سے پردہ اٹھاتی تحریر

آغاز اس وقت ہوا جب بدھ بھکشوؤں کے مذہبی خاندان کی دو لڑکیوں نے اسلام قبول کر لیا (انکے قبول اسلام کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں)۔ انکے خلاف سخت ایکشن لیا گیا۔ شدید دباؤ کے باوجود انہوں نے استقامت دکھائی تو انہیں قتل کر دیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ مسلمانوں نے زیادتی کرنے کے بعد قتل کر دیا ہے۔

بس پھر کیا تھا اگلے ہی روز بدھ دہشت گردوں نے مسلمانوں کی ایک مسافر بس روک لی۔ انہیں بس سے اتار کر ڈنڈے نیزے اور بھالے مار مار کر قتل کر دیا۔ پھر ان میں سے چند ایک کے سر کے بال اور داڑھی موٹھ کر انہیں سرخ ”چوٹے“ پہنا کر یہ مشہور کر دیا کہ مسلمانوں نے بدھ مذہبی رہنماؤں کو قتل کر دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا؟ آس پاس کی ریاستوں اور علاقوں سے بدھ مذہبی جنونی پاگلوں کی طرح ہر طرف سے حملہ آور ہو کر تباہی مچانے لگے۔ انہیں اپنے سامنے جو مسلمان عورت، مرد، بوڑھا یا بچہ نظر آیا اسے بدترین تشدد سے قتل کر دیا اور جس کا کوئی گھر دکھائی دیا جلا ڈالا۔ تقریباً تین مہینے ہونے کو ہیں یہ قتل عام جاری ہے۔ مصری

اخبار ”الوطن“ کے مطابق تین جون کو شروع ہونے والے فسادات میں صرف بدھ مت کے پیروکار ہی نہیں بلکہ یہاں کے رہنے والے متعصب ہندو بھی شامل ہیں۔ ان دونوں مذاہب کے پیروکاروں کے

کی شہریت نہیں ہے۔ برہمی حکومت ان کو بنگالی اور بنگال ان کو برہمی کہتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی شناخت اور دستاویزات نہیں۔ یہ بچے مکان نہیں بنا سکتے، حکومتی اجازت کے بغیر سفر نہیں کر سکتے۔ اگر کسی مسلمان کو قتل کر دیا جائے، عزت لوٹ لی جائے، کسی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کر سکتے۔ ان سے جبری مشقت لی جاتی ہے، مذہبی



پابندیوں کی کیفیت یہ ہے کہ وہ کسی بھی ملک سے قرآن پاک نہیں منکوا سکتے اور نہ ہی اپنے ہاں شائع کر سکتے ہیں۔ نئی مساجد بنانے پر پابندی اور پرانی مساجد کی مرمت صرف اندرونی حصے کی ہو سکتی ہے۔ ان کے گوشت کھانے پر پابندی ہے، ایسا کرنے پر جرمانہ تشدد اور قید سے گزرنا پڑتا ہے۔ اپنے کاروبار نہیں کر سکتے، کاروبار کرنے کیلئے بدھ مت یا ہندو مذہب کے پیروکار کو ساتھ شامل کرنا پڑتا ہے۔ اگر شادی کر لیں تو دوسرے زیادہ بچے پیدا کرنے پر پابندی

جب برما کو انگریزوں سے آزادی ملی تو اس کا نام تبدیل ہو کر میانمار رکھ دیا گیا۔ برما سات صوبوں پر مشتمل ملک ہے۔ اس کی کل آبادی تقریباً 4 کروڑ ہے۔ برما کی سرحدیں خلیج بنگال، بنگلہ دیش، بھارت، چین، لاؤس اور تھائی لینڈ سے ملتی ہیں۔ 75 فیصد آبادی کا تناسب بدھ مت ہے۔ چین کیلئے اس کی اہمیت بحر ہند کے راستے کی وجہ سے ہے کیونکہ خلیج بنگال کے ذریعے بحر ہند میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔

میانمار درحقیقت بھرپور زرغیر ملک ہے یہاں بہترین چاول پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تیل، سیسہ، تانبا، قیمتی پتھر اور قدرتی گیس کی دولت کے ذخائر موجود ہیں۔ ملک کے 83 فیصد رقبے پر جنگلات واقع ہیں۔ دنیا کی بہترین لکڑی یہاں پیدا ہوتی ہے، برما کی لکڑی پوری دنیا میں پسند کی جاتی ہے۔ اس کی سرزمین خوبصورت نظاروں اور قدرتی حسن کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ میانمار اپنے خوبصورت سنہری چوڑوں کے لئے بھی مشہور ہے۔ مگر ان تمام خصوصیات کے باوجود یہ دنیا کا غریب ترین ملک ہے۔

معاشی بدحالی اپنے عروج پر ہے اور اشیاء کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ میانمار کے دارالحکومت رنگون میں مغلیہ سلطنت کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے معزول

1962ء میں جب مسلمانوں کے خلاف برما کی فوجی حکومت نے

اقدامات کئے تھے تو پاکستان کے صدر جنرل ایوب نے برما کو دھمکی دی

کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق دے دو ورنہ پاکستان برما پر حملہ کر دے گا

افراد کو سرکاری فورسز کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ 30 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے اور ان کی ہیکٹروں، بستیوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے۔ خالی کھنڈرات میں آوارہ کتوں اور مسلح جتھوں کا راج ہے۔

میانمار پر طویل عرصے سے فوجی آمریت مسلط ہے، آمریت کے خلاف جمہوری جدوجہد کرنے والی خاتون لیڈر آنگ سان سوئی کو امریکہ سمیت تمام مغرب کی حمایت حاصل ہے

ہے۔ خود اقوام متحدہ کے مطابق روہنگیا مسلمان روئے زمین کی سب سے ستانی ہوئی مظلوم اور بے بس اقلیت ہے۔

اس صوبہ میں 8 لاکھ مسلمان آباد ہیں، اراکان کے شمال میں چین، مشرق میں باگاور بھگ دے کا علاقہ، مغرب میں خلیج بنگال اور شمال مغرب میں چٹاگانگ کا پہاڑی سلسلہ ہے اور آگے جا کر یہ صوبہ بنگلہ دیش سے ملتا ہے۔ برما کے صوبے اراکان میں اس وقت آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ ان فسادات کا

کر کے قید کر لیا تھا اور اسی اسیری میں بہادر شاہ ظفر اس جہاں سے کوچ کر گئے اور انہیں یہیں دفن کر دیا گیا۔

اراکان کے مسلمانوں کو روہنگیا بھی کہا جاتا ہے۔ روہنگیا کی اصطلاح عربی کے لفظ ”رحما“ سے لی گئی ہے جس کا مطلب ہے رحم کرنا۔ وہاں لوگوں نے اسے ”راحم“ کہنا شروع کر دیا۔ ”راحم“ سے آہستہ آہستہ یہ ”روہنگ“ میں تبدیل ہو گئی اور بالآخر ان کو روہنگیا کہا جانے لگا۔ 8 لاکھ کی اس مسلم آبادی کے پاس کسی ملک

اور اسے اس جدوجہد کے بدلے میں مغرب نے امن کا نوبل انعام دیا ہے، لیکن اس قتل عام پر وہ گوگلی بن کر شیطان کا کردار کر رہی ہے۔ میانمار کا صدر تھان سین نے برمی جریدے ”برما ڈیلی“ کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میانمار میں بدھ مت کے علاوہ کسی اور مذہب (اسلام) کو اجازت نہیں ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل جانا چاہیے کیونکہ روہنگیا مسلمانوں کی میانمار میں کوئی جگہ نہیں۔

بدھ مت کے پیروکار جو انتہائی کم تر قسم کے حشرات الارض کو بھی مارنا گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں جو اس لئے نہیں پہنچتے تاکہ ان کے جوئے کے نیچے کوئی جاندار آ کر مارا نہ جائے لیکن مسلمانوں کے قتل عام اور عورتوں کی بے رحمی کرتے ہوئے وہ وحشی

دروندوں کا روپ اختیار کر چکے ہیں۔ بدھ مت مذہب کو ماننے والوں کے باپ ”روحانی پیشوا یا صدر جو بھی کہہ لیں دلائی لامہ صاحب کا کالاس فقیری ہے لیکن ان کے مرید ڈاکو اور قاتل بنے ہوئے ہیں۔ وہ کدھر ہیں دلائی لامہ صاحب جو اس قتل عام اور ظلم کے خلاف آواز بلند نہیں کر رہے۔

OIC کا اجلاس سعودی عرب میں منعقد ہوا جو صرف اسی مقصد کے لئے تھا لیکن سوائے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل سے مسلم ممالک سربراہان امن کی اپیل اور مزاحمتی بیان کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔ پاکستان مسلم ممالک میں مرکزی کردار رکھتا ہے اور اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن ہمارے حکمرانوں اور سیاستدانوں کو صرف اپنی کرسی اور جمہوریت بچانے کی فکر ہے۔ الیکشن قریب ہیں تو بس اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ 1962ء میں جب مسلمانوں کے خلاف برما کی فوجی حکومت نے اقدامات کئے تھے تو پاکستان کے صدر

جنرل ایوب نے برما کو دھمکی دی اور یہاں تک کہا تھا کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق دے دو ورنہ پاکستان برما پر حملہ کر دے گا لیکن آج پاکستان کی حکومت کو شاید سانپ سوگھ گیا ہے۔ اس نے عالمی سطح پر احتجاج کرنا بھی گوارا نہیں کیا۔ ستمبر 1947ء میں پاکستان میں خوراک کی قلت ہو گئی تھی تو 4750 ٹن چاول جنہوں نے بھیجے وہ برما کے مسلمان ہی تھے۔

اس سانحے کے دوران مسلم دنیا کے زیادہ تر میڈیا نے انتہائی شرمناک رویہ اختیار کیا جس میں پاکستانی میڈیا کا شرمناک

کردار سرفہرست ہے۔ جس کے حوالے سے کہا جا رہا ہے کہ امریکہ نے پچاس ملین ڈالر کا ”بجٹ“ پاکستانی میڈیا کو اپنی انگلیوں پر نچانے کیلئے مختص کیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جس وقت ہزاروں مسلمان میانمار میں قتل کئے جا رہے تھے اور امت کی مسلمان بیٹیوں کی عصمتیں دنیا کو امن کا درس دینے والے بدھ بھکشوؤں کے ہاتھوں لٹ رہی تھیں۔ اس وقت پاکستان کا زیادہ تر میڈیا میانمار کے مسلمانوں کے قتل عام کی بجائے بھارتی اداکار کی موت پر آنسو بہا رہا تھا۔ شرمناک بات یہ ہے کہ جس سانحے پر پاکستانی میڈیا کو

**برما اور پاکستان کی جیو پالیٹیکل اہمیت ایک جیسی ہے اور دونوں کے ساتھ بھارت مراسم بن رہا ہے۔ پاکستان سے راستہ لئے بغیر بھارت وسطی ایشیا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح برما سے راستہ لئے بغیر مشرق بعید تک رسائی ممکن نہیں ہے۔**

آواز اٹھانی چاہیے تھی۔ اس پر ایک غیر مسلم ادارہ انٹرنیشنل آواز اٹھا رہا تھا۔

کیا اسے پاکستانی میڈیا کہیں گے جس نے بھارت کی بے لباس ثقافت کی ترویج کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے اور برمی مسلمانوں کے قتل عام سے چشم پوشی کرتا رہا ہے۔ کوئی بولنے والا ہے؟ مسلمانوں کے قتل عام میں ایک اور محرک بھی کارفرما ہے چونکہ اب جمہوری حکومت آگئی ہے، مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ ہمیں شہریت دی جائے، حکومت نے یہ سازش کی کہ مسلمانوں کو شہریت دینے کی یقین دہانی کرائی۔ اس یقین دہانی کی وجہ سے متعصب بدھ مشتعل ہو گئے اور

موقع ملتے ہی انہوں نے ”قتل عام“ شروع کر دیا۔

اراکان کے مسلمان کئی دہائیوں سے در بدر کی شوکریں کھا رہے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان نے وہاں حملہ کیا اور قتل عام کیا۔ 1947ء میں اراکان کے مسلمانوں نے آزادی کی تحریک شروع کی تو اس کو سختی سے چک ل دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں روہنگیا کے بہت سارے مسلمان بنگلہ دیش میں ہجرت کر گئے اور ان بہت بڑی

تعداد کراچی میں ہے جو برمی کا لونی کے نام سے مشہور ہے۔ ان فسادات کا ایک اور رخ بھی ہے۔ اگر حالات کی کڑیوں کو ملایا جائے تو اس میں بہت حد تک صداقت دکھائی دیتی ہے۔ برما کی بھارت کے حوالے سے اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ 26 مارچ 2012ء کو ایک معروف جریدے ”Project Syndicate“ میں جسونت سنگھ کا ”The Lynching of Asian“ کے عنوان سے مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کا اردو میں مطلب بنتا ہے کہ ”ایشیا کی ریزہ کی ہڈی“۔ جسونت سنگھ 1996ء

2002ء اور 2004ء میں بھارت کے وزیر خزانہ رہ چکے ہیں۔ 1998ء اور 2000ء میں بھارت کے وزیر دفاع تھے۔ ان کی پروفائل سے ان کے اثر و رسوخ کا اندازہ

بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ بھارت کی مستقبل کی منصوبہ بندیوں میں کیا اہمیت رکھتے ہیں۔

مارچ میں جسونت سنگھ کا مضمون آتا ہے اور مئی میں منموہن سنگھ برما کی یا تیرا پر چلے جاتے ہیں۔ منموہن سنگھ وہ بھارتی وزیر اعظم ہیں جنہوں نے 25 سال کے وقفے کے بعد میانمار کا دورہ کیا ہے۔ انڈیا کی برما کے حوالے پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے تجزیہ نگار لکھتے ہیں کہ ایشیاء کا توانائی کے حوالے سے اصل مسئلہ ”بجلی“ ہے اور بھارت ان دنوں دنیا کی ترقی کرتی ہوئی اقتصادی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ اس وقت بھارت جس تیزی سے ترقی کر رہا ہے وہ دنیا کی تیسری بڑی اقتصادی طاقت بنے جا رہا ہے لیکن بھارت کا بجلی کا نظام انتہائی غیر محفوظ ہے۔ بھارت کی 35 فیصد آبادی بجلی کی سہولت سے محروم ہے۔ برما قدرتی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ انڈیا اپنی اقتصادیات کو ترقی دینے اور مزید بڑھانے کیلئے قدرتی گیس (LNG) برما سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ برما قدرتی گیس رکھنے والا دنیا کا دواں بڑا ملک ہے۔

منموہن سنگھ کا حالیہ دورہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ موجودہ حالات و واقعات میں نہ صرف بھارت بلکہ مغربی ممالک کی بھی میانمار کے ساتھ صنعت و تجارت کے شعبے میں تعاون و شراکت میں دلچسپی غیر معمولی حد تک بڑھ گئی ہے۔ برما ہندوستان کا وہ ہمسایہ ملک ہے جس کے ساتھ اسکی 1600 کلومیٹر طویل سرحد ملتی ہے ایسے ہی ہے جیسے پاکستان کی لمبی سرحد افغانستان کے ساتھ ملتی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اپنے دورے میں تجارت اور سرمایہ کاری سے





متعلق تقریباً 12 معاہدے کئے ہیں جن میں ہوائی سفر سے متعلق معاہدہ بھی شامل ہے اور 50 کروڑ ڈالر قرضے کی سہولت کی فراہمی کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ دونوں ممالک کے مابین دو طرفہ تجارت کا حجم تقریباً ڈیڑھ ارب ڈالر مالیت سالانہ ہے۔ بھارت میاںمار کی درآمدات کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے۔ سال 2000ء میں 220 ملین امریکی ڈالر کی اشیاء خریدی گئیں اور بھارت اب تھائی لینڈ، چین اور سنگاپور کے بعد تجارتی

شراکت میں چوتھے نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ بھارت میاںمار کے ساتھ زمینی راستے کو وسعت دینے کیساتھ گیس

پائپ لائن کے تعمیراتی کام کا بھی آغاز کر دیا ہے۔ 1994ء میں سرحدی تجارت کو تین بارڈر پوائنٹس مانی پور میڈ ورام اور ناگالینڈ کے ذریعے بڑھایا گیا۔ 2001ء میں دونوں ملکوں نے 160 کلومیٹر ہائی وے انٹرمیڈیٹ فرینڈ شپ روڈ کی تعمیر کا آغاز کیا۔

حالیہ چند سالوں میں بھارت میاںمار کو ریلوے سڑکوں اور آبی گزرگاہوں کی تعمیر کے لئے 800 ملین ڈالر فنڈ بھی فراہم کر چکا ہے۔ میاںمار بھارتی ہتھیاروں کی سب سے بڑی مارکیٹ بھی ہے۔ ہندوستان گزشتہ کئی دہائیوں سے ماؤمائیوں کی آڑ میں میاںمار کو ان کیخلاف اسلحہ فروخت کر رہا ہے۔ میاںمار کے بارے میں پروپیگنڈا یہی ہے کہ اس کی سرحد یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ آف آسام کے لئے واحد پناہ گاہ ہے۔ حقیقت میں برما میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف عسکری امداد

کی بنیاد پر بدھ مت و بھٹ گرد قتل کر رہے ہیں اور قومی سطح پر برما کے فوجی مسلمانوں کو مار رہے ہیں یعنی مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جب وہ بنگلہ دیش کی طرف دیکھتے ہیں تو بنگلہ دیش روایتی بے حسی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ ان تمام واقعات کو جب جوڑا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ برما میں ہر کام منصوبہ بندی سے کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے اکثریتی علاقے خالی کر دیا گیا ہے۔ بھارت کو کرائے پر دینا بھی منصوبہ کا حصہ ہے۔

## 8 لاکھ کی اس مسلم آبادی کے پاس کسی ملک کی شہریت نہیں ہے۔ برمی حکومت ان کو بنگالی اور بنگال ان کو برمی کہتے ہیں۔

برما اور پاکستان کی جیو پالیٹیکل اہمیت ایک جیسی ہے دونوں کے ساتھ بھارت مراسم بنارہا ہے۔ جس میں یورپ اور امریکہ بھارت کی مدد کر رہے ہیں۔ پاکستان سے راستہ لئے بغیر بھارت وسطی ایشیا تک نہیں پہنچ سکتا اسی طرح برما سے راستہ لئے بغیر مشرق بعید تک رسائی ممکن نہیں ہے۔

روہنگیا مسلمانوں پر برما میں ہمیشہ ظلم کیا گیا اور جن علاقوں یا خطوں میں مسلمان بستے ہیں ان کو توڑ کر انرجی بلاک بنانا مقصود ہے۔ جیتے جی تو یہ مسلمان اپنے گھر خالی نہیں کریں گے اس لئے ان کی نسل کشی کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جائے اور ان کے گھر جلائے جائیں۔ یہ قتل ہو جائیگا یا پھر خود بخود اس علاقے کو چھوڑ دیں گے۔ متعصب بدھ مت اور ہندو تنظیمیں امداد کے نام پر متاثرین کے کیپوں میں جان بخشی خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب نوشی سے مشروط ہے اور مجبور کر رہی

”إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهُ“..... ”ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اجازت دیدی گئی ہے، اس لیے کہ یقیناً ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے۔“ وہ جنہیں ان کے گھروں سے کسی حق کے بغیر نکالا گیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔“

(سورہ حج: 40-39)

دنیا نے سارے رستے بند کر دیئے لیکن اللہ راستے کھولتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امن کی حالت میں موجود مسلمانوں کو مخاطب ہو کر مسئلہ کا حل نکالتے ہیں۔

”وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا“..... اور جنہیں کیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنائے۔“

(سورہ النساء آیت: 75)

اس وقت برما کے مسلمانوں کے حالات ہیں کچھ اسی سے ملتے جلتے مکہ میں مسلمانوں کے ساتھ پیش آئے۔ مسلمان ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ اس کے بعد اللہ کا حکم آ گیا۔

## ان مظلوم مسلمانوں کو چاہیے کہ اقوام عالم پر نظریں جمائے اور بے بسی کی موت مرنے کی بجائے مجاہدہ کر دیا جائے

### ان کافروں کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں امداد آپ کا اللہ کی نصرت کا حقدار ٹھہرائیں۔

”الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهُ“..... ”وہ جنہیں ان کے گھروں سے کسی حق کے بغیر نکالا گیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔“ مسلمان تھوڑی تعداد کم وسائل اور اللہ کے توکل پر میدانوں میں آئے تو اللہ نے مدد فرما کر نقشہ تبدیل کر دیا۔ کافروں کی جڑوں کو کاٹ دیا آج وہی اللہ ہے اور اس کی مدد کے وعدے ہیں۔ ان مظلوم مسلمانوں کو چاہیے کہ اقوام عالم پر نظریں جمائے اور بے بسی کی موت مرنے کی بجائے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے ان کافروں کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور اپنے آپ کو اللہ کی نصرت کا حقدار ٹھہرائیں۔

ہیں۔ تبدیلی مذہب کیلئے فارم بھروائے جا رہے ہیں۔ سیکٹروں نو جوان مسلمان لڑکیوں نے اپنی عزت بچانے کی خاطر خود کو دریاؤں کے سپرد کر دیا۔

حالات کی منظر کشی اور حقیقت آپ نے پڑھ لی۔ اقوام عالم اور اقوام متحدہ کی بے حسی اور برما کے مسلمانوں کی بے بسی بھی عیاں ہوگئی۔ اقوام عالم نے ساری راستے بند کر دیئے یہ راستے کیوں بند کئے؟ قتل عام کیوں ہوا؟ گھروں سے بے گھر کیوں کئے گئے؟ اللہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

”أَذِّنْ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَانْتِهَامٍ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ“ ۝ ”الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ“

بھی مہیا کر رہا ہے۔ 2007ء کے نسلی فسادات میں بھی بھارت ملوث تھا۔

بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ برما گئے اور برما کو اپنے استعمال کے لئے ”انرجی سیکٹر“ میں تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ انڈیا جس جگہ اپنے لئے ”انرجی سیکٹر“ بنانا چاہتا ہے جس علاقے میں پائپ لائنز، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تعمیرات، فیکٹریاں اور گیس نکالنے کیلئے بڑے بڑے پلانٹ لگانا چاہتا ہے۔ وہ علاقے مسلم اکثریتی علاقے ہیں اور اس حوالے سے صوبہ اراکان بہت اہم ہے۔ منموہن سنگھ کے دورے کے ایک ہفتے بعد مسلمانوں کی نسل کشی شروع ہوئی۔ مسلمانوں کو مذہبی تعصب

# خیبر پختونخواہ

## تعلیمی زیوں حالی

ہے کہ اساتذہ کو خود اس سامان کے استعمال کا طریقہ نہیں آتا جس سے طلبہ کا نقصان ہوتا ہے۔

### ۳۔ عمارت کا مسئلہ

تعلیمی اداروں کی عمارتیں پشاور سے جتنا دور ہوتے جائیں اتنا ناگفتہ و بہ حالت کی ہیں۔ اکثر سکولوں کی عمارتیں چھوٹی ہیں۔ کمرے کم اور کلاسیں زیادہ ہیں جس کی وجہ سے ایک ایک کمرے میں دو دو کلاسیں چلتی ہیں۔ عمارتیں نہ ہونے کی وجہ سے کلاسیں مسجدوں میں چلتی ہیں اور صورتحال یہ ہے کہ گاؤں کے بچے مسجد میں آ جاتے ہیں صبح آئے اور دوپہر کو واپس چلے گئے ایک دو استاد ہوتے ہیں جو کبھی آگئے تو کبھی چھٹی کی ایک بہت بڑا مسئلہ جو چند سال قبل بہت زیادہ تھا کہ ایک سکول حکومتی کا غذات میں ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اسی طرح کا واقعہ ہمیں چند دن پہلے ایک استاد محترم نے سنایا کہ ایک ایک دوست جس کا دیر کے ایک سکول سے دوسرے سکول میں ٹرانسفر ہوا تو جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ سکول والی جگہ پر گزشتہ سات سال سے ایک بڑھئی کی دکان تھی جو کڑی کا کام کر رہا تھا اور اسی طرح کے واقعات ایک سے زائد ہیں اگرچہ ان واقعات میں کافی حد تک کمی ضرور ہوئی ہے لیکن پھر بھی اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ابھی باقی ہے۔

عمارت کا نہ ہونا بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ اس وقت اور بھی زیادہ ہو گیا جب 2005 میں زلزلہ آیا تو جہاں اور نقصان ہوا وہاں تعلیمی اداروں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔ اس شدید ترین زلزلے میں ایبٹ آباد اور اسکے گرد و نواح کے زلزلہ زدہ علاقوں میں تقریباً سات ہزار سے زائد سکول تباہ ہو گئے اور آج تقریباً سات سال گزرنے کے بعد بھی اکثر سکول مرمت نہیں ہو سکے۔ یہ ان علاقوں کے ٹیلنٹ کے ضائع ہونے کا سبب بن رہا ہے۔

بتائی جاتی ہے اور اگر فنانس کے علاقے کی شرح خواندگی دیکھی جائے تو نہایت خطرناک حد تک کم 17.4 فیصد ہے اور ان لوگوں کے تعلیم سے دور رہنے کی بہت بڑی وجہ انہیں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع نہ ملنا ہے۔ خیبر پختونخواہ کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔



### ۱۔ اساتذہ کی کمی

تعلیمی اداروں کی صورتحال اتنی خراب ہے کہ سکولوں میں کلاسیں زیادہ ہوتی ہیں اور پڑھانے والے اساتذہ کم ہوتے ہیں۔ کئی پرائمری سکولوں میں پانچ کلاسیں اور 3 یا 2 استاد ہوتے ہیں۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر ایک استاد دو کلاسوں کو وقت دے گا تو ان اداروں میں تعلیمی صورتحال کیسی ہوگی۔ اپر دیر میں ایک استاد صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی وہ بتانے لگے کہ ان کے علاقے میں تین ہائی سکول ایسے ہیں جن میں ایک سال سے ہیڈ

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قوموں کے عروج و زوال میں تعلیم کا بنیادی کردار ہوتا ہے۔ علم ہی انسان کو آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچاتا ہے۔ دنیا میں عزت بھی اسی علم سے ہی ملتی ہے۔ جو قومیں حالات کو بھانپ کر آئندہ پیش آنے والے چیلنجز کو محسوس کر لیتی ہیں اور پھر ان حالات کیلئے تیاری کرتی ہیں کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ تعلیم کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ تعلیمی اداروں نے دنیا میں اپنے اثرات ظاہر کئے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ قیام پاکستان میں محمد علی جناح نے جو تحریک کھڑی کی اس میں تعلیمی اداروں کو بالخصوص توجہ کا مرکز بنایا اور اسی طرح وہ کام جو ہندو میدانوں میں نہ کر سکا۔ اس نے مشرقی پاکستان کے تعلیمی اداروں میں ہندو اساتذہ بھرتی کر کے پاکستان کو دو ٹکڑے کر کے کامیابی حاصل کر لی۔ الغرض یہ تعلیمی ادارے معاشرہ کی تبدیلی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان نے افسوس صد افسوس اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ پاکستان دنیا کا بہترین اور باصلاحیت افراد رکھنے والا ملک ہونے کے باوجود تعلیم کی طرف توجہ نہ دے سکا۔ پاکستان میں نہ تو باصلاحیت لوگوں کی کمی ہے اور نہ

وسائل کی کمی ہے۔ صرف ان افراد

کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہے۔

اپنے تعلیمی نظام پر توجہ دینے کی

ضرورت ہے لیکن اس وقت

صورتحال یہ ہے کہ ملک کے کل

بجٹ کا معمولی سا حصہ تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے اور جو تعلیم کے لئے

بجٹ آتا ہے وہ بھی کسی نہ کسی طرح راستے میں ہی انکار ہوتا ہے۔

اس بات کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان

کے صوبہ خیبر پختونخواہ کا کل بجٹ جو اس سال پیش ہوا وہ 303

بلین روپے ہے اور تعلیم کے لئے صرف 5 بلین مختص کئے گئے ہیں

اگر اس صوبہ میں تعلیم کی صورتحال کو دیکھا جائے تو مسائل کا انبار نظر

آتا ہے اور اس صوبہ کی شرح خواندگی بہت کم جو کہ 35.4 فیصد

امریکی غلامی میں غلط قسم کی پالیسیاں بنانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا ملک خانہ جنگی کا شکار ہو گیا

اور اسی خانہ جنگی کا نتیجہ یہ نکلا کہ خیبر پختونخواہ میں پندرہ سو کے قریب سکول تباہ کئے گئے

ماسٹر نہیں ہے اور جس سکول میں ذمہ دار نہیں ہوگا اس میں طلبہ پر کتنی محنت ہوتی ہوگی۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔

### ۲۔ سامان کی کمی

صوبہ ہائی سکولوں میں سائنسی تجربہ گاہوں میں سامان کی بہت شدید کمی ہے حتیٰ کہ بیسیوں سکول ایسے ہیں جہاں سائنسی تجربہ گاہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے اور کئی سکول جن میں حکومت کی طرف سے وہ متعلقہ سامان پہنچایا گیا ہے وہاں ایک مسئلہ یہ بھی



اسی طرح KPK کی تعلیمی ترقی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اس علاقے کے غیر معمولی حالات ہیں۔ جب سے امریکی جنگ ہم نے لڑنی شروع کی تو اس وقت سے جہاں اور بہت نقصان ہوئے وہاں تعلیم کی تباہی بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ امریکی غلامی میں غلط قسم کی پالیسیاں بنانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا ملک خانہ جنگی کا شکار ہو گیا اور اسی خانہ جنگی کا نتیجہ یہ نکلا کہ خیر پختونخواہ میں پندرہ سو کے قریب سکول تباہ کئے گئے اور یہ کافروں کی بہت بڑی سازش ہے۔ وگرنہ اس لڑائی میں سکولوں کو تباہ کرنے کا مقصد ہی کیا ہے۔ صرف یہ کہ ان لوگوں کو تعلیم سے دور کیا جائے اور یہی ہوا۔ لاکھوں لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوئے اور اپنے تعلیمی سالوں کو ضائع کرنا پڑا۔ تعلیمی اداروں کے ساتھ دشمنی کا اندازہ صرف ایک علاقے سوات سے ہو سکتا ہے جہاں 231 سکول مکمل تباہ اور 431 کو نقصان پہنچایا گیا اور پھر حکومتی بے حسی یہاں تک ہے کہ ابھی تک ان سکولوں کی مرمت نہیں ہو سکی اور شاید جب تک ہم اس جنگ کو بند نہیں کریں گے اس طرف توجہ بھی نہ دی جاسکے گی۔

اس صوبہ کی تعلیمی پستی میں کئی محرکات ہیں اور ایک بہت اہم وجہ ناقص امتحانی نظام ہے۔ طلباء اکثر ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ پورا سال پڑھانے والا کوئی ہوتا نہیں۔ استاد اپنے ذاتی کام کرتے ہیں اور ہفتہ بعد سکول کا چکر لگایا اور پورے ہفتے کی حاضری لگادی۔ اس کام کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طلباء نصاب تک نہیں پڑھ سکتے اور کمرہ امتحان میں اپنے ساتھ صفحات لے جاتے ہیں اور نقل کر کے امتحان دیتے ہیں۔ اس مرحلے میں نگرانوں کو راضی کیا جاتا ہے اور کوئی سخت طبیعت آجائے تو تلاشی لی جاتی ہے اور وہ نقل کے لئے لائے گئے صفحات ضبط کر لئے جاتے ہیں۔

اس سارے نظام کی خرابی کے پیچھے سب سے بڑی وجہ حکومتی سرپرستی کا فقدان ہے۔ تعلیمی اداروں میں کیا ہو رہا ہے حکام بالا اس سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ سکولوں میں کئی مہینے تک کوئی وزٹ نہیں کیا جاتا۔ جس سے اساتذہ ست ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ وہ جتنی چاہیں غیر حاضری کرتے رہیں! اکثر سکولوں میں سائنس لیبارٹریز کا مسئلہ اور عمارت کے مسئلے کی بنیادی وجہ بھی اسی سرپرستی کا فقدان ہے۔

کسی بھی کام کی نگرانی میں سستی کی جائے تو اس کام کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اگر نتیجہ اچھا حاصل کرنا ہو تو اس کام میں محنت کی جاتی ہے اور اس کی نگرانی کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر حکومت KPK تعلیمی نظام پر توجہ دے اور اور تعلیمی اداروں کی حالت کو بہتر بنائے تو حالات اب بھی بہتر ہو سکتے ہیں۔ اس صورتحال کے باوجود خیر پختونخواہ میں 12 سے زائد میڈیکل کالجز ہیں اور سینکڑوں ڈاکٹرز ہر سال ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ سرکاری

سکولوں کی خراب صورتحال کی وجہ سے غیر سرکاری سکول متحرک ہو گئے ہیں اور بہت زیادہ فیسیں وصول کرتے ہیں۔ اس طرح جو لوگ اپنے بچوں کو وہ فیسیں دیکر پڑھوا سکتے ہیں وہ پڑھواتے ہیں باقی انہی سرکاری سکولوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔

دنیا اس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہت آگے جا چکی ہے اور یہ دور بھی ٹیکنالوجی کا ہے۔ اگر ہم دنیا میں کوئی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ٹیکنالوجی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اپنے تعلیمی نظام کو درست بنانے کی ضرورت ہے۔ المیہ کی بات ہے کہ ملکی ترقی میں ریزہ کی حیثیت رکھنے والے شعبے (تعلیم) پر پاکستان کی قومی آمدنی کا 2.3 فیصد خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر آج بھی ہم نے اس کا احساس نہ کیا تو یہ دنیا کا قانون ہے کہ دوڑ میں جو ست چلتا ہے پیچھے سے آنے والے اسے کچل کر آگے گزر جاتے ہیں۔

## بقیہ

بھارت کا پاکستان کو سرمایہ کاری کی اجازت دینے کے پیچھے یہ عمل بھی کارفرما ہے کہ پاکستان بھارت کو جلد از جلد MFN سٹیٹس دے دے۔ اس سے بھارت کی ایکسپورٹ لسٹ 2000 سے بڑھ کر 6800 اشیاء تک پہنچ جائے گی۔ ہمارے مظنہ حکومتی وزراء کی دانشمندی کا پول کبھی نہ کھلتا جو بھارت کے ساتھ 500 میگا واٹ (15 روپے فی یونٹ) بجلی خریدنے کے معاہدے کو حتمی شکل دے چکے تھے۔ اگر ہم تک یہ خبر نہ پہنچتی کہ بھارت کی نصف آبادی گزشتہ تین دنوں سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایک خبر رساں ادارے نے بھارت کی تاریخ کے اس سب سے بڑے بریک ڈاؤن کو اقتصادی بحالی کے لئے سرگردان حکومت کے لئے شرمندگی کا باعث قرار دیا ہے۔

بجلی کے بحران کی سنگینی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ چین کی سرحد کے قریب ریاست آسام سے لیکر ہمالیہ اور راجستھان تک کے علاقوں کو اس بحران نے لپیٹ میں لے لیا ہے اور مجموعی طور پر بھارت کی کل آبادی کا نصف یعنی 67 کروڑ کے قریب عوام 72 گھنٹے سے اندھیرے میں ہیں۔ بھارت کا ٹرانسپورٹ یعنی ریلوے کا سارا نظام بھی چونکہ بجلی کی مرہون منت ہے اسلئے دہلی میٹرو لسٹ 500 ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ اچانک ٹرینوں کے بند ہونے سے ہزاروں مسافر شدید گرمی اور جس میں پھنس گئے جنہیں بڑی تک و دو سے نکالا جاسکا۔ بھارت کے وزیر توانائی شیل کمار شندے کا کہنا ہے متاثرہ ریاستوں کے گروڈ کے بند ہونے کا سبب بعض ریاستوں کا قومی گروڈ سے اپنے حصے سے زیادہ بجلی لینا ہے اور وہ ایسی ریاستوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت کر چکے ہیں۔ جبکہ حزب اختلاف نے الزام لگایا ہے کہ کانگریسی حکومت کا برسوں سے Shining India کا نعرہ جھٹ دھوکہ ہے اور بھارت میں

توانائی کی شدید قلت ہے اور ملک کے بیشتر حصوں میں 6 سے 8 گھنٹے تک بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ وہ ملک ہمیں کیا بجلی دیگا جسکو خود توانائی کی شدید بحران کا سامنا ہے۔ یہی حال بھارت کو پسندیدہ قرار دینے اور اس کے ساتھ ہونیوالے دوسرے معاہدوں کا ہوگا۔ ابھی حال ہی میں ہمارے شیر پٹرولیم ڈاکٹر عاصم حسین نے بھارت کے ساتھ گیس کی تجارت کا بے وقوفانہ معاہدہ کیا جس کے مطابق بھارت نے لاہور کے قریب سے پانچ سال کے لئے 200 ایم سی ایف ڈی (20 کعب فٹ یومیہ) ایل این جی فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے ہمارے پاس برادر اسلامی ممالک ایران، ترکی، قطر اور برادر پڑوسی ملک چین کی ٹھوس اور نسبتاً سستی پیشکشیں موجود ہیں تو انہیں چھوڑ کر آخر بھارت کے ساتھ ہی توانائی کی درآمد کے معاہدے کرنے کا کیوں سوچا جا رہا ہے۔ برادر اسلامی ملک قطر کے ساتھ تو ہمارا پہلے ہی ایل این جی کی درآمد کا معاہدہ موجود ہے جس کے تحت کراچی پورٹ پر قطر کی ایل این جی پیپ بھی رہی ہے جہاں پر اسے پورے پانی کر کے گیس پائپ لائن میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اگر ہمیں گیس کی زیادہ کھپت کی بنیاد پر مزید گیس درآمد کرنے کی ضرورت ہے تو اس کے لئے قطر سے بھی بات کی جاسکتی ہے اور ایران کے ساتھ گیس پائپ لائن کے منصوبے کو بھی جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ جس سے ہمیں وافر ہی نہیں سستے داموں بھی گیس دستیاب ہوگی جبکہ وزارت پٹرولیم کا بنیادی کام تو توانائی کے اپنے وسائل تلاش کر کے بروئے کار لانے کا ہے۔ ہماری دھرتی پر یہ وسائل موجود بھی ہیں مگر انہیں بروئے کار لانے کا آج تک کوئی عملی منصوبہ نہیں طے کیا جاسکا جبکہ تھرکول پر بھی ہوم ورک کے بغیر خالی خولی کریڈٹ لینے کی کوشش جاری ہے۔

بھارت کے ساتھ گیس اور تیل کے معاہدے کر کے ہم مستقل طور پر اس کے دست نگر بھی ہو جائیں گے اور ہنگامی کا نیا طوفان بھی عوام پر مسلط کرینگے جس کا عندیہ اپنی نئی پٹرولیم پالیسی سے ڈاکٹر عاصم حسین پہلے ہی دے چکے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہماری تاجر اور کاروباری برادری اور ماہرین اقتصادیات نے ڈاکٹر عاصم حسین کی اعلان کردہ پٹرولیم پالیسی کو یکسر مسترد کر دیا ہے جن کا کہنا ہے کہ بھارت کے ساتھ تجارتی روابط ہماری معیشت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔

بھارت کا ہمارے ساتھ تجارتی روابط بڑھانے کے پیچھے یہ مقصد ہے کہ پاکستان کو اپنی تمام مصنوعات کی منڈی بنا کر اسکی معیشت کا دیوالیہ نکال دیا جائے اور پھر کمزور پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط کر لی جائے۔ پاکستان سے تجارتی روابط بڑھانے کا بھارتی مقصد پاکستان کے ساتھ شیر پانی، سیاحین اور دیگر بنیادی تنازعات سے دنیا کی توجہ ہٹانے کا بھی ہے جبکہ ہمارے حکمران بھارت کے ساتھ دوستی کے شوق میں ملک کی سالمیت کے درپے اس مکار دشمن کے خود ہی ٹریپ میں آ رہے ہیں اور اسے پسندیدہ ترین ملک قرار دیکر نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کے مقاصد کی بھی نفی کر رہے ہیں۔



# کیریئر کونسلنگ

## کرمنالوجی اور انٹرنیشنل ریلیشنز کے شعبوں کا اجمالی تعارف

آپس میں تعلقات کی سٹڈی بھی شامل ہے۔ I.R کے تحت سٹڈی کرنیوالے طالب علموں کو سفارتی اداروں میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

۳۔ سندھ یونیورسٹی، جامشورو سندھ (SU) کورسز

ہمارے ہاں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ صرف سائنس پڑھنے والے طلباء ہی کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور اپنا کیریئر بنا سکتے ہیں جبکہ آرٹس میں داخلہ لینے والے طلباء کو عموماً نا کام تصور کیا جاتا ہے۔ یہ تصور پایا جاتا ہے کہ آرٹس میں صرف وہ طلباء داخلہ لیتے ہیں جو سائنس کے مضامین نہیں پڑھ سکتے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آرٹس میں ایسی ایسی فیلڈز موجود ہیں جو شاندار کیریئر کا باعث بن سکتی ہیں۔ ذیل میں دو ایسی ہی فیلڈز کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کرمنالوجی

مندرجہ بالا یونیورسٹیوں میں کرمنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے تحت مندرجہ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں۔

☆..... ماسٹرز

☆..... ایم فل

☆..... پی ایچ ڈی

عبداللہ

ماسٹرز دو سالہ پروگرام ہے اس میں چار سیمسٹر ہوتے ہیں جبکہ ایم فل ڈیڑھ سالہ پروگرام ہے۔

پاکستان میں جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح کے باعث تربیت یافتہ اور باقاعدہ طور پر جرائم کے متعلق

تمام معلومات رکھنے والے افراد کی ضرورت ہے۔ ان افراد کی تیاری کے لئے پاکستان کے چند اداروں میں باقاعدہ کرمنالوجی کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ اس مضمون کے تحت افراد کو جرائم کی تفتیش کرنا، جرائم کی روک تھام اور جرائم کی وجوہات کے متعلق پڑھایا جاتا ہے۔ کرمنالوجی کرنے والے افراد عموماً قانون نافذ کرنے والے اداروں یا سیکورٹی ایجنسیز میں بھرتی ہوتے ہیں۔

ادارہ جات

پاکستان میں کرمنالوجی کروانے والے اداروں میں مندرجہ ذیل ادارے شامل ہیں۔

۱۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور

۲۔ کراچی یونیورسٹی کراچی

International Relations (I.R) (PU)

پلیٹیکل سائنس کے تحت اس پروگرام میں عالمی سیاست

کے اتار چڑھاؤ کو پڑھایا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ممالک کے

☆ انسٹیٹیوٹ آف برنس

☆ ایڈمنسٹریشن کراچی (IBA)

☆ FC کالج یونیورسٹی

☆ قائد اعظم یونیورسٹی۔ اسلام آباد

کورسز

☆ ڈیپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز

☆ کے تحت درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں۔

☆ بیچلرز

☆ ماسٹرز

☆ ایم فل

☆ پی ایچ ڈی

مندرجہ بالا میں بیچلرز دو سالہ بھی ہے اور چار سالہ بھی ہے۔

دو سالہ بیچلرز میں اینول سسٹم جبکہ چار سالہ میں سیمسٹر سسٹم ہے۔

ماسٹرز کا دورانیہ دو سالہ اور ایم فل کا دورانیہ ڈیڑھ سال ہے۔





# طلباء سٹارز

## شہیر آصف

ایوارڈز پاکستانی طلباء نے حاصل کئے۔ ان عالمی سائنسی مقابلوں میں بائیولوجی کا مقابلہ سنگاپور میں ہوا جبکہ کیمسٹری کا مقابلہ امریکہ میں ہوا۔ ریاضی کا عالمی مقابلہ ارجنٹائن میں اور فزکس کا عالمی مقابلہ اسٹونیا میں ہوا۔ ان تمام مقابلوں میں دنیا بھر کے ممالک سے طلباء نے شرکت کی جن میں پاکستانی طلباء کی شاندار کارکردگی نمایاں رہی۔ ان چاروں مقابلوں میں چار پاکستانی ٹیمیں شریک ہوئیں۔ HEC نے انعامات اور میڈل حاصل کرنے والی ٹیموں کے طلباء کیلئے انعامات کا اعلان کیا ہے۔

### کرپشن کی مہربانیاں

### مبینہ بدعنوانیوں کے سبب پبلک سکول اینڈ کالج سکرو بند

گلگت بلتستان میں موجودہ حکومت کی جانب سے کرپشن کو ختم کرنے کے وعدے زور و شور سے جاری ہیں جبکہ ان وعظوں کی حقیقت سکرو بند میں واقع پبلک سکول اینڈ کالج سکرو بند کی صورت میں کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ کرپشن کے باعث اساتذہ کی آسامیاں اڑھائی سے تین لاکھ روپے میں فروخت ہوتی رہیں جس کے نتیجے میں کرپٹ اور نااہل اساتذہ حکمہ تعلیم میں بھرتی ہو گئے۔ ان بھرتیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ کیڈٹ کالج سکرو بند جو اپنی شاندار کارکردگی کی روایات کو قائم رکھے ہوئے تھا اس کے طلباء بھی اب اے پلس اور اے گریڈ سے نیچے جا کر ناکامی کا منہ دیکھنے لگے ہیں۔ فیڈرل بورڈ کے حالیہ رزلٹ کے مطابق کیڈٹ کالج سکرو بند کے متعدد طلباء امتحان میں ناکام ہو گئے ہیں۔

کرپشن کی ان وجوہات کے باعث پبلک سکول اینڈ کالج سکرو بند جو ہمیشہ سے اچھی کارکردگی کا حامل رہا ہے اب یہ ادارہ بھی چار سال سے متعین پرنسپل کی ذاتی پسند ناپسند اور کمانڈر کی سرپرستی میں کی جانے والی مبینہ بدعنوانیوں کے نتیجے میں بد نظمی اور انارکی کا شکار ہو کر غیر معینہ مدت کیلئے بند ہو چکا ہے۔

گلگت بلتستان کے مقتدر حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ کرپشن کا شاخسانہ ہے اور جلد سے جلد اس معاملے کو نبھانا چاہیے تاکہ طلبہ کے تعلیمی نقصان سے بچا جاسکے۔

### پنجاب حکومت کا احسن اقدام تمام صوبوں کے پوزیشن ہولڈرز کے اخراجات برداشت کر نیکا اعلان

وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر خاص زعیم قادری نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت تمام صوبوں کے پوزیشن ہولڈرز کے تعلیمی اخراجات برداشت کرے گی۔ یہ فیصلہ دوسرے صوبوں کے پوزیشن ہولڈرز کی کمزور مالی حالت کو دیکھتے ہوئے کیا گیا۔ اس فیصلے کے مطابق آزاد جموں اینڈ کشمیر کے قیام خان جو رڈی کاغذات کو اکٹھا کر کے بیچتے تھے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو تعلیمی اخراجات کی مد میں خرچ کرتے تھے اس کے اخراجات اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح سندھ میں بی اے میں ٹاپ

### HEC کی ویب سائٹ ہلاک مستحق طلباء سرکار شپس فارم حاصل نہ کر سکے

ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی جانب سے مستحق اور ذہین طلباء کو سرکار شپس فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس سرکار شپ کے لئے اپلائی کرنے کیلئے فارم HEC کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کئے جاتے ہیں۔ اس بار بھی جب HEC نے سرکار شپس کیلئے درخواستیں وصول کرنے کا اعلان کیا تو فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے سٹوڈنٹس کی بڑی تعداد نے HEC کی ویب سائٹ اوپن کی۔ جس کی بناء پر HEC کی ویب سائٹ زیادہ لوڈ کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ ویب سائٹ ہلاک ہونے کی بناء پر طالب علموں کی ایک بہت بڑی تعداد فارم حاصل نہ کر سکی اور اپلائی کرنے کی آخری تاریخ گزری۔ اپلائی نہ کر سکنے والے طلباء میں ایک بڑی تعداد ان طلباء کی بھی ہے جو حقیقی معنوں میں مستحق تھے لیکن ویب سائٹ ہلاک ہونے کی بناء پر وہ اپلائی ہی نہ کر سکے۔ طلباء نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ فارم جمع کروانے کی تاریخ میں توسیع کی جائے تاکہ مستحق طلباء اس سے استفادہ کر سکیں۔ طلباء میں سے جن کو فارم نہیں ملا ان میں سے ایک طالب علم کا کہنا تھا کہ اگر مجھے فارم مل جاتا تو میں یقینی طور پر سرکار شپ حاصل کر لیتا۔ اس طرح دیگر متعدد طالب علموں کے بیانات سامنے آئے ہیں۔ HEC نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے جبکہ طلباء کا اصرار ہے کہ اسکی اپلائی کر سکی تاریخ میں توسیع کی جائے تاکہ مستحق طلباء بھی سرکار شپس حاصل کر سکیں۔

### پاکستانی طلباء کے شاندار کارناموں کا سلسلہ جاری میکسیکو میں عالمی تقریری مقابلہ اور عالمی سائنس مقابلوں میں تمغہ جیت لئے

پاکستانی طلباء ذہانت اور ٹیلنٹ میں کسی بھی دوسرے ممالک کے طلباء سے کم نہیں ہیں۔ اس بات کا ثبوت گزشتہ کچھ ماہ سے پاکستانی طلباء کی کارکردگی ہے۔ گزشتہ ماہ میں عالمی منظر نامے پر پاکستانی طلباء بھر کر سامنے آئے ہیں۔ انہی کامیابیوں میں پاکستانی طلباء کی میکسیکو کے عالمی تقریری مقابلے میں جیت بھی شامل ہے۔ میکسیکو میں ہونے والے اس عالمی مقابلے میں دنیا بھر کے 45 ممالک کے طلباء نے حصہ لیا۔ پاکستان سے شریک ہونے والے تین طلباء جن کی عمریں 15 سال تھیں نے اس مقابلے میں حصہ لیا اور اس تقریری مقابلے کو جیت کر دنیا میں یہ ثابت کر دیا کہ پاکستانی طلباء ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہیں۔

میکسیکو کے تقریری مقابلے کے علاوہ پاکستانی طلباء نے رواں سال منعقد ہونے والے عالمی سائنسی مقابلوں میں ایک چاندی کا تمغہ اور چار کانسی کے تمغے جیتے۔ ان تمغوں کے علاوہ بھی متعدد



## تعلیم ..... ہمارا المیہ

کرنے والے سٹوڈنٹ کا تعلق بھی انتہائی غریب گھرانے سے ہے۔ ان ذہین طلباء کے حالات کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان طالبعلموں کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کا اعلان کیا ہے۔

### شرح خواندگی کا تناسب

پاکستان میں پرائمری سکول میں داخلے کی شرح گزشتہ سال 59% تھی۔ پاکستان کی کل آبادی کے صرف 58% افراد کبھی نہ کبھی سکول داخل ہوئے ہیں۔ جبکہ 42% نے کبھی سکول میں داخلہ نہیں لیا۔ جو طلبہ پرائمری میں داخلہ لیتے ہیں ان میں سے نصف ہی تقریباً (50%) پرائمری کا امتحان پاس کر پاتے ہیں۔ 10% طلبہ مل تک تعلیم حاصل کر پاتے ہیں۔ میٹرک تک یہ شرح 6.7% افراد رہ جاتی ہے۔ جبکہ یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی شرح ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ پاکستان میں شرح خواندگی تقریباً 51% ہے۔ جو کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے انتہائی کم ہے۔ مثلاً سری لنکا 90.7% ایران 82.4% انڈونیشیا 90.4% ویتنام 90.3% اور بھارت 61.1%۔

### تعلیم کے لئے مختص وسائل

ہمارے ہاں شروع سے ہی تعلیم پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ 1951 میں ہمارے ہاں ناخواندہ افراد کی تعداد تقریباً 20 ملین تھی۔ جو کمزور تعلیمی پالیسیوں اور شرح آبادی میں اضافے کے باعث 1998 تک ان افراد کی تعداد 50 ملین تک پہنچ گئی۔ پاکستان کا تعلیمی بجٹ ہمیشہ سے محدود رہا ہے۔ ہر حکومت کی طرف سے تعلیم کو سب سے اہم ترجیح قرار دیا جاتا ہے۔ مگر عملی طور پر ٹھوس اقدامات کہیں نظر نہیں آتے تعلیمی بجٹ کے لئے مختص رقم ہمارے جی ڈی پی کا بمشکل 2 فیصد رہی ہے۔ قومی آمدنی میں تعلیمی اخراجات کے تناسب کے حوالے سے پاکستان اپنے ہمسایہ ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ اس وقت ایران اپنی کل آمدنی کا 4.9 فی صد ملائیشیا 6.2% تھائی لینڈ 4.2% جنوبی کوریا 4.6% اور انڈیا 3.8% خرچ کر رہا ہے۔

ایک اعداد و شمار کے مطابق ہمارے 10.9% تعلیمی اداروں میں پینے کا پانی میسر نہیں اور 36.9% اور بیت الخلاء جیسی بنیادی ضرورت کے محتاج ہیں۔ بجلی کی سہولت جو وطن عزیز میں بہت مشکل سے میسر آتی ہے۔ ہمارے 59.6% تعلیمی ادارے بجلی کی سہولت کے بغیر کام کر رہے ہیں۔

### تشویش ناک تعلیمی اعداد و شمار

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں بچوں کو تعلیم دینے سے متعلق پراجیکٹ ایجوکیشن فار آل کے اہداف کے حصول میں سست روی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یونیسف کے پاکستان میں نمائندے ڈین روہرن نے اپنے بیان میں کہا کہ دنیا بھر میں اس وقت 6 کروڑ 70 لاکھ بچے اسکول نہیں جا رہے جن میں 57 فی صد لڑکیاں ہیں۔ روہرن کے

مطابق پاکستان کی صورتحال بھی تعلیمی لحاظ سے تشویش ناک

ہے۔ جہاں پر 70 لاکھ بچے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ جن میں 60 فی صد تعداد بچیوں کی ہے۔ اگر اس حوالے سے مزید اقدامات نہ کیے گئے۔ تو 2015 تک سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد مزید بڑھ جائے گی۔ تعلیمی سہولیات سے محروم بچوں تک ان سہولیات کی رسائی کو یقینی بنانا اس وقت سب سے بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان کی مجموعی آبادی کا تقریباً نصف 18 برس سے کم عمر نوجوانوں پر مشتمل ہے جو کہ تعلیم یافتہ ہو کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

2003 میں ملکی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 276000 تھی جو کہ 2011 میں بڑھ کر 803000 ہو گئی۔ اسی طرح 2000 میں ڈگری دینے والے اداروں کی تعداد 59 تھی جو 2011 میں بڑھ کر 137 ہو گئی۔ بلاشبہ یہ اچھی تبدیلی ہے۔

پلڈاٹ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق اگر ہمارے ہاں شعبہ تعلیم کی یہی رفتار رہی تو ہمارا پرائمری تعلیم کا ہدف اگلے 30 سالوں تک پورا ہوگا۔ 2011 میں پی بی سی نے بہت سے سروے اور جائزوں کی روشنی میں رپورٹ کیا کہ صوبہ پنجاب اگر اپنی حالیہ رفتار سے تعلیم کا فروغ جاری رکھے تو 2041 تک بچوں کو پرائمری تعلیم دینے کا ہدف پورا کر سکے گا۔ جبکہ بلوچستان یہ ہدف 2100 تک بمشکل پورا کر سکے گا۔ بہت سے جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ انڈیا اور سری لنکا کے برعکس پاکستان اقوام متحدہ کا ملیم ڈیولپمنٹ گولز 2015 (MDG) کا ہدف پورا کرتا نظر نہیں آتا۔ واضح رہے یہ پروگرام تیسری دنیا کے ممالک کے بنیادی تعلیم کی فراہمی سے متعلق ہے۔

اگر ہم اپنے ملک میں تعلیم کے شعبے کی زبوں حالی پر نظر ڈالیں تو ان کی وجوہات مندرجہ ذیل نظر آتی ہیں۔

☆ قومی آمدنی کا خطرہ حصہ تعلیم کے لیے مختص کرنا

☆ نئی آنے والی حکومتوں کا پچھلی حکومتوں کی تعلیمی پالیسیوں پر اعتماد نہ کرنا اور تعلیمی منصوبے

بند کر دینا۔

☆ ملک میں یکساں نظام تعلیم کا نہ ہونا

☆ نصاب تعلیم کا قومی زبان اردو میں نہ ہونا

☆ تعلیمی بجٹ کا کرپشن کی نذر ہونا اساتذہ کا جدید علم سے ہم آہنگ نہ ہونا اساتذہ کی ٹریننگ ورکشاپ کا مناسب بندوبست نہ ہونا۔ اگر منتخب حکومت پچھلی حکومت کی اچھی تعلیمی پالیسیاں جاری رکھے اور مل جل کر بیچھ کر تعلیم منصوبے بنائے جائیں۔ قومی بجٹ کا زیادہ تر حصہ دفاعی کاموں میں خرچ کرنے کی بجائے تعلیمی منصوبوں پر خرچ کیا جائے تو ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے اس حوالے سے چیک اینڈ بیلنس کے نظام کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔



# اخبار عالم

دنیا بھر سے "اخبار طلباء" کی نظر میں

ساجد الرحمن

## لندن اولمپکس 2012ء

### الحمد للہ 60 افراد نے اسلام قبول کر لیا

اسلام دشمن قوتوں کے خلاف مسلسل اوجھے ہتھکنڈوں کے باوجود اسلام تیزی سے پھیلنے والا بڑا مذہب ہے۔ گزشتہ دنوں لندن میں منعقد ہونے والے کھیلوں کے مقابلے (لندن اولمپکس) جو کہ یونانیوں کے مذہبی تہوار کے طور پر منائے جاتے ہیں۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والے شائقین بھی اسلام کی حقانیت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے۔ لندن اولمپکس 2012ء میں الحمد للہ 60 افراد نے اسلام قبول کیا۔ مسلم تنظیم مسلم یوتھ آرگنائزیشن نے اسلام کی دعوت کے حوالے سے متعدد زبانوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جسے پڑھ کر ہزاروں افراد متاثر ہوئے۔ دوسری طرف روس کے عیسائی پادری نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ ڈاکٹر علی ویاچزلاف جو کہ پہلے طہ متھے اور صراطِ مستقیم کی تلاش میں پہلے عیسائیت قبول کی۔ اسکے بعد مسلسل حق کی تلاش میں رہے اور اسلام کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کر رہے تھے۔ آخر قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کے مطابق اسلام ہی سچا مذہب ہے۔

## بھوکی ننگی عوام سے لا پرواہ بھارت

### جنگی اخراجات بڑھانے پر مصر

بھارت دنیا میں اسلحہ کا سب سے بڑا خریدار ہے۔ اسلحہ کی دوڑ میں اول آنے والے بھارت نے رواں ماہ بھی جنگی اسلحہ خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق بھارت بحریہ کیلئے ایک ارب ڈالر کے 56 جدید نیلی کا پٹر خرید رہا ہے۔ ان نیلی کا پٹروں کا مقصد گرائی، ایٹمی آبدوز، الیکٹرونکس انٹیلی جنس معلومات کا حصول، سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن ہے۔ یہ تو ابتدائی معاہدہ ہے اس کے بعد بھی اس نے مرید نیلی کا پٹر خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ 900 نیلی کا پٹروں کیلئے اس نے لائٹنگ، نیل اینڈ سکورش ٹو کیوف، یورو کا پٹر، آگسٹ، لائٹ لینڈ سے اٹلہار دلچسپی کی درخواستیں وصول کی ہیں۔ کچھ چند سالوں میں بھارت ماہانہ بنیاد پر اسلحہ ساز کمپنیوں سے معاہدے کر رہا ہے۔ جس کا مقصد جنوبی ایشیاء میں کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ ان مقاصد کے لئے بھارت کو امریکہ اور اسرائیل کا مکمل تعاون حاصل ہے۔

## اپنے ہی گراتے ہیں دشمن پہ بجلیاں

افغانستان میں اتحادی افواج کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کے اپنے ہی تربیت یافتہ افغانی

## صلیبی ممالک میں مسلمانوں کیلئے زمین تنگ..... مذہبی شعار کو ادا کرنے میں شدید دشواری

فوجی افسر کو عدالت میں اپنی صفائی پیش کرنے کیلئے اجازت نہیں تھی۔ فرانس میں بھی مسلمانوں کے ساتھ متعصبانہ رویہ جاری رہا۔ رمضان المبارک میں عیسائیوں کی طرف سے مساجد کے ساتھ غیر اخلاقی رویہ اختیار کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق فرانس کی ایک مسجد کے داخلی دروازے پر خنزیروں کے سر باندھ کر مسجد کی توہین کی گئی۔ جس سے مسلم کمیونٹی میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ امریکی دہشت گرد عیسائیوں نے بھی مساجد کی بے حرمتی جاری رکھی۔ امریکی ریاست میسوری میں مسلح عیسائی گروہ نے علاقے کی جامع مسجد آگ لگا کر جلادی۔ جو یلین علاقے میں 4 جولائی کو مسلح عیسائی گروہ نے مسلم دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ حرکت کی جس سے مسجد کو کافی نقصان پہنچا۔ اس سے پہلے مارچ میں بھی اسی مسجد کو آگ لگائی جا چکی ہے جس کی وجہ سے مسلمان حلقوں میں تشویش کی لہر پائی جاتی ہے۔ چنانچہ بھی مسلم دشمنی میں پیچھے نہیں رہا ہے۔ چنانچہ کے صوبے سکیانگ میں صوبائی حکومت کی طرف سے سرکاری ملازمین اور طلباء کے روزہ رکھنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔

امریکی ریاست ولسن میں سکھوں کے گردوارے پر حملہ کر کے 17 افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سکھ برادری گردوارے میں اپنی مذہبی رسومات ادا کر رہی تھی کہ انتہا پسند عیسائی جنونیوں نے گردوارے میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے 17 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ تحقیقات کے بعد پتا چلا کہ سکھوں پر حملہ انہیں مسلمان سمجھ کر کیا گیا ہے جس سے عیسائیوں کی مسلمان دشمنی واضح ہوتی ہے۔ دوسری طرف امریکی انتظامیہ بھی مسلمانوں کے خلاف مسلسل متعصبانہ رویہ اپناتے ہوئے ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکی فوجی عدالت نے مسلمان فوجی آفیسر کو داڑھی رکھنے کی پاداش میں 1000 ڈالر جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ میجر ندال جو کہ کافی عرصہ سے امریکی فوج میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ آج کل انہیں کافی مقدمات کا سامنا ہے۔ میجر ندال پرواڈھی رکھنے کی پاداش میں فوجی عدالت میں مقدمہ درج کر دیا گیا۔ عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے مسلمان افسر پر 1000 ڈالر جرمانہ عائد کر دیا اور اسے عدالت میں کارروائی دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی بلکہ کلوز سرکٹ ٹی وی کیمرہ سے کارروائی دکھائی گئی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

## امریکی اور اتحادی افواج پر افغانستان میں عرصہ حیات تنگ

افغانستان میں امریکی و نیٹو افواج پر زبردست حملوں کی لہر دوڑ گئی۔ ان حملوں میں اتحادیوں کے اپنے تربیت یافتہ افغان فوجی اور پولیس اہلکار بھی ملوث ہیں۔ ان حالات نے امریکی و نیٹو افواج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ گزشتہ ماہ امریکی و افغان حکام کی پاکستان میں گرفتار طالبان کے سینئر کمانڈر سے ملاقات میں طالبان نے مذاکرات کی اپیل کی گئی۔ جس کی پاکستانی وزارت داخلہ نے بھی تصدیق کی ہے۔ ملا برادر سے ملاقات کے دوران امریکی و افغانی حکام اسے مسلسل ملائم مذاکرات کے لئے قائل کرنے کا کہتے رہے۔ اس کے علاوہ ایک امریکی افسر جو کہ افغانستان میں تعینات ہے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر تسلیم کیا کہ ہتھانی نیٹ ورک کو شکست دینا ان کے بس میں نہیں اور نہ ہی پاکستان اس حوالے سے کوئی کارروائی کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ اس حوالے سے اس نے بتایا کہ ہم ہتھانی گروپ سے مذاکرات کرنے پر تیار ہیں مگر وہ بات ہی نہیں سنتے۔ امریکی افسر نے واضح کہا کہ ہتھانی گروپ اتحادی فوجیوں پر حملے بند کر دے تو ہم انہیں تین صوبوں کا کنٹرول دینے پر بھی تیار ہیں۔ افغان صوبے پکتیا اور غور خوست پر ہتھانی نیٹ ورک کا بہت اثر و رسوخ پایا جاتا ہے۔ امریکی عہدیدار نے صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ پاکستان ہتھانی نیٹ ورک کے خلاف اس لئے کارروائی سے گریز کر رہا ہے کہ اسے جوابی خودکش حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن امریکی حکام یہ زور دے رہے ہیں کہ پاکستان ان کے خلاف کارروائی کرے نتائج خواہ کیسے بھی ہوں۔ واضح رہے کہ 2011ء میں طالبان کے اقتدار کے بعد امریکہ نے جلال دین ہتھانی کو اہم عہدہ دینے کی پیشکش کی تھی مگر انہوں نے یہ آفر ٹھکرا کر لڑنے کو ترجیح دی تھی۔

ان حالات کے پیش نظر اتحادی افواج نے افغانستان کے اندر اپنے 500 مرکز یا تو بند کر دیے یا افغان افواج کے کنٹرول میں دے دیا ہے۔ افغانستان میں امریکی و نیٹو افواج کا کنٹرول برائے نام رہ گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے غریب اتحادی دوڑنے والے ہیں۔

## مقبوضہ فلسطین میں کھدائی کے دوران مسجد کے آثار

فلسطین کے علاقہ طبرائی میں کھدائی کے دوران مسجد کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ یہ مسجد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں تعمیر کی گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے اس کا سنگ بنیاد صحابی رسول شریف بن حسن نے رکھا۔ اسرائیلی ماہرین نے بھی اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ علاقہ مسلمانوں کی ملکیت تھا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فلسطین ہمیشہ مسلمانوں کی ملکیت رہا ہے اور اس پر یہودیوں کا قبضہ ناجائز ہے۔

سرکاری گن کے ساتھ اتحادیوں کو ٹھکانے لگا رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں ایسے بے شمار واقعات پیش آ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں نیٹو کے فوجی اڈے پر کام کرنے والے ایک ملازم نے فائرنگ کر کے 3 نیٹو فوجی مار گرائے اور بہت سے زخمی کر دیے۔ افغان شہری جو کمپ میں ملازم تھا نے موقع پاتے ہی نیٹو اہلکاروں پر اندھا دھند فائر کھول دیا۔ اس واقع کی ابتدائی تحقیقات جاری ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس نے کمپ کے اندر گن کس طرح حاصل کی۔ آیا کہ اسے کمپ میں کسی اور کی بھی مدد حاصل تھی یا نہیں۔ اس طرح کے بیسیوں واقعات پیش آ رہے ہیں۔ افغان حکام نے اعتراف کیا ہے کہ ہمارے سپیشل گارڈز بھی اتحادیوں پر حملوں کو نہیں روک سکتے۔ ان کے واقعات کے پیش نظر افغان حکومت اور اتحادی فوج نے افغان آرمی کے اہلکاروں کی چھان بین کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس عمل میں ساڑھے تین لاکھ اہلکاروں کی چھان بین کی جائے گی۔ ان واقعات کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ نیٹو افواج نے افغانی فورسز کو ٹریننگ دینی بند کر دی ہے۔ جس پر عالم گھر میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔



انڈیا جو کہ مسلسل پاکستانی دریاؤں کا پانی کنٹرول کرنے کی کوشش میں ہے۔ پچھلے چند سالوں میں اس نے سینکڑوں ڈیمز پاکستانی دریاؤں پر تعمیر کئے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان کے دریا صحرا کا منظر پیش کر رہے ہیں اور جب بارش زیادہ ہوتی ہے تو بغیر طلاع دریاؤں میں پانی چھوڑ کر پاکستانی زرعی زمین اور شہروں کو پانی میں ڈبو دیتا ہے۔ پاکستان مسلسل ورلڈ بینک میں سراپا احتجاج ہے مگر اہل کفر مل کر پاکستان کی خلاف سازشیں تیار کر رہے ہیں اور پاکستان کی مردہ سی احتجاج کی کوشش کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ بھارت نے دریائے جہلم پر ایک اور بجلی گھر تعمیر کر دیا اعلان کیا ہے۔ جس کیلئے ٹینڈر 5 مارچ کو مانگ گئے تھے۔ یہ بجلی گھر 105 میگا واٹ بجلی پیدا کر سکی صلاحیت رکھے گا۔ دریائے چناب پر بھی ایک بجلی گھر کا منصوبہ شروع کرنے جا رہا ہے جس پر پاکستان نے اعتراض بھی کیا ہے لیکن وہ ان منصوبوں کو مکمل کرنے میں ہند ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل کیلئے ان دریاؤں کے ملحقہ ندی نالوں کے رخ بھی تبدیل کر دیگا۔ جس سے پاکستان کو کافی نقصان اٹھانا پڑیگا جبکہ پاکستان اپنے اس نقصان سے بے خبر امن کی آشا اور دوستی کی پیٹنگیں بڑھانے میں مصروف ہے۔

## اسرائیل کی اسلام دشمنی عروج پر

### مسجد میں شراب میلے کے انعقاد کا فیصلہ

اسرائیل کے علاقے بیڈنسون میں واقع شہر کی سب سے بڑی مسجد میں شراب فیسیول کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ خبر سامنے آنے پر فلسطینی مسلمانوں میں شدید غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے اور فلسطینی مسلمانوں نے احتجاج کی کال دے دی ہے۔ جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کی عالمی تنظیم OIC نے بھی پہلی دفعہ کسی مسئلے پر فوری رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ OIC کی جانب سے اسرائیل کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ مسجد کے صحت میں شراب میلے کے انعقاد سے باز رہے۔

## گریٹر اسرائیل کے لئے 300 ایٹمی وار ہیڈ تیار

دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کے دعویٰ کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اسرائیل مسلسل ایٹمی ہتھیار بنانے میں لگا ہوا ہے۔ ایک جرمن سائنسدان کے مطابق اسرائیل 300 ایٹمی وار ہیڈز تیار کر چکا ہے اور مزید بنانے کا کام جاری ہے۔ عالمی استعماری طاقتیں جو کہ دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کے دعوے کرتی ہیں اگر کوئی مسلمان ملک ادنیٰ سا ہتھیار بناتا ہے تو آسمان سر پر اٹھالیتی ہیں لیکن ان کی اپنی پیدا کردہ ناجائز ریاست اسرائیل مسلسل ایٹمی ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہے۔ یہ ہتھیار نہ تو عالمی امن کے لئے خطرہ ہیں اور نہ امریکا کے لئے اور نہ ہی یہ ہتھیار اقوام متحدہ کو نظر آتے ہیں۔ درحقیقت یہ الکفر ملہ واحد کی تعمیر ہے۔



ڈھے نہ جائے عمارت نیکیوں کی.....!

# نیکیوں پہ استقامت بعد از رمضان

## رمضان میں قائم کی گئی نیکیوں کی عمارت کو زمیں بوس ہونے سے بچائیے

کے لئے، مجاہدین کے لئے، مسلم نوجوانوں کیلئے، اسلام کی سربلندی کے لئے اور زندہ اور فوت شدگان مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ دل یہ کرتا ہے کہ یہ اہمول اور قیمتی گھڑیاں طویل ہو جائیں، کون جانے کہ یہ توشہ آخرت ہم آج اکٹھا کر رہے ہیں آئندہ برس نصیب ہوگا کہ نہیں۔

دلوں نے گواہی دی کہ اللہ کریم کی رحمت اور رحیم ذات اپنے عاجز محتاج بندوں کو بڑی محبت اور فضل و کرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ خالق مخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق باری تعالیٰ مخلوق کے پھیلائے ہوئے دامن اور اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی خالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت اور ریاضت کا ذوق و شوق اور ایمان کی یہ کیفیتیں نیکیاں اکٹھی کرنے کے انہی دنوں سے تعلق رکھتی ہیں جو ہم

آئے گا۔ مساجد کی پر شکوہ عمارتیں رمضان کے آخری عشرے میں بڑے وسیع ہال اور صحن رکھنے کے باوجود بھی تنگی داماں کا شکوہ کرتی نظر آتی ہیں اور یہی حال جمعۃ المبارک کا ہے کہ ہر مسجد کے باہر سڑک یا پارک میں اللہ رب العزت کے حضور پیش ہونے والے کیلئے جگہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔

مسعود احمد غازی

رمضان المبارک کی راتوں میں ہاتھ پھیلا کر غفور و رحیم کے سامنے گریہ و زاری کرنے والوں کی کیفیت عجیب منظر

رمضان المبارک رحمتوں، برکتوں اور نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس گزرنے والے مبارک مہینے میں مسلمانوں نے اپنے رب سے فراخی رزق کا سوال کیا، صبر کرنا سیکھا، ایک دوسرے کی خیر خواہی کی، جنت میں داخلے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کی سعی و کوشش کی، صبح و شام ذکر و فکر، تسبیح و تہلیل اور صدقہ و خیرات کرتے ہوئے گزارے۔ راتوں کو اپنی پیشانی کو اپنے خالق کے سامنے جھکایا اور قرآن مجید کو سینوں میں بسایا۔ اگر عبادت کے ان ایمان افروز مناظر کا نظارہ کرنا ہو تو مراکز اور مساجد میں تشریف لے جائیں جہاں اللہ کی یاد کی محفلیں، تلاوت قرآن کریم کی مجالس، احکام و مسائل کے حلقے، رات کے لمحات میں قیام اللیل میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر آہیں اور سسکیاں بھرنے کے روح پرور اور ایمان افروز مناظر نظر آئیں گے اور گنگناہ سے گنگناہ آکھ بھی یہ دیکھ کر بہہ پڑتی ہے۔ خصوصاً رمضان کے

رمضان کا مہینہ اس لئے آیا کہ ہم نیکیاں کر کے اپنے الہ کی عبدیت کا حق ادا کرنے کی مشق کریں اور پھر سارا سال اس مشق پہ ایسی زندگی گزاریں کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دنیا و آخرت کی کامیابی ہمارے نام کر دے۔

چند دن پہلے گزار چکے۔

رمضان المبارک میں ایک خاص ترتیب میں تیس دن گزارنے کا اللہ رب العزت نے مقصد رکھا ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ روزہ دار فحش باتیں اور بیہودہ کام نہ کرے اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اترے تو صرف اتنا کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔“ (بخاری شریف)

ہم نے اللہ رب العزت کے حکم سے سارا دن کھانے پینے سے اپنا ہاتھ روک رکھا، اسی طرح باقی سب گناہوں سے بھی اجتناب کیا لیکن اگر روزہ رکھنے کے باوجود ہماری زندگیوں سے گناہ نہ گئے تو ہمیں سوائے بھوک و پیاس کے کچھ نہ ملے گا اور ہم اپنے جسم کو کوزہ در کرنے کے علاوہ کچھ حاصل کر نیوالے نہ ہونگے۔ فرمان رسول ﷺ کے مطابق اللہ رب العزت کو ایسے

پیش کرتی ہے۔ ایسے میں جب امام صاحب قنوت کرتے ہیں تو ساری مسجد آہوں اور سسکیوں میں ڈوب جاتی ہے اور محسوس یہی ہوتا ہے کہ یہی وہ خوش نصیب گردنیں ہوں گی جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔“ پھر اسی عالم بے خودی میں اہل و عیال کے لئے مسلمانان عالم

آخری عشرے میں آخرت کیلئے نیکیاں اکٹھی کرنے والوں کا جم غفیر ہر طرف نظر



شخص کے بھوک و پیاس کاٹنے کی کوئی حاجت نہیں جو اسکے ساتھ جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔

اب ہم نے روزے تو رکھے تو کیا صرف اتنا ہی تھا کہ خاص اہتمام کے ساتھ رمضان کا مہینہ گزارا اور اس کے بعد ایسے ہوا جیسے ”رمضان گیا بات گئی“۔ نہیں ایسا نہیں بلکہ اللہ کے نبی ﷺ نے تو اس شخص کی ہلاکت کی بددعا پڑاؤ میں کہا کہ جو رمضان گزارے اور اپنے رب سے اپنی بخشش نہ کروالے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ رمضان المبارک میں اپنے گناہوں کی معاف مانگ لے اور اتنی ریاضت و عبادت کرے کہ رب رحمن راضی ہو جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رمضان گزرنے کے بعد بھی اسی طرح اپنے رب سے معافی مانگتا رہے اور انہی نیکیوں پہ استقامت دکھائے جو رمضان میں کرتا رہا۔

لیکن ہمارے ہاں ہوتا یوں ہے کہ رمضان آنے سے پہلے مساجد اپنی ویرانی اور مسلمانوں کی بے اعتنائی پہ غمگین ہوتی ہیں اور لوگ بھی اپنے خالق کو بھولے ہوئے دنیا کی دوڑ میں گن نظر آتے ہیں لیکن جو نبی رمضان شروع ہوتا ہے تو اللہ رب العزت شیطانوں کو جکڑ کر اپنے بندوں کو خیر اکٹھا کر دینا موقع دیتے ہیں اور

بڑے ہی خوش نصیب لوگ اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے ہوئے لوگ پھر اپنے رب کو بھول کر دنیا کے پیچھے دوڑ لگا دیتے ہیں۔ یقیناً رمضان کا مقصد ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے۔ اسی لئے شیطانوں کو پابند سلاسل کیا جاتا ہے کہ جو شخص گناہوں سے روکنا یا چٹنا چاہتا ہے اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑی سی کوشش اور ارادہ کرنے سے اسی رجسٹروں بھرے مہینے میں انسان کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

بہت سے لوگوں نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترک طعام کے ساتھ ساتھ اللہ کے حضور اپنے گزشتہ گناہوں پہ احساس ندامت، توبہ و استغفار کی اور آئندہ کیلئے ہر قسم کے گناہ سے بچنے کا مصمم ارادہ کیا، اس نے گویا روزہ کے مقاصد حاصل کر لئے اور ماہ صیام کی برکتوں سے بھرپور حصہ پایا۔ لیکن یہی نیکیاں کرنے کے بعد ان کو سنبھالنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ کرنا۔

جہاں اللہ رب العزت نے روزے کی فرضیت بیان کی وہاں روزے کا مقصد بھی بیان کیا۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“  
”اے ایمان والو! تم پہ روزے فرض کئے گئے ہیں جس

طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بن جاؤ۔“ (سورۃ البقرہ: 183)

اس لئے اگر رمضان کا مہینہ گزارنے کے بعد ہماری زندگیوں میں تبدیلی نہ آئی تو گویا ہم نے اپنے جسموں کو کمزور کرنے کے سوا کچھ حاصل نہ کیا۔ رمضان کا مہینہ اس لئے آیا کہ ہم نیکیاں کر کے اپنے الہی عہدیت کا حق ادا کرنے کی مشق کریں اور پھر سارا سال اس مشق پہ ایسی زندگی گزاریں کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دنیا و آخرت کی کامیابی ہمارے نام کر دے۔ رمضان گزارنے کے بعد بھی ہم کوشش کریں کہ وہی نیکیاں اسی جوش و خروش کے ساتھ جاری و ساری رکھیں۔

### فرض نماز

رمضان کے مہینے میں فرض نماز کا بھرپور اہتمام کیا، بہت سے لوگ جو رمضان سے پہلے سستی کرتے تھے رمضان میں شروع کر دیتے ہیں رمضان گزرنے کے بعد اس پہ استقامت دکھائیں بلکہ اس کا حق ادا کریں اور اہتمام کے ساتھ ادا کریں۔ اذان سے

## رمضان گزرنے کے بعد بھی ہمیں اسی طرح اپنے رب سے معافی مانگنی چاہیے اور نیکیوں پر استقامت رکھنی چاہیے جس طرح ہم رمضان میں یہ کام کرتے تھے

پہلے اچھی طرح وضو کر کے مسجد تشریف لائیں پہلی صف حاصل کریں دور کعت ادا کریں۔ نماز اور جماعت کے درمیانی وقفے میں تلاوت کریں یا دعا مانگیں اور خشوع و خضوع کے ساتھ ہاتھ باندھ کر اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔

### تلاوت قرآن حکیم

رمضان المبارک قرآن کا مہینہ ہے، قرآن کی پرتا شہر آیتیں خوبصورت آوازوں میں ماحول کو معطر کرتی ہیں اور سننے والوں کی آنکھ اور دل بہہ پڑتے ہیں۔ پتھروں بھی موم کی طرح نرم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح رمضان گزرنے کے بعد بھی قرآن کو اپنے سینوں میں بسائیں اور اپنے ایمان کو تازہ رکھیں۔ مختلف اوقات میں خصوصاً فرض نماز سے پہلے اور بعد اور تہجد کے وقت قرآن کریم کے نور سے روشنی حاصل کریں۔

### انفاق فی سبیل اللہ

رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں تیز آمدنی سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے اور آج بھی اس مرشد و ہادی کے پیروکار اپنے محبوب کی سنت عمل کرتے ہیں۔ رمضان میں لوگ گئے بغیر حساب خرچ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سلسلہ رمضان کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے۔ غریبوں، مسکینوں دین کے مراکز اور مسلمانوں

کے دفاع اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پھرنے والوں کے لئے خرچ کرتے رہنا چاہیے۔

### قیام اللیل

اللہ رب العزت رات کے آخری حصے میں آسمان دنیا پہ تشریف لاتے ہیں اور پکارتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا میں اسے عطا کروں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں بہت سے خوش نصیب لوگ اللہ کی آواز پہ لبیک کہنے والے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اے ہمارے اللہ! ہمارے پاس تیرے سوا کوئی در نہیں ہے۔ یہی سلسلہ بعد از رمضان بھی جاری رہے تو اللہ رب العزت ایسے لوگوں پہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتے رہتے ہیں۔

### نفل روزے

رمضان میں سارا دن بھوک و پیاس کاٹنے کی مشق اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ بعد از رمضان نفلی روزے رکھنے آسان ہوں۔ رسول ﷺ کا رمضان کے علاوہ بھی سے روزے رکھنے کا معمول تھا۔ ایام بیض اور سوموار جمعرات کے روزے رسول اللہ ﷺ نے خصوصاً نو جوانوں کو حکم دیا کہ شادی کر لو اگر استطاعت رکھتے ہو ورنہ کثرت سے روزے رکھا کرو۔

### دعائیں

”دعا عبادت کا مغز ہے“۔ بلکہ دعا بھی عبادت ہے، اللہ رب العزت ناراض ہوتے ہیں ایسے شخص سے جو اللہ کے سامنے اپنا دامن نہیں پھیلاتا۔ رمضان المبارک میں اپنے گناہوں پہ ندامت کے ساتھ آہ و بکا، گریہ و زاری اور سسکیوں کی آوازیں مساجد و مراکز سے سنائی دیتی ہیں جو دیکھنے اور سننے والوں کے دلوں کو بھی نرم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح ہم رمضان کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کی حضور پھیلا رکھیں۔ دعا مانگیں کہ

اے اللہ! ہماری کمیاں، کوتاہیاں، مستیاں، سرکشیاں اور بغاوتیں معاف کر دے۔

اے اللہ! آج دنیا میں ظلم و بربریت کے شکار مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما۔

اے اللہ! اپنی راہ میں لڑنے والے مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ! ہمیں سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت عطا فرما۔ آمین



# بجھی آگ عشق کی اندھیر ہے مسلمان نہیں خاک کا ڈھیر ہے

## عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اسلامی سربراہی کافرنس

جزوی اور فردی اختلافات سے بالاتر ہو کر باہمی اتحاد، اخوت، یکجہتی اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہی امت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل ہے

ضرورت عمل کی ہے۔ فلسطینیوں کی نمائندہ تنظیم اسلامی تحریک مزاحمت ”حماس“ کی قیادت نے اسلامی سربراہی کانفرنس میں شریک مسلم ممالک کے سربراہان سے مطالبہ کیا کہ وہ مسجد اقصیٰ کو پنجہ یہود سے آزاد کرانے اور بیت المقدس کو صیہونیوں کے تسلط سے چھڑانے کا اعلان کریں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے ترجمان فوزی برہوم کا اس سلسلہ میں مزید کہنا تھا کہ فلسطین کی آزادی کے لئے زبانی کلامی مذمت کی قراردادیں بہت ہو چکی ہیں اب ضرورت ان قراردادوں پر عملدرآمد کی ہے۔ فلسطینی عوام کا صرف ایک ہی مطالبہ ہے کہ اجلاس کے شرکاء مسئلہ فلسطین کو اولین ترجیح دیں اس لئے کہ مسجد اقصیٰ کی آزادی صرف فلسطینیوں کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ مسلم دنیا قبل اول کی آزادی کے لئے طاقت کے استعمال کی حکمت عملی اختیار۔ ادھر پاکستان میں جماعت اسلامی، جماعت الدعوة، مرکزی جمعیت اہلحدیث، سنی اتحاد کونسل کی قیادت اور دیگر جماعتوں نے بھی کانفرنس کا خیر مقدم کیا اور اسے سعودی فرمان روا خادم الحرمين اشرفیضین شاہ عبداللہ کے نام ایک خط لکھا جس میں انہوں نے مسلم مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لیے مشترکہ حکمت عملی بنانے، اتحاد امت اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی دلداری کے لیے فوری

شاہ فیصل کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ساری اسلامی دنیا کے سربراہوں کو متحد و متفق کر دیا۔ دشمنوں کے نزدیک اسلامی دنیا کا اتحاد و اتفاق بہت بڑا جرم تھا لہذا اسی پاداش میں فرزند جہاں شاہ فیصل کو شہید کر دیا گیا۔ گو آج ہم میں شاہ فیصل موجود نہیں لیکن او آئی سی کا پلیٹ فارم موجود ہے۔ ضرورت اس پلیٹ فارم کو متحرک و فعال

### ارشاد احمد ارشد

کرنے کی ہے۔ شاہ فیصل شہید کے برادر اصغر شاہ عبداللہ نے مسلم دنیا کو درپیش مسائل کے ضمن میں او آئی سی کا دوروزہ ہنگامی اجلاس گزشتہ دنوں سعودی عرب میں طلب کیا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ اجلاس رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں منعقد ہوا۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں بدر کا معرکہ لڑا گیا اور فتح مکہ کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ رمضان المبارک کے مہینے میں ہی دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان عمرہ کے لیے حجاز مقدس پہنچتے ہیں اور حرمین شریفین کی فضائیں بارگاہ الہی میں کی جانے والی دعاؤں اور التجاؤں سے گونج اٹھتی ہیں۔ اس اعتبار سے امید کی جاسکتی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں ہونے والے او آئی سی کے اجلاس میں اللہ خیر، رحمت،

اسلامی دنیا کو اگر جسم سے تشبیہ دی جائے تو اس جسم کا ہر حصہ اس وقت زخموں سے چور ہے۔ زخم اتنے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ ہر زخم مہلک ہے، ہر زخم سے خون رس رہا ہے، پہلا زخم بھرتا نہیں کہ ایک اور زخم کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ زخموں کی کثرت کی وجہ سے اسلامی دنیا بے حال سے کہہ رہی ہے۔

تن ہمداد داغ شد پنہ کیا کیا ہم  
کہ جسم کا ہر حصہ زخموں سے چور ہے، مہرم رکھوں تو کہاں کہاں رکھوں۔ اسلامی دنیا کے مسائل و مصائب کا شکار ہونے کی بنیادی وجہ اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے۔ نا اتفاقی اور انتشار کی وجہ سے مسلمانوں کی عزت و ذلت میں اور اقبال و ادبار میں بدل چکا ہے۔ باہمی انتشار نے مسلمانوں کو دشمنوں کے لیے آسان ہدف بنا دیا ہے۔ بقول اقبال:

بجھی آگ عشق کی اندھیر ہے  
مسلمان نہیں خاک کا ڈھیر ہے  
مسلمان اختلاف در اختلاف کا شکار جبکہ دشمن متحد ہو رہے ہیں۔ دنیا الکفر ملة واحده کا منظر پیش کر رہی ہے۔ افغانستان، کشمیر، فلسطین، برما، چیچنیا، عراق، اریٹریا بھارت الغرض دنیا کے کتنے ہی خطے ایسے ہیں جہاں کے مسلمان کفر کے پتھر استبداد

اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ سید منور حسن نے اپنے خط میں اسلامی دنیا کے سربراہان کی توجہ کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان اور برما کی طرف خصوصی طور پر مبذول

بیانات، تقاریر اور اظہار خطابت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یقیناً سعودی عرب میں ہونے والی یہ دوروزہ اسلامی سربراہی کانفرنس کامیاب ہے لیکن کیا خالی بیانات اور تقریروں سے امت مسلمہ کے مسائل حل ہونے کی کوئی امید کی جاسکتی ہے؟

کروائی۔ سنی اتحاد کونسل کے رہنما حاجی حنیف طیب نے برما کے مظلوم مسلمانوں کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر جو حال ہی میں رابطہ عالم اسلامی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں نے کانفرنس کے انعقاد پر خادم الحرمين شاہ عبداللہ کو خراج تحسین پیش کیا اور اس بات کی امید ظاہر

برکت اور کامیابی کا کوئی پہلو نکال دے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلامی تعمیر سوچ رکھنے والے حلقوں نے اجلاس کا خیر مقدم کیا اور اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ تاہم اس کے ساتھ اسلامی حلقوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسلامی دنیا کے مسائل کے حل کے لئے زبانی مذمت کی قراردادیں بہت ہو چکی ہیں اب

میں جکڑے تڑپ اور سسک رہے ہیں وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھائے فریاد کناں ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ الہی ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بھیج اور ہمیں ظالموں کی ہستی سے نکال۔ اسلامی دنیا منتظر ہے ایک دفعہ پھر صلاح الدین ایوبی کی اور شاہ فیصل شہید کی۔ شاہ فیصل شہید دہلے پتلے انسان تھے لیکن ان کا ایمان بہت مستحکم اور مضبوط تھا۔ 1973ء کی عرب اسرائیل جنگ میں انہوں نے پہلی مرتبہ تیل کو بطور ہتھیار کامیابی سے استعمال کیا۔ او آئی سی کو متحرک و فعال کیا۔

بھارت کے ساتھ محبت و قربت کا اور دوسرا محاذ اہل کشمیر کے ساتھ نفرت و عداوت کا۔ جب پاکستانی حکمران یہ کہیں کہ بھارت ہمارا دوست ہے دشمن نہیں اور اہل کشمیر سے ہمیں کوئی سروکار نہیں تو پھر دیگر اسلامی ممالک کو کیا ضرورت پڑی ہے پاکستان کی خاطر بھارت سے دشمنی مول لینے کی۔ یہی بھارت چاہتا ہے کہ مسئلہ کشمیر عالمی مسئلہ کی بجائے محض پاکستان بھارت کے درمیان سرحدی تنازع بن کر رہ جائے۔ یہی پس منظر ہے جس کی وجہ سے مسئلہ کشمیر اسلامی سربراہی میں نہیں اٹھایا جاسکا۔ اسلامی سربراہی میں مسئلہ کشمیر کا نہ اٹھایا جانا اگر جرم اور غفلت ہے تو اس جرم اور غفلت کے ذمہ دار خود ہمارے حکمران ہیں۔ کانفرنس میں شام کا مسئلہ چھایا رہا۔ شام کو OIC سے خارج کر دیا گیا۔ OIC سے شام کے اخراج کا فیصلہ درست ثابت نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ حقیقی طور پر مسئلہ کا حل ہے۔ فیصلے وہی بہتر اور پائیدار ثابت ہوتے ہیں جو خود کئے جائیں۔ جن فیصلوں کی ڈور کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہو وہ کبھی سودمند ثابت نہیں ہوئے۔ مشرق وسطیٰ اور شام کی صورت حال کا جائزہ اس تناظر میں بھی لینے کی ضرورت ہے کہ اگر آج فیصلہ شہید زندہ ہوتے تو وہ کیا قدم اٹھاتے۔ شاہ فیصل وہ قدم اٹھاتے جو عالم اسلام کے فائدے میں ہوتا اور اتفاق و اتحاد پر مبنی ہوتا۔

## خدا کرے

خدا کرے میرے ارض پاک پر اترے وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو خدا کرے کہ نہ ختم ہو سر وقار وطن اور اس کے حسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو ہر اک فرد ہو تہذیب و فن کا اوج کمال کوئی ملال نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو خدا کرے میرے اک بھی ہم وطن کے لئے حیات مجرم نہ ہو زندگی وہاں نہ ہو خدا کرے میرے ارض پاک پر اترے وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

پیش کی جا چکی ہیں ان کا شمار ممکن نہیں۔ عالم اسلام کے مسلمان نصف صدی سے زائد عرصہ سے فلسطین کی آزادی اور اسرائیل کی برپادی کی دعائیں مانگ رہے ہیں لیکن نہ فلسطین آزاد ہو رہا ہے اور نہ اسرائیل برباد ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے کہ عام مسلمانوں اور اسلامی دنیا کے حکمرانوں کے قول و فعل میں مطابقت نہیں بلکہ تضاد ہے۔ عالم اسلام کو ضرورت ہے شاہ فیصل شہید جیسے قائد کی جودعاؤں کے ساتھ ساتھ عمل پر بھی یقین رکھتے تھے۔ شاہ فیصل شہید کا عمل یہی تھا کہ جس نے یورپ اور امریکہ کو گھٹنے نہیں پڑ مجبور کر دیا اور یہ بات بھی یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر آج کے حکمران شاہ فیصل جیسی جرات کا مظاہرہ کریں تو آج فلسطین آزاد ہو جائے اور مسلمان حکمرانوں کی بے عملی اپنی جگہ اسلامی سربراہی کانفرنس کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ اس لیے کہ اداروں کی اہمیت ہمیشہ اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ OIC بھی ایک ادارہ ہے۔ یہ ادارہ بہر صورت قائم رہنا چاہیے اور اس کے اجلاس بھی ہوتے رہنے چاہئیں۔ اس لئے کہ اسلامی سربراہی کانفرنس کے انعقاد سے کم از کم اسلامی دنیا احساس زیاں کے عمل سے تو گزرتی ہے۔ احساس زیاں بھی عمل کی ہی ایک صورت ہے جس قوم میں احساس زیاں ہو وہ ایک دن اپنی منزل پالیتی ہے۔ جو قوم احساس زیاں سے محروم رہی ہو جائے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ منزل پر پہنچ سکتی ہے۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے

وائے نا کامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

کانفرنس میں برما، فلسطین، چینچینا اور دنیا کے دیگر خطوں کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنا خوش آئند بات ہے لیکن کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو یکسر نظر انداز کرنا قرین انصاف نہیں۔ تاہم اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر آج اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس یا اسلامی سربراہی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر نہیں اٹھایا جاسکا تو اس کے ذمہ دار وہ پاکستانی حکمران ہیں کہ جن کے نزدیک کشمیریوں کی عزت و آبرو جان و مال اور آزادی کا دشمن بھارت اب پاکستان کا دوست بن چکا ہے۔ پاکستانی حکمران اس وقت دو محاذوں پر کام کر رہے ہیں ایک

کی کہ اسلامی دنیا کو درپیش مسائل کے حل میں OIC بھرپور کردار ادا گی۔ جماعت الدعوة کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے کانفرنس کو امت مسلمہ کے لیے خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے امت کے اتحاد، مسلم ممالک کے مشترکہ دفاع، مشترکہ کرنسی، کشمیر، فلسطین، افغانستان سمیت مسلم مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لئے مشترکہ حکمت عملی بنانے، برما، صومالیہ اور تائیچیریا سمیت دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی داد رسی کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔



27 رمضان المبارک کو شروع ہونے والی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خادم الحرمين اور کانفرنس کے میزبان شاہ عبداللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار کی موجودگی اور اتحاد کے فقدان کی وجہ سے فرزند ان اسلام کا خون ارزاں ہو گیا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ مسلمان جزوی اور فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر باہمی اتحاد، اخوت اور یکجہتی کو فروغ دیں اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ OIC کے جنرل سیکرٹری پروفیسر اکمل الدین اوغلو نے عالم اسلام کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت امت مسلمہ تاریخ کے سنگین ترین دور سے گزر رہی ہے مسلم دنیا جن مسائل اور مشکلات سے دوچار ہے ان سے نکلنے کے لئے جرات مندانہ فیصلوں کی ضرورت ہے۔ پروفیسر اکمل الدین نے کانفرنس کے انعقاد کو ملت اسلامیہ کے لئے نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ کانفرنس سے سیگنال کے صدر مائیکس نے OIC کے موجودہ صدر کی حیثیت سے خطاب کیا اور کہا اس ہنگامی کانفرنس کا مقصد فلسطین، شام، مالی اور میانمار کے مسلمانوں کو اپنی حمایت کا یقین دلانا اور ان کی مشکلات کے حل کے لئے غور کرنا ہے۔

بیانات، تقاریر اور اظہار خطابت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یقیناً سعودی عرب میں ہونے والی یہ دوروزہ اسلامی سربراہی کانفرنس کامیاب ہے لیکن کیا خالی بیانات اور تقریروں سے امت مسلمہ کے مسائل حل ہونے کی کوئی امید کی جاسکتی ہے؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ اس وقت امت مسلمہ کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں سے قدیم ترین مسئلہ فلسطین ہے۔ مسئلہ فلسطین کے بارے میں آج تک جو تقریریں کی جا چکی ہیں اور جو قراردادیں



زندگی کے لئے پانی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لئے دنیا بھر کے ان علاقوں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے جہاں پانی زیادہ مقدار میں موجود ہو۔ بلوچستان اور پنجاب کی آبادی اور پانی کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات بآسانی سمجھی جاسکتی ہے۔ بلوچستان میں پانی کی شدید قلت کی وجہ سے آبادی بہت کم ہے جبکہ پنجاب میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 1950ء میں پاکستان کے ہر شہری کے لئے  $5000m^3$  پانی تھا جبکہ 2012ء میں یہ مقدار خطرناک حد تک کم ہو کر  $1420m^3$  رہ گئی ہے۔

آزادی کے وقت پاکستان میں چھ دریا تھے۔ راوی، ستلج، بیاس سندھ، جہلم اور چناب۔ 1960ء میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت تین مشرقی دریاؤں راوی، ستلج اور بیاس پر بھارت نے قبضہ کر لیا۔ اس قبضے کی وجہ سے جنوبی پنجاب اور سندھ کے بیشتر لہلہاتے کھیت صحراؤں میں تبدیل ہو گئے۔

معمولی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

بھارت نے پہلے تو کشمیر پر قبضہ کیا، لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا، بے شمار مساجد مسمار کیں، گھروں کو آگ لگائی اور اب وہاں سے پاکستان کے دریاؤں کو روک کر اس پانی سے اپنے لئے بجلی پیدا کر رہا ہے۔ کیا یہ بد معاشی کی انتہا نہیں ہے؟

دریائے راوی، ستلج اور بیاس جو کہ پاکستان کے دریا تھے پہلے ہی بھارت ہم سے چھین چکا، باقی تین دریا سندھ، جہلم اور

## محمد اسامہ، UOL

چناب کو کس طرح روکا جا رہا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ ڈیم ضلع ڈوڈہ میں موجود ہے۔ اس کی تعمیر 1999ء میں شروع ہوئی اور یہ 2008ء میں مکمل ہوا۔ اس پر 1 بلین ڈالر لاگت آئی اور

اور یہ 390 میگا واٹ بجلی فراہم کر رہا ہے۔ اس کی تعمیر پر 1 بلین ڈالر لاگت آئی ہے۔

پاکستان کو بچھڑ کرنے کی یہ سازش بہت پرانی ہے اور اس سازش میں بھارت تنہا نہیں بلکہ بہت سے اسلام دشمن ممالک اس کے شانہ بشانہ ہیں۔ اس بات کا ثبوت ”اری ڈیم“ ہے جو کہ 1997ء میں دریائے جہلم پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ڈیم پر 660 ملین ڈالر خرچ ہوئے۔ اس سے 480 میگا واٹ بجلی حاصل ہو رہی ہے۔ اری ڈیم لائن آف کنٹرول کے بالکل قریب ضلع بارہ مولہ میں واقع ہے۔ اس میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس ڈیم سے ایک سرنگ نکالی گئی ہے جس کی لمبائی 10 کلومیٹر ہے، یہ سرنگ پانی کو دریائے جہلم سے نکال کر کسی دوسرے دریا میں ڈال دیتی ہے تاکہ یہ پانی پاکستان میں داخل نہ ہو سکے۔ مزید تشویش ناک بات یہ ہے کہ وہی پیڈیا کی رپورٹ کے مطابق اس ڈیم کی تعمیر کے لئے بھارت کو سوئیڈن اور برطانیہ نے فنڈ دیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا

# بھارتی ڈیمز کی بڑھتی تعداد

پاکستان کو کبھی سیلاب اور کبھی خشک سالی کا تھمہ دینے کا مؤثر ذریعہ  
ہندوؤں کو نہ توڑ جواب دینے کیلئے دنیا سے بے غبתי اور موت سے محبت جیسے اوصاف اپنانے ہوں گے

ہے کہ پاکستان کو تباہ و برباد کرنے کی اس گھناؤنی سازش میں بھارت تنہا نہیں ہے بلکہ عالم کفر کی مدد اس کے ساتھ ہے۔

دریائے جہلم کے پانی کو

اسی طرح کنٹرول کرنے کیلئے

4 بڑے اور 16 چھوٹے ڈیمز تعمیر

ہو چکے ہیں اور جہلم کو 2014ء تک

بالکل خالی کر دینا بھارت کا ہدف

ہے۔ کرشن گلگا ڈیم کی وجہ سے جہلم میں پانی کی مقدار

میں 27% کمی واقع ہوئی ہے۔ اس طرح ”دریائے سرو“ جو کہ

دریائے سندھ میں گرتا ہے اس پر ”چنگ ہائیڈرو پراجیکٹ“ کے

نام سے ڈیم تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ڈیم پر 2006ء میں کام شروع

ہوا اور 2011ء میں اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

دریائے سندھ پر بننے والے ڈیموں کی کیفیت یہ ہے کہ

دکھار، نیو بازگ اور چنگ نامی 3 ڈیموں میں  $120,000,000m^3$

یہ 900 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بگلیہار

ڈیم میں پانی کی بلندی 474 میٹر ہے اور اس میں

اگر ہم ہندوؤں کے ہاتھوں بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرنے سے بچنا چاہتے ہیں تو

زندگی سے محبت چھوڑ کر اور موت سے نفرت چھوڑ کر جہاد کے راستے کو اختیار کرنا ہوگا۔

$3,75,00,000m^3$  پانی جمع ہو سکتا ہے۔

چناب پر بننے والا دوسرا بڑا ڈیم ”سلال“ ہے جو اجمپور

کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے اور یہ 690 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی

صلاحیت رکھتا ہے۔

سوالکوٹ ڈیم جو کہ دریائے چناب پر واقع ہے۔ اس کی

بلندی 646 فٹ ہے۔ اس ڈیم میں بگلیہار ڈیم سے 13 گنا

زیادہ گنجائش ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان کے مشہور ترین ڈیم کی

بلندی 485 فٹ ہے۔

لہستی ڈیم بھی چناب پر کشتواڑ کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے

سندھ کے عوام میں یہ بات مشہور کروائی گئی کہ پنجاب نے

سندھ کا پانی روک لیا ہے۔ اس مسئلے کی بنیاد پر پنجاب اور سندھ کو

آپس میں لڑانے کی کوششیں

آج بھی جاری ہیں۔

سندھ اور جنوبی

پنجاب کے بہت سے علاقوں کو

بچھڑ کر دینے کے بعد باقی

دریاؤں کو روکنے کیلئے ہندوستان مقبوضہ کشمیر جو کہ ان دریاؤں کا منبع

ہے، میں بہت سے ڈیم تعمیر کر رہا ہے جن میں سے کئی ڈیم تعمیر

ہو چکے ہیں اور سندھ، جہلم اور چناب کے دریاؤں کا پانی کنٹرول

کر رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں اس طرح کے کل 45 پروجیکٹس ہیں جن

میں بڑے ڈیمز کے ساتھ ساتھ 1200 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے

والے چھوٹے پروجیکٹس بھی شامل ہیں۔ اس سے یہ بات معلوم

ہوتی ہے کہ انہوں نے پاکستان کے پانی کو روکنے کا معمولی سے



بجلی کا بحران پیدا کر کے، پاکستان میں خودکش دھماکے کروا کے اور رہی سہی کسر دریاؤں پر قبضہ کر کے پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے دنیا کے کفریاتی مکمل کرپکی ہے۔

میڈیا کا کردار بھی سب کے سامنے ہے۔ ہر ماہ میں ہزاروں شہادتوں پر خاموشی ہے جبکہ بھارت سے دوستی کیلئے ہر روز اخبار میں ایک صفحہ مختص ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی قبریں دریافت ہونے پر کوئی خبر نہیں جبکہ ہندوستان کے کفر اور مراشیوں کی پل پل کی خبریں پیش کی جاتی ہیں۔

ہمارے بہت سے ”مخلص“ لوگ ان حالات کو دیکھ کر حکومت اور فوج کو برا بھلا کہہ کر فارغ ہو جاتے ہیں جبکہ دنیا کے اسلام کے ان حالات پر ایک تبصرہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا ہے۔ فرمایا: ”عقرب تم پر تو میں اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جیسے کھانا کھانے والے دسترخوانوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول ﷺ! یہ حالت قلت تعداد کی وجہ سے ہوگی؟ فرمایا نہیں، تم تعداد میں بہت زیادہ ہو گے لیکن تمہاری حیثیت سمندر کی جھاگ

اس سال جون میں واپڈا نے پاکستان کے اعلیٰ حکام سے درخواست کی کہ بھارت سے پاکستان کی طرف بہنے والے پانی کے متعلق معلومات لی جائیں۔ ان معلومات کا مطالبہ کیا گیا تو بھارت نے صاف انکار کر دیا اور حکومت پاکستان نے مطالبے پر زور دینے کی بجائے چپ سادھ لی۔

یہ بات سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ پانی کے بغیر زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ پانی کے بغیر کھیتی باڑی نہیں ہو سکتی جبکہ پاکستان ایک زریع ملک ہے۔ پانی کے بغیر فیکٹریاں نہیں چل سکتیں، کسی بھی قسم کا کاروبار نہیں ہو سکتا، بجلی پیدا نہیں ہو سکتی.....

اس لحاظ سے پاکستان کی چابی بھارت کے ہاتھ میں ہے اس ہندو کے ہاتھ میں جس نے 1947ء میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا، احمد آباد اور گجرات میں مسلمانوں کو زندہ جلایا، کشمیر میں بے شمار خواتین کی عصمت دری کی، بامبری مسجد اور دیگر سینکڑوں مساجد کو نذر آتش کر کے مندر تعمیر کئے۔ پھر 1971ء میں پاکستان کو دولت کیا اب وہ جب اور جیسے چاہے پاکستان کو بلیک میل کر سکتا ہے۔ برصغیر کو ہندو ”دھرتی ماتا“ تصور کرتے ہیں۔ پاکستان بننے

پانی جمع ہو سکتا ہے۔ دکھار کی بلندی 42 میٹر، نیو بازگو کی 57 میٹر جبکہ چنگ ڈیم کی بلندی 59 میٹر ہے۔ دریائے سندھ پر کارگل کے مقام پر بننے والا ایک اور ڈیم دنیا کا تیسرا بڑا ڈیم ہے..... اس ڈیم کی وجہ سے پاکستان کا 45% پانی بند ہو جائے گا۔

پاکستان کو صحرا بنانے کی اس گھناؤنی سازش میں بھارت نے نہ صرف کشمیر کے دریا روکے ہیں بلکہ افغانستان سے پاکستان آنے والے دریائے کابل پر بھی بھارت نے ایک بڑا ڈیم تعمیر کیا ہے۔ اس کا نام سارونی ڈیم ہے۔ گزشتہ سال بھارت نے دریائے ستلج میں اچانک پانی چھوڑنے کے ساتھ ساتھ دریائے کابل میں بھی بہت زیادہ پانی چھوڑ دیا تھا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کو تباہ کرنا صرف بھارت کا نہیں بلکہ امریکہ اور نیٹو کے تمام ممالک کا مشن ہے۔

اس طرح پاکستان کے تین دریاؤں پر انڈیا نے 45 ڈیم بنا کر ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ چاہے تو ہمارے دریاؤں کو روک لے اور پاکستان میں ایک بوند بھی داخل نہ ہو اور اگر پانی رک جائے

Indian dam



Pakistani River

دریائے سندھ کے پانی کو پاکستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایک ٹیل کے ذریعے انڈیا کے پانی میں ڈالا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے صرف ایک سال میں دریائے سندھ میں پانی کی کمی کا اندازہ اس تصویر سے کیا جاسکتا ہے۔ انڈیا نے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مقامات پر سرنگیں بنائیں ہیں۔

تو پاکستان کے لہباتے کھیت صحراؤں میں بدل جائیں دوسری طرف اگر وہ چاہے تو سارے ڈیموں کے گیٹ بند چاہے تو بیک وقت کھول دے اور پاکستان کو پانی میں ڈبو دے۔

دریائے جہلم کے پانی کو اسی طرح کنٹرول کرنے کیلئے 4 بڑے اور 16 چھوٹے ڈیمز تعمیر ہو چکے ہیں اور جہلم کو 2014ء تک بالکل خالی کر دینا بھارت کا ہدف ہے۔

(مسند احمد: 22459)

حکمرانوں کی نااہلی کا انکار نہیں لیکن سارا ملہ ان پر ڈال کر فارغ ہو جانا بالکل غلط سوچ ہے۔ بے وقوف حکمرانوں سے امیدیں رکھنے والے ان سے بھی بڑے بے وقوف ہیں۔ مسائل کی اصل وجہ وہی ہے جو حضور ﷺ نے بتائی ہے اور وہ ہے ”وہن“۔ ہم سب کے سب قصور وار ہیں اور حالات کے ذمہ دار ہیں۔ اگر ہم ہندوؤں کے ہاتھوں بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرنے سے بچنا چاہتے ہیں تو زندگی سے محبت اور موت سے نفرت چھوڑ کر جہاد کے راستے کو اختیار کرنا ہوگا۔ کیونکہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے.....!

خطے کو دوبارہ ایک کر دینا کروڑوں خداؤں کے پجاریوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ وہ ہر روز صبح اٹھ کر اکھنڈ بھارت (بھارت کو دوبارہ اکٹھا کرنا) کی قسم کھاتے ہیں۔

”بغل میں چھری منہ میں رام رام“ کے مصداق امن کی آتش کی بات کرنے والے ہمارے خیر خواہ ہوتے تو لاکھوں مسلمانوں کا خون کرتے؟؟ دوستی کی پیٹنگیں ڈالنے والے پاکستان کے لوگوں کو بھوکا پیاسا مارنے کیلئے اپنی تیری مکمل کر چکے ہیں۔ M F N کے ذریعے پاکستان کی انڈسٹری کو تباہ کر کے IMF اور ورلڈ بینک کی دھمکیوں کے ذریعے پاکستان میں

بھارت وقتاً فوقتاً ٹیسٹ کرتا رہتا ہے۔ 16 اگست 2011ء کو 70 ہزار کیوسک سے زائد پانی بھارت نے دریائے ستلج کے راستے پاکستان میں داخل کیا۔ جس سے ہیڈ گنڈا سنگھ (ضلع قصور) کے درجنوں دیہات زیر آب آ گئے تھے۔ اس سیلاب سے کسانوں کو اربوں روپے کا نقصان ہوا اور بے شمار افراد کھلے آسمان تلے بے سرو سامانی کے عالم میں رہنے پر مجبور ہو گئے۔

اس سے قبل 22 اگست 2010ء کے دن بھی بھارت نے 18 ہزار کیوسک پانی چھوڑ کر 170 دیہات تباہ کئے تھے جس سے نارووال اور سیالکوٹ میں ایمر جنسی نافذ ہو گئی تھی۔



# دفاع وطن جہاد ہی سے ممکن ہے

## 6 ستمبر 1965ء... یوم دفاع مگر...!!



ملک کو حقیقی معنوں میں اسلام کا نمونہ بنانا ہے۔

ہماری نوجوان نسل جس کے اہداف اس وقت محض ایک اچھی نوکری حاصل کرنا اور ایک گھر بنانا ہے؟ 6 ستمبر 1965ء کا جذبہ جو ملک بچانے کیلئے لازم ہے، ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

ہماری نوجوان نسل کے پاس یہ وقت نہیں ہے کہ وہ سوچے کہ پاکستان کیوں حاصل کیا گیا؟ اس کے محرکات کیا تھے؟ 6 ستمبر 1965ء میں وہ کونسا جذبہ تھا جس نے اپنے سے 8 گنا بڑے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے تھے؟ نہ ہی ہماری نوجوان نسل کے پاس یہ فرصت ہے کہ وہ سوچے کہ اس وقت ملک دشمن عناصر کون سے ہیں؟ بھارت ہمارے خلاف کن سازشوں کا جال بن رہا ہے؟ بلوچستان میں تحریکی کارروائیوں کا

ذمہ دار کون ہے؟ سندھ کی علیحدگی پسند تحریکیوں کو معاونت فراہم کر نیوالے ملک کا نام کیا ہے؟ میری اس قوم کا نوجوان تو محض

انڈین گائے، انڈین فلمیں اور انڈین ڈراموں کا اسقدر دلدارہ ہو چکا ہے کہ اسے اب بھارتی اپنے دشمن نہیں لگتے۔ اس کے نزدیک بھارتی ہونا یا بھارتیوں جیسا ہونا قابلِ فخر بات ہے۔

اس بات سے قطع نظر کہ بھارت کشمیر میں بیٹھ کر درجنوں ڈیم بنائے اور ہماری شرگ کوکانے کی کوشش کرے..... اس بات سے بے پرواہ کہ بھارت مسلمانوں پر مظالم ڈھائے اور ان کا قتل عام کرے..... ہمارے نوجوان کو تو بس یہ فکر لاحق ہے کہ اس کا ہمیر شائل، لباس اور وضع قطع کسی نہ کسی انڈین کبیرے ملتی چاہیے۔ انہی مسلمانوں کیلئے اقبال نے کہا تھا.....

وضع میں تم ہو نصاریٰ، تمدن میں ہندو یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود 1965ء کی جنگ پر جب نظردوڑائی جائے تو ایمان تازہ

کر رہے تھے۔

پاکستانی تو وہ ہیں جو اسلام و پاکستان کی حرمت پر کٹ مرے۔

پھر یہ نوجوان کون ہیں.....؟

پاکستان کی دھرتی میں کیا یہ کوئی غیر ملکی ہیں یا دشمن ایجنٹ

ابن حامد



ہیں جو مادر وطن کے خلاف یہ ہرزہ سرائی کر رہے ہیں۔ دماغ کے تسلیم نہ کرنے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ یہ نوجوان مسلمان اور پاکستانی ہیں۔ پیدا ہوتے ہی انکے کان میں اذان اور اقامت کہی

اپنے سے آٹھ گنا بڑے دشمن کو جب لاہور فتح کرنے کی دھن سمائی تو اس کے

خواب یوں چکنا چور ہوئے کہ وہ اپنے زخم چاٹتا ہی رہ گیا

گئی تھی۔ بچپن میں رسمی طور پر قرآن مجید بھی پڑھایا گیا تھا۔

پھر آج انہیں کیا ہوا ہے؟ آج یہ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ ان باتوں کا جواب جاننے کے لئے جب میں سوچوں کہ سفر پر اترا تو ششدر رہ گیا کہ ان سب کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ ہم نے اپنی نوجوان نسل کو یہ سکھایا ہی نہیں کہ اسلام کے نام پر اور دفاع کے لئے حاصل کئے گئے اس وطن کی حفاظت بھی ہمیں ہی کرنی ہے۔ اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کی خاطر حاصل کئے گئے اس

یار آج رات کے شو پر چل رہے ہو؟

نہیں یار لکٹوں کا انتظام نہیں ہو سکا، ورنہ جانا تو ضرور تھا۔

ارے یار تم کیوں پریشان ہوتے ہو؟ پاپا کے آری میں

ہونے کا کچھ فائدہ تو ہونا چاہیے نا..... میرے پاس ہیں نمکٹیں..... تم آ جانا رات میں۔

☆.....☆.....☆

یار! آج شو کا اتنا خاص مزا نہیں آ رہا

ہاں یار.....! یہ فوجی اپنے قصے سنانا بند کرے تو پھر ہی کچھ

مزا آئے۔

میں تو یہاں میوزک سننے کے لئے آیا تھا لیکن اس فوجی کا

پاکستان نامہ ختم نہیں ہو رہا۔ کیا

ہوگا اگر پاکستان ٹوٹ بھی گیا

تو.....

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو

کیا ہوتا اگر انڈیا 1965ء میں

پاکستان پر قبضہ کر لیتا۔ ہم بھی انڈیا میں شامل ہو جاتے۔ پاکستان میں رکھا ہی کیا ہے سوائے دھماکوں اور مولویوں کے.....

☆.....☆.....☆

یہ گفتگو کر نیوالے یقینی طور پر پاکستانی نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ پاکستانی تو اپنا تین من دشمن وطن پر اور اسلام اور وطن پر قربان کر دیتے ہیں۔

پاکستانی تو وہ ہیں جو 1947ء میں لاکھوں

لاشوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔

اس وطن کی خاطر لا الہ الا اللہ کی خاطر

قائم ہونے والے اس ملک کی خاطر.....!

پاکستانی تو وہ ہیں جو 1965ء میں بھارتی

فوج کے سامنے اپنے سینے لے کر حاضر ہو گئے تھے۔

بھارتی فوج کی برستی گولیوں کا مقابلہ انکے نہتے سینے



اخلاقی امداد فراہم کر رہا ہے۔ ان حالات میں ہماری نوجوان نسل کا یہ فریضہ ہے کہ وہ حالات کو سمجھیں اور خود کو مقابلے کیلئے تیار کریں۔ 6 ستمبر 1965ء اور اس کے بعد انڈیا کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس قوم کو جنگ کے ذریعے فتح کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے انڈیا نے ہماری قوم پر ثقافت کی جنگ مسلط کر دی اور ہمارے نوجوانوں کو بھارتی کلچر میں رنگ دیا۔

اسی طرح ہماری حکومت نے بھی اپنی ماضی کی شرمناک روایات کو برقرار رکھا ہے۔ جس طرح 1965ء میں ہماری حکومتوں نے بھارت سے صلح کے معاہدے کر لئے تھے اسی طرح

آج بھی ہمارے حکمران بھارتی سازشوں سے بے خبر ہو کر اس کے

ساتھ دوستی کی بیٹنگیں بڑھانے میں مصروف ہیں۔ اس صورتحال میں اہل وطن کو چاہیے کہ وہ 1965ء والا جذبہ دوبارہ سے زندہ کریں۔ ملک و قوم کے دفاع کے لئے پھر سے سینہ سپر ہو جائیں کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کئے گئے ملک کا دفاع درحقیقت اسلام کا دفاع ہے۔

بھارت کے ساتھ امن کی بیٹنگیں بڑھانے کی بجائے کشمیر اور پانی جیسے اہم ترین مسائل پر دو ٹوک بات کرنے کی ضرورت ہے۔ موسٹ فیورٹ نیشن کا خطاب دینے کی بجائے تمام تعلقات منقطع کرنے کی ضرورت ہے۔

6 ستمبر 1965ء کا دن تو ہر سال آتا ہے لیکن ہم اسے کس طرح مناتے ہیں یہ بھی قابل غور ہے۔ کچھ سال قبل تک تو اس دن کے حوالے سے کچھ نہ کچھ کیا جاتا تھا چاہے رسماً ہی سہی اور ہمارے بچوں کو یہ بتایا جاتا تھا کہ اس دن ہم نے بھارت کو ناکوں چنے چبوائے تھے۔ لیکن اب تو یہ تکلف بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری نوجوان نسل میں یہ شعور جاگرایا جائے کہ ملک و ملت کا دفاع صرف جہاد کی صورت میں ممکن ہے۔

اور بھارتی ٹینکوں کو ایک انچ بھی آگ نہ بڑھنے دیا۔ جہاں پاک فوج کے ٹینک نہ پہنچ سکے وہاں پاک فوج کے نوجوان کفن باندھ کر ان ٹینکوں کے لئے پیام اجل ثابت ہوئے۔

بری فوج کے ساتھ ساتھ نیوی بھی بھارتی فوج کی ہزیمت میں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے کوشاں نظر آئی۔ دوار کا قلعہ جو بھارتی فوج کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل تھا پاک نیوی کے ایک حملے طاقت برداشت نہ کر سکا اور زمین بوس ہوا۔ پاک نیوی نے بڑی مقدار میں مال غنیمت حاصل کیا۔

## عوام کو چاہیے کہ وہ 1965ء والا جذبہ دوبارہ سے زندہ کریں۔ ملک و قوم کے دفاع کے لئے پھر سے سینہ سپر ہو جائیں کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے

مندرجہ بالا ایمان افروز داستانیں محض سنانے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ اس بات کا عملی اظہار ہے کہ ہم اپنے دشمن کی ہر ناپاک سازش کو ناکام بنادیں گے۔ لیکن یہ قربانیاں تو اب ماضی کا قصہ پارینہ بن چکی ہیں اور ماضی پر فخر کرنے والی قومیں اپنے حال سے عموماً بے خبر رہتی ہیں۔ لیکن پاکستانی قوم کا معاملہ تو بالکل الٹ ہے۔ ہمیں اپنے شاندار ماضی پر فخر تو کجا ہم اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ماضی کے وہ شہداء جنہوں نے اپنی لازوال قربانیوں سے اس ملک کو پروان چڑھایا اپنے قیمتی خون سے اس چمن کو سنبھالا آج وہ شہید ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے پروان چڑھائے گئے وطن کی خاطر قربانیاں پیش کریں۔

سوچنے کی بات ہے کہ آج جب ہمارے وطن کو ہماری قربانیوں کی شدید ترین ضرورت ہے ہم دفاع پاکستان اور دفاع اسلام کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں؟

مگر نسلِ نو ان کارناموں اور قربانیوں سے نااہل ہو چکی ہے۔ آج جب انڈیا افغانستان میں بیٹھ کر متعدد سفارتخانوں کے ذریعے افغانستان میں علیحدگی پسند تحریکوں اور فسادات کو فروغ دے رہا ہے۔ اسی طرح سندھ میں بھی علیحدگی پسندوں کو مالی و

ہوتا ہے کہ اپنے سے آٹھ گنا بڑے دشمن کو جب لاہور فتح کرنے کی دھم سنائی تو اس کے خواب یوں چمکانا چور ہوئے کہ وہ اپنے زخم چاٹنا ہی رہ گیا۔ رات کی تاریکی میں لاہور پر حملہ کیا اور بڑھک ماری کہ ناشتہ لاہور میں کریں گے اور چائے جم خانہ میں پیئیں گے۔ لیکن پاک فوج کے جوان ایسی جوانمردی سے لڑے کہ ایک قدم آگے بڑھنا تو درکنار دشمن اپنی پوٹیں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ پاک فوج نے دشمن کا کئی کلومیٹر علاقہ اپنے کنٹرول میں لے لیا۔

سامان حرب سے لیس اور تعداد کی برتری کے زعم میں جتلا یہ دشمن فضائیہ کے میدان میں بھی بری طرح شکست سے دوچار ہوا۔ فضائیہ میں بھی دشمن واضح طور پر عددی برتری کا حامل تھا لیکن اس کے باوجود دشمن عبرتناک شکست سے دوچار ہوا۔

7 ستمبر کی درمیانی شب جب حملے کا آغاز ہوا تو 13 بھارتی طیارے یکے بعد دیگرے حملہ آور ہوئے لیکن یہ تمام طیارے کوئی بھی قابل ذکر نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ پاک فضائیہ نے ایک بھارتی طیارے کو مار گرایا۔ پٹھانکوٹ کے محاذ پر بھارت کے 2 طیارے پہلے ہی حملے کی نذر ہو گئے۔ یہ طیارے بھارت نے جنگ سے قبل ہی اپنے فضائی بیڑے میں شامل کئے تھے۔

ایم ایم عالم کا کارنامہ بھی اسی جنگ کا حصہ ہے جس کے دوران سکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم نے محض چند گھنٹوں میں دشمن کے پانچ طیارے مار گرائے۔ اس جنگ کے دوران بھارت کے 11 طیارے تباہ ہوئے جبکہ پاک فضائیہ کو محض 9 طیاروں کی قربانی دینا پڑی۔

فضائیہ تو اپنی شاندار کارکردگی کی بناء پر جنگ میں اپنا کردار ادا کرتی ہی رہی لیکن بری فوج نے جو کارنامے سرانجام دیئے شاید ہی کوئی ان کی نظیر پیش کر سکے۔ بھارت نے جب اپنے ٹینکوں کی مدد سے سیالکوٹ کے علاقے پر حملہ کیا تو بھارت کے 500 ٹینکوں کا مقابلہ پاک فوج کے محض 45 ٹینکوں نے کیا





# سید ان وحشر کی ہولناکیاں

دنیاوی آسائشات میں مگن نوجوانوں کے لئے لمحہ فکریہ...!

رشوت چلے گی اور نہ ہی کوئی اپنی مرضی سے سفارش کر سکے گا۔ یہ اللہ کا نافرمان دنیا میں اپنے کاروبار میں مصروف اپنی آخرت سے بیزار دنیا کی کمائی میں مصروف اس دن کی سختی کا سامنا کرتے ہوئے مارے افسوس اور ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا ”اے کاش! میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا ہائے میری بدبختی میں نے فلاں (گمراہ آدمی) کو اپنا دوست بنایا ہوا تھا۔“

(سورۃ الفرقان)

انسان کی پیدائش سے لیکر اسکی موت تک جتنی بھی تکلیفیں انسان پر آتی ہیں موت ان سب تکلیفوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے اور موت کے بعد آنے والے مراحل کی تکلیف موت سے کہیں زیادہ ہے۔ لوگ اپنی قبروں سے ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے خفتہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ“ کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس روز کی مصیبت اتنی زیادہ ہوگی کہ کسی شخص کو کسی دوسرے طرف دیکھنے کا ہوش ہی نہیں ہوگا۔“ (مسلم)

میدان حشر میں لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔ سورج ایک میل کے فاصلے پر آ جائے گا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہونگے، کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کسی

”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہوں گے، جو زمین میں ہوں گے، مگر گرجائیں گے مگر جسے اللہ نے چاہا، پھر اس میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔“ (سورۃ الزمر آیت 68)

مرنے کے بعد انسان کو پیش آنے والے مراحل جن میں برزخ، نفخ صور، نشور، حشر، حساب، میزان اور صراط وغیرہ شامل ہیں

**عمر بن عبدالعزیز**

کس قدر کٹھن اور مشکل ہونگے اسکا اندازہ اللہ کے قرآن پاک سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔“ (سورۃ المزمل)

یعنی مارے خوف کے کوئی بھی بچہ اپنی اصلی حالت میں نہیں رہے گا، ڈر اور خوف کی یہ کیفیت ہوگی کہ ماں اپنے بچے کو چھاتی سے الگ کر دے گی، عورتوں کے حمل گر جائیں گے، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، لوگوں کے کیلچے منہ کو آ جائیں گے وہ غم سے بھرے ہونگے لیکن کوئی انکی فریاد سننے والا اور کوئی انکو حوصلہ دینے والا نہیں

سیدنا آدم علیہ السلام اور اماں حوا جو ہم سب کے روحانی ماں باپ ہیں جنت میں آرام سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ شیطان نے ہمارے باپ اور ماں کو ایک معمولی سی غلطی پر اکسایا جس کے بعد ایک مقررہ مدت کیلئے آپ دونوں کو اس دنیا میں بھیج دیا گیا اور پھر وہاں سے نسل انسانی کی ابتداء ہوئی۔ انسان جسے اشرف المخلوقات کا شرف حاصل تھا اس کرہ ارض پر اپنی مدت پوری کرنے کیلئے آتے چلے گئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس دنیا میں ایک بہت بڑی تعداد انسانوں کی آئی اور چلی گئی۔ اس میں نیک لوگ بھی شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان بھی۔ یہ سلسلہ اسی طرح ہی جاری رہے گا، لوگ آتے جائیں گے، اپنا اپنا وقت پورا کریں گے اور بالآخر میدان حشر سجایا جائیگا۔

اس میدان میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس دن تک جتنے بھی انسان، جن غرض ہر چیز کو اس میدان میں اپنے رب کے حضور حاضری دینا ہوگی۔ اس دن کسی کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ ہر شخص کو اس دن حاضر ہونا پڑے گا۔ اس دن کے آنے سے قبل لوگ اپنی روزمرہ کی مصروفیات میں مصروف ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا جو کہ اپنی پیدائش

سے اب تک اپنے منہ میں صور رکھے ہونگے اور حکم ملتے ہی صور پھونک دیں گے۔ صور کی آواز اتنی

اس دن کی تھکاوٹ دنیا کی تھکاوٹ سے کہیں زیادہ ہوگی اور اس دن کا رونا اس دنیا کے رونے سے کئی گنا زیادہ ہوگا اور اس دن کا افسوس اس دنیا کے افسوس سے کئی گنا زیادہ ہوگا

کو پسینہ کی (منہ میں) لگام آئی ہوگی۔ ہر شخص نے جو دنیا میں اعمال کئے ہونگے اسکے مطابق ہی اسے پورا حساب دیا جائے گا۔ میدان حشر کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اس دن کی تھکاوٹ دنیا کی تھکاوٹ سے کہیں زیادہ ہوگی اور اس دن کا رونا اس دنیا کے رونے سے کئی گنا زیادہ ہوگا اور اس دن کا افسوس اس دنیا کے افسوس سے کئی گنا زیادہ ہوگا اور اس دن کی تکلیف اور پریشانی دنیا کی تکلیف اور پریشانی سے کئی گنا زیادہ ہوگی۔ لوگ اس تکلیف اور پریشانی کو برداشت کرنے کی سکت نہیں

ہوگا۔ جو شخص اللہ کا مجرم ہوگا وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اپنی اولاد جسکو وہ دنیا میں اپنے سینے سے لگا کر رکھتا تھا اسکے اخراجات برداشت کرتا تھا، خود نہیں کھاتا تھا لیکن اپنی اولاد کو کھلاتا تھا، اسکی بیوی جس کے لئے دنیا میں اپنے ماں باپ تک سے الگھ پڑتا تھا، اس کے بھائی جس پر اسکو بہت فخر ہوتا تھا۔ اسکی برادری جس کے بارے میں یہ لوگوں کو بڑے فخر سے بتاتا تھا، غرض اس زمین پر موجود وہ چیز جس سے اس گناہ گار کو محبت تھی وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے بطور فدیہ پیش کریگا لیکن افسوس اس دن نہ تو کوئی

شدید ہوگی کہ جیسے لوگ اسکو سنیں گے ہلاک ہوتے جائیں گے۔ صور دومرتبہ پھونکا جائے گا۔ (پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے تمام مخلوقات مردہ ہو جائیں گی اور دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے بعد تمام مخلوقات زندہ ہو جائیں گی۔)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ”وَنُفِخُ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخُ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ“

رکھتے ہوئے حتیٰ کہ ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے پسینے کی لگام آئی ہوگی اور وہ دعا مانگے گا ”یارب! اس مصیبت سے مجھے نجات دے“ خواہ جہنم میں ہی بھیج دے“ (طبرانی)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس زمین کو ہموار چڑے کی مانند کھینچ دینگے اور اس پر آدمیوں سے ہر آدمی کو دو قدم رکھنے کی جگہ میسر آئیگی۔ (ابن مبارک)

آج اس دنیا میں اللہ کی توحید کا انکار کرنے والا کافر جو دنیا میں دنیا کی آسائش و آرام کو اپنے لئے کافی سمجھے یہ جب کل میدان محشر میں اپنے رب کے حضور پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اس ظالم کے نامہ اعمال کو رکھے گا اور ایک ایک کر کے اس کے اعمال اسے دکھائے گا۔ اس سے اس کے گناہ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ یہ صاف انکار کرے گا یہ میں نے نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھیوں کو بلائیں گے جن کے ساتھ کل کر یہ گناہ کیا کرتا تھا وہ سب اس بد بخت کے خلاف گواہی دیں گے۔ وہ اس گواہی سے بھی مکر جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ مختلف گواہیاں اس کے سامنے پیش کریں گے لیکن یہ مسلسل جھوٹ بولتا جائے گا اور انکار کرتا چلا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے منہ پر تالا لگا دو۔ پھر اس کے اعضاء کو حکم ملے گا کہ اس کے جسم کا ایک ایک عضو اس کے خلاف گواہی دے گا۔ پھر یہ مارے غم کے چیخے گا اور پکارے گا کہ میں تجھے جہنم سے بچانے کیلئے جھوٹ بول رہا ہوں اور تم میرے ہی خلاف گواہی دے رہے ہو۔ اس کے جسم کے اعضاء کہیں گے ہمیں تو ہمارے رب کا حکم تھا۔ ہم کیوں نہ بولتے۔ پھر اس وقت اس ظالم کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ ”وَوُجُوهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجْرَةُ“۔

(سورہ عبس: 42-41-40)

ترجمہ: ”اور کچھ چہرے، اس دن ان پر ایک غبار ہوگا۔ انکو سیاہی ڈھانپتی ہوگی۔ یہی ہیں جو کافر ہیں، نافرمان ہیں۔“

میدان حشر میں لوگوں کو پچاس ہزار سال تک کا عرصہ گزارنا پڑے گا۔ جو ایک دن ہوگا جس طرح تیرکمان میں بڑی مشکل سے ٹھہرتا ہے اسی طرح لوگ حشر میں بڑی مشکل سے پچاس ہزار سال تک کا عرصہ گزار سکیں گے۔ جب ساری مخلوق میدان حشر میں پہنچ جائے گی تو اعلان کیا جائے۔

”وَأَمَّا الْيَوْمَ الْكَلْبُ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ“۔

”جمجمو آج کے روز تم (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ۔“ (سورہ یٰسین: آیت 59)

اور جب سب لوگ الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے سورج کی پرستش کرنے والوں کا گروہ ستاروں کی

پرستش کرنے والوں کا گروہ آگ کی پرستش کرنے والوں کا گروہ بتوں کی پرستش کرنے والوں کا گروہ قبروں کی پرستش کرنے والوں کا گروہ منافقوں کا گروہ اور مردوں کا گروہ یہ سب گروہ ایک طرف اور دوسری طرف ایمانداروں کو ان کے عقائد اور اعمال کے مطابق الگ الگ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ علماء علماء کے ساتھ، صلحا صلحا کے ساتھ، عابد عابدوں کے ساتھ، متقین متقین کے ساتھ، خاشعین خاشعین کے ساتھ، شہداء شہداء کے ساتھ، مجاہد مجاہدین کے ساتھ، حفاظ حفاظ کے ساتھ، قراء قراء کے ساتھ، نخی نخیوں کے ساتھ، عادل عادلوں کے ساتھ، رحمل رحملوں کے ساتھ اور احسان کرنے والے احسان کرنے والوں کے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔ بے نماز بے نمازیوں کے ساتھ بے روزہ بے روزوں کے ساتھ، ناعین زکوٰۃ ناعین زکوٰۃ کے ساتھ والدین کے نافرمان والدین کے نافرمانوں کے ساتھ، قاتل قاتلوں کے ساتھ، ذاکو ذاکوں کے ساتھ، شرابی شرابیوں کے ساتھ، زانی زانیوں کے ساتھ، سود خور سود خوروں کے ساتھ، رشوت خور رشوت خوروں کے ساتھ، ظالم ظالموں کے ساتھ، غاصب غاصبوں کے ساتھ، خائن خائون کے ساتھ، کفار کفار سے دوستی کرنے والے کفار سے دوستی کرنے والوں کے ساتھ، کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے کفار کے ساتھ، غرض میدان حشر میں اہل ایمان کی جائے قیام الگ ہوگی۔ کافروں، مشرکوں، منافقوں، فاسقوں اور فاجروں کا ٹھکانہ الگ ہوگا۔

اس دن لوگ جھوک پیاس اور شدید گرمی کی حالت میں پچاس ہزار سال کھڑے رہیں گے۔ آج سورج کا ہماری زمین سے فاصلہ تقریباً 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔ اس کے باوجود جون جولائی میں زمین پر ننگے پاؤں ایک منٹ کیلئے بھی نہیں رہا جاتا۔ غور فرمائیے! اس روز کیا حال ہوگا جس روز زمین کا درجہ حرارت آج کے مقابلہ میں تقریباً 9 کروڑ درجے زیادہ ہوگا! لچا رہو کر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے ”اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور آپ میں روح پھونکی فرشتوں سے سجدہ کروایا“ جنت میں جگہ دی آج آپ ہمارے لئے سفارش کر دیں کہ اللہ تعالیٰ حساب و کتاب شروع کرے ہمیں حشر کی تکلیف سے نجات دے دے۔ حضرت آدم علیہ السلام انکار کر دیں گے کہ آج میرا رب اس قدر غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ اتنا غصے ہوا ہوگا۔ مجھ سے جنت میں اللہ تعالیٰ سے نافرمانی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے لہذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ بھی صاف انکار کر دیں گے ”آج میرا رب اتنا غصے میں ہے کہ اس سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ دنیا میں نے اپنی قوم

کے حق میں بددعا کی تھی جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئی مجھے آج اس چیز کا ڈر ہے میں سفارش نہیں کر سکتا۔ تم لوگ ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ بھی صاف انکار کر دیں گے اور وہی بات فرمائیں گے جو حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام نے کئی تھی کہ ”آج میرا رب اس قدر غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غصے میں آیا نہ آئے گا۔ میں نے دنیا میں تین جھوٹ بولے تھے جس کی وجہ سے مجھے آج اپنی فکر ہے۔ لہذا تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر دیں گے اور کہیں گے میں نے دنیا میں ایک آدمی کو قتل کیا تھا مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ محمد علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کرینگے۔“ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے آپ ﷺ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمارے حساب کتاب کا آغاز فرمائے۔“

پھر رسول ﷺ فرمائیں گے ہاں آج کے دن سفارش کے لائق میں ہی ہوں، پھر سجدہ ریز ہو کر اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کریں گے، پھر اللہ آپ کی سفارش کو قبول کریں گے، کچھ لوگ جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ آپ ﷺ پھر سجدہ میں گر کر اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کریں گے۔ آخر کار آہستہ آہستہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیا جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ نیک لوگوں کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جبکہ بد بخت مشرک و کافر کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ”اہل ایمان کے روشن چہرے پہلے سے زیادہ روشن ہو جائیں گے اور اہل کفر کے سیاہ چہرے پہلے سے زیادہ سیاہ پڑ جائیں گے اور پکاریں گے۔

”يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا جِئْتُمُوهُنَّ وَأَنْتُمْ كَافِرُونَ“۔ ”یہاں لوگو! میں نے تم کو جہنم کا فیصلہ نہیں کیا“ اس سے پہلے کا مرحلہ ہی اتنا مشکل اور سخت ہے کہ کچھ ٹکٹا یقیناً ایک بہت بڑی کامیابی ہے ہم سب اپنے رب کے حضور اس چیز کی دعا کرتے ہیں کہ کل جب حشر کا میدان لگے اللہ تعالیٰ ہمیں شہداء کا ساتھ نصیب فرمائیں اور ہمارا نامہ اعمال ہمارے دائیں ہاتھ میں تمھارا جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں۔ (آمین)

محترم بھائیو! یہ ابھی میدان حشر کی کیفیت ہے ابھی اللہ تعالیٰ نے جنت یا جہنم کا فیصلہ نہیں کیا اس سے پہلے کا مرحلہ ہی اتنا مشکل اور سخت ہے کہ کچھ ٹکٹا یقیناً ایک بہت بڑی کامیابی ہے ہم سب اپنے رب کے حضور اس چیز کی دعا کرتے ہیں کہ کل جب حشر کا میدان لگے اللہ تعالیٰ ہمیں شہداء کا ساتھ نصیب فرمائیں اور ہمارا نامہ اعمال ہمارے دائیں ہاتھ میں تمھارا جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں۔ (آمین)



## لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

# سی آئی اے کی ناکامیاں

بلا واسطہ ملوث رہا ہے۔ اپنے اتحادی جنوبی ویتنام اور نوآبادیاتی نظام کی بقاء کیلئے امریکا نے شمالی ویتنام سے جنگ کا آغاز کیا۔ امریکا جب اپنے پرسونک اور جدید ترین طیاروں کے ساتھ شمالی ویتنام پر حملہ آور ہوا تو شمالی ویتنام کے پاس مقابلے کیلئے چند ایٹمی ایئر کرافٹ گئیں اور روسی تعاون سے حاصل کئے گئے چند طیارے تھے۔ شمالی ویتنام کے پاس موجود اسلحہ امریکا کے جدید ترین اسلحہ کے مقابلے میں بالکل ناکارہ تھا۔ لیکن اس سب کے باوجود جب بات میدانی جنگ پر آئی تو امریکی سیکورٹی ایٹمی جنس اداروں کی کارکردگی کا پول کھل کر سامنے آ گیا۔ روس کی ایٹمی جنگ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کئے گئے امریکی فوجی غیر تربیت یافتہ ویتنامی گوریلوں کا وار نہ سہہ سکے۔ امریکہ جو بظاہر اپنے اتحادیوں کو شمالی ویت نام کے خلاف جنگ لڑنے کی تربیت دینے کیلئے آیا تھا جب خود اس جنگ میں ملوث ہوا تو 60 ہزار لاشوں کا تحفہ وصول کرنے کے بعد وہاں سے بھاگ نکلا۔ چھوٹے فوجی کے ویتنامی گوریلوں نے اپنی ہلکی پھلکی گئیں لیکر جب امریکی افواج کے مقابل آئے تو امریکی اپنا بھاری اسلحہ سنبھالتے ہی رہ گئے۔

ویتنام میں شکست فاش کے باوجود بھی امریکی زعم نہ ٹوٹا۔ CIA اور دیگر امریکی ایجنسیاں اس بات کی دعویدار ہیں کہ وہ دنیا بھر کے حالات سے واقف ہیں۔ دنیا بھر کے تمام

اتر کر کیوبا کے صدر فیڈل کاسٹرو کے خلاف فوجی بغاوت کا اعلان کر دے گا اور ظاہر یہ کیا جائے گا کہ کیوبا کی فوج نے بغاوت کردی ہے۔ اس ڈرامے کو مکمل کرنے کے لئے ہی چاروں جہازوں پر کیوبا کی ایئر فورس کے نشان بنائے گئے اور پائلٹوں کو کیوبا ایئر فورس کی وردی پہنائی گئی لیکن امریکی حکومت کے یہ تمام عزائم

### خظلمہ عماد

خاک میں مل گئے۔

CIA نے اس مشن کی ناکامی کی بہت سی وجوہات پیش کیں لیکن اس کی اصل ذمہ دار بذات خود CIA ہی تھی جو اپنا مشن درست انداز میں مکمل نہ کر داسکی۔ امریکی ایٹمی جنس اپنے کسی مشن میں پہلی مرتبہ ناکام نہ ہوئی تھی۔ امریکی سیکورٹی اداروں کی تاریخ ناکامیوں سے بھری پڑی ہے۔ امریکی ایٹمی جنس ادارے اور بالخصوص CIA دنیا بھر کے چپے چپے سے واقف اور تمام واقعات سے باخبر ہونے کی دعویدار ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کسی بھی جنگ کے نتائج اس ملک کے جاسوسی اداروں پر

جہاز کے اڑان بھرتے ہی پائلٹ نے رٹی رٹائی کہانی کو ایک دفعہ پھر سے دہرایا۔ یہ کہانی اسے کیوبا کے ایئر پورٹ پر اتر کر سنائی تھی۔ اس کے جہاز پر کیوبا کی ایئر فورس کا نشان تھا۔ پائلٹ سوچوں میں گمن تھا اور اس سے پہلے اڑنے والے تینوں جہازوں کی کامیابی کا سوچ رہا تھا۔ اس کے مشن کا انحصار انہی تین جہازوں پر تھا۔ اگر وہ تین جہاز کامیاب ہوئے تو ہی وہ کیوبا کے ایئر پورٹ پر اتر کر اپنی کہانی سناسکے گا۔ اس سے قبل فضا میں اڑان بھرنے والے طیارے جو بھی کیوبا کی خاموش فضاؤں میں داخل ہوئے۔ کیوبا کی یہ پرسکون فضا ایٹمی ایئر کرافٹ گنوں کے شور سے گونج اٹھی۔ گنوں کے اس ارتعاش نے کیوبا کی عوام کو یہ احساس دلادیا کہ فضا کی حملہ ہو چکا ہے۔ لوگ اپنی کھڑکیوں اور گھروں سے باہر جھانکنے لگے۔ حملہ آور تینوں جہازوں نے بمباری شروع کی اور زمین پر ہی موجود 5 طیاروں کو اڑا دیا لیکن ایٹمی ایئر کرافٹ گنیں بھی خاموش نہ ہوئیں اور طیاروں کو مقاصد کے حصول سے روکے رکھا۔

چوتھا پائلٹ کیوبا کے ایئر پورٹ پر اترنے کی حسرت دل میں ہی لئے رہ گیا اور یوں پورا پلان چو پٹ ہو گیا۔ امریکی ایٹمی جنس اداروں کی فیڈل کاسٹرو کے خلاف ایک اور سازش مکمل طور پر

ناکام ہو گئی۔ کیوبا لاطینی امریکا کا ایک چھوٹا سا غریب ملک جس کے عدم استحکام کیلئے امریکا نصف صدی سے زائد عرصے سے

اپنے ملک کو کمزور کرنے میں امریکی ادارے ہی کافی کردار ادا کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اس امریکی سپر پاور کو توڑنے میں ہمیں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

حالات ان کے علم میں ہیں۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کی حامل یہ ایجنسیاں امریکی مفادات کی نگہبان ہونے کی دعویدار ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ امریکی مفادات کو سب سے زیادہ نقصان بھی انہی اداروں نے پہنچایا ہے۔

چراغ تلے اندھیرا کے مصداق یہ ایجنسیاں دنیا بھر کے حالات سے واقفیت کی دعویدار ہیں لیکن اپنی ہی ناک تلے اغوا ہونے والے طیاروں کا سراغ نہ لگا سکیں۔ جدید ترین آلات کی مدد

مختصر ہوتے ہیں۔ ایٹمی جنس اداروں کی کارکردگی سے ہی کسی جنگ کی جیت یا ہار کا یقین کیا جاتا ہے۔ امریکی جنگی تاریخ میں اس کے ماتھے پر بہت سے ایسے بدناما داغ ہیں جو اس کے مکروہ چہرے کو مزید بد صورت بنا رہے ہیں۔ امریکی ایٹمی جنس اداروں کی ناکامی کے بہت سے ثبوت تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں انہی میں سے جنگ ویتنام بھی ہے۔

ویتنام کی جنگ اک ایسا تنازع ہے جس میں امریکا

کوشاں ہے۔ اپنی اس کاوش میں متعدد بار اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا جبکہ کیوبا ایک چھوٹا سا ملک ہونے کے باوجود امریکہ جیسی طاقت کے سامنے ڈٹا رہا ہے۔

مذکورہ بالا مشن کچھ یوں تھا کہ امریکی ایٹمی جنس کے ادارے CIA نے کیوبا کے باغی پائلٹوں کو بھرتی کیا اور انہیں مکمل تربیت دی۔ تربیت کے بعد ان کے ذمہ یہ تھا کہ پہلے تین جہاز کیوبا پر بمباری کریں گے اور چوتھے جہاز کا پائلٹ کیوبا کے ایئر پورٹ پر

سے سیکورٹی کا نظام چلانے والے یہ ادارے دو طیاروں میں اسلحہ بچھنے سے ندرک سکے۔ جی ہاں! میری مراد 9 ستمبر 2001ء کے وہ حملے ہیں جن میں امریکی غرور خاک میں ملا۔ امریکی معیشت کے مرکز نیویارک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والے ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے دو جہاز ٹکرا دی گئیں۔ امریکی رپورٹس کے مطابق یہ طیارے اغوا کئے گئے۔ یوں خود ہی اپنی کارکردگی کا پول کھول دیا کہ ہم پوری دنیا پر قبضے کے تو دعویدار ہیں لیکن اپنے ہی ملک کے جہازوں کی حفاظت سے قاصر ہیں۔ دنیا بھر میں سیکورٹی رسک کی بات کرنے والے اپنے ہی ملک میں سیکورٹی دینے سے قاصر رہے۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ امریکہ کے دفاعی مرکز جینا گون سے بھی ایک طیارہ ٹکرا دیا گیا۔ 9 ستمبر 2001ء کے دن یوں امریکی اٹلی جنس اداروں کی اپنے ملک کی حفاظت کی ”استعداد“ کھل کر سامنے آ گئی۔

CIA اور دیگر اداروں نے اپنی خفت چھپانے کی خاطر تحقیقات کے بغیر فوراً ہی اسامہ بن لادن اور القاعدہ کو مورد الزام ٹھہرا دیا۔ حملوں کے فوری بعد اس وقت کے امریکی صدر جارج بوش نے یہ اعلان کیا کہ ان حملوں کا انتقام لیا جائے گا اور ذمہ داروں کو مکمل سزا دی جائے گی۔

اسامہ بن لادن اور القاعدہ کو سزا دینے کے لئے امریکا افغانستان پر چڑھ دوڑا اور اسامہ بن لادن کی تلاش میں لاکھوں افغانیوں کو ابادی نیند سلا دیا گیا۔ یہاں بھی امریکی ایجنسیاں افغانیوں کی صورتحال کا اندازہ لگانے سے قاصر رہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پہلا

امریکی دستہ جو افغانستان پہنچا اس میں صرف ایک امریکی فوجی زندہ بچا۔ باقی سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

دنیا بھر کے چپے چپے پر نظر رکھنے کے دعویدار امریکی ادارے ایک فرد کو تلاش نہ کر سکے اور دس سال تک اس فرد کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ دس سال کے بعد بھی ابھی تک امریکی دعوؤں کی حیثیت مشکوک ہے کہ آیا یہ واقعی اپنے ارادوں میں کامیاب ہوئے ہیں یا.....؟

افغانستان میں موجود ان امریکی اداروں کی کارکردگی کا احوال اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکا گیارہ سال گزرنے

کے باوجود افغانستان میں آزادانہ حرکت کرنے سے قاصر ہے۔ اس کی فوج اپنے قلعوں تک محصور ہے اور متعدد مقامات پر افغانیوں کو بھاری رقوم ادا کر رہی ہے۔

CIA اور دیگر امریکی اداروں کی ایک اور ناکامی عراق جنگ ہے۔ اپنے انہی اداروں کی رپورٹوں پر انحصار کرتے ہوئے جب امریکہ کیسپائی تھہریا روں کی تلاش میں عراق پر حملہ آور ہوا تو سوائے ریت کے اسے کچھ نہ ملا۔ یوں امریکی اٹلی جنس نے اپنی بوگس رپورٹوں کی بنیاد پر اپنی فوج کو عراق میں پھنسا دیا۔ جہاں عراقی گوریلوں نے ان کا خوب شکار کیا۔ عراق میں لاشوں کی کثیر تعداد کا تحفہ وصول کرنے کے بعد بالآخر امریکہ عراق سے ذلیل و رسوا ہو کر نکلا۔ یوں ایک دفعہ پھر امریکی اٹلی جنس نے اپنی حکومت کو نقصان سے دوچار کر دیا۔

عراق سے انخلاء کے بعد امریکی توجہ مکمل طور پر افغانستان پر مرکوز ہو گئی۔ یہاں شدید مار پڑنے کے بعد امریکی حکام نے

## BLOOD MONEY



طالبان سے مذاکرات کی بجھک مانگی۔ طالبان نے تو اس کا کوئی جواب نہ دیا لیکن کونڈ ایک کے دوکاندار نے اس موقع پر CIA اور دیگر امریکی اداروں کو خوب بے وقوف بنایا۔ یہ معمولی دوکاندار امریکی حکومت سے طالبان کا نمائندہ بن کر ملتا رہا اور مذاکرات کا ڈھونگ رچا تار رہا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ اس دوکاندار نے امریکی اداروں سے بھاری رقوم بھی وصول کیں۔ یہ سلسلہ تا دیر چلتا رہا لیکن ٹیکنالوجی اور جدید ترین

وسائل کے امریکی ادارے یہ تک معلوم نہ کر سکے کہ ان کے ساتھ مذاکرات کرنے والے کی حقیقت کیا ہے۔ بلکہ جب طالبان کی طرف سے مذاکرات کی تردید سامنے آئی تو امریکی خفیہ اداروں کی آنکھوں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور یہ ادارے محض کف افسوس ہی ملتے رہ گئے۔

الغرض امریکی خفیہ ادارے جو دنیا بھر میں ہوا بنا دیئے گئے ہیں ان کی کارکردگی محض افسانہ ہے۔ CIA اور دیگر امریکی خفیہ اداروں کی ناکامی کا یہی سب سے بڑا ثبوت ہے کہ جس جنگ سے انہیں بے تحاشہ فوائد کی توقع تھی وہ جنگ ان کے لئے انتہائی مہلک ثابت ہوئی ہے۔ یہ ادارے امریکی فوج کو افغانستان کی دلدل میں پھنسا چکے ہیں۔ اب اس دلدل سے بحفاظت نکلنے میں امریکی مکمل طور پر ناکام ہیں۔ القاعدہ اور دیگر جہادی تنظیموں کو ختم کرنے کی دعویدار CIA اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہے۔ جبکہ القاعدہ طالبان اور دیگر جہادی گروہیں دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس دلدل سے نکلنے کیلئے امریکہ اور اس کے اتحادی بے پناہ سرمایہ اور وسائل خرچ کر رہے ہیں لیکن اس سب کے باوجود دلدل میں پھنس ہوئے ہاتھی کے مصداق کہ وہ بچنے کیلئے جتنے ہاتھ پاؤں مارے اتنا ہی پھنستا چلا جاتا ہے۔

سپر پارز کا یہ غرور کہ وہ طاقتور ترین ٹیکنالوجی اور اداروں کے مالک ہیں اب خاک میں مل چکا ہے اور ان کے اداروں کی کارکردگی کی وجہ سے اب ٹوٹ چکا ہے۔ دنیا بھر کے محاذوں سے شکست کھانے کے بعد یہ امریکا اب افغانستان میں دم توڑتا نظر آ رہا ہے۔ امریکہ کی اس گرتی ہوئی معیشت کو محض چند دھکوں کی مزید ضرورت ہے۔ ویسے تو اپنے ملک کو کمزور کرنے میں امریکی ادارے ہی کافی کردار ادا کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اس امریکی سپر پارز کو توڑنے میں ہمیں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سوچنا یہ ہے کہ عالم اسلام کے اس دشمن کی تباہی میں ہمارا کردار کتنا ہے۔

CIA اور دیگر امریکی خفیہ اداروں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ انشاء اللہ ریت کی دیوار ہیں۔



یورپ کوکور (Cover) کر سکتے ہیں۔ یہ جنگ میں اپنے سسٹم کی مدد سے اپنے مخالف اواکس (AWACS) طیارے کو کنٹرول کر کے اس کی دیکھنے کی صلاحیت کو کم اور زیادہ بھی کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسرے جہاز کو ریڈار چلانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ (AEW) ایئر کرافٹ پہلی مرتبہ جنگ عظیم دوم میں منظر عام پر آیا۔ جب ان جہازوں میں (Air Search) رڈار کو نصب کیا گیا جس سے انکے اپنے ٹارگٹ کو دیکھنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے ان طیاروں کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔ پاکستان میں یہ طیارے ایٹمی ہتھیاروں کی حفاظت کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ وہ ممالک جن کے پاس اواکس طیارے موجود ہیں۔

ملک کا نام	طیاروں کی تعداد
یو ایس ایئر فورس	32
یو ایس نیوی	55
سعودی عرب	05
انڈین ایئر فورس	03
فرانس ایئر فورس	04
فرانس نیوی	03
روس ایئر فورس	16
مصر ایئر فورس	06
برازیل	05
پاکستان	04
چین	06
سنگاپور	04
جاپان	04
اسرائیل	03
نیٹو	17
سوئیڈن ایئر فورس	06



ہوائی فوج

حافظ مغیرہ

وقت اپنی طرف آنے والے جہازوں کو روک بھی سکتا ہے اور انکے بھی کر سکتا ہے۔ موجود (AWACS) اواکس 400km دور سے ہی جہاز اور فضا میں اپنے طرف آنے والے میزائل کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ ایک اواکس (AWACS) 3 تین ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے 312,000km<sup>2</sup> کے ایریا کو کور (Cover) کر سکتا ہے۔ تین اواکس طیارے پورے وسطی

فضائیہ کسی بھی ملک کے دفاع میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس فضائیہ میں جنگی طیاروں کی اہمیت مسلم ہے۔ اواکس طیارے انسانی دماغ کا ایک شاہکار ہیں جو بے پناہ جنگی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں اور کسی بھی ملک کے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہتھیار ہیں۔ پاکستان کی فضائیہ کے پاس اواکس طیارے موجود ہیں۔

15 اور 16 اگست کی درمیانی شب ضلع انک میں پاکستان کی مایہ ناز ایئر فورس کے منہاس ایئر بیس پر ہونے والے دہشت گردی کے ناکام واقعہ کا ہدف بد قسمتی سے یہی طیارے تھے جو پاکستان نے ستمبر 2011 میں چین سے درآمد کئے تھے ان طیاروں کی تعداد 4 عدد تھی۔ ان طیاروں کی اہمیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگ سکتے ہیں کہ یہ ہر ملک کے پاس قلیل مقدار میں ہے۔ یہ طیارہ پہلی مرتبہ مارچ 1977ء میں بنایا گیا تھا۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

AWACS (1)

Airborn Early Warning Control System

AEW (2)

Airborn Early Warning

AEWC (3)

Airborn Early Warning Control

اواکس کو ان تینوں اقسام میں سے اس لئے امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ اس میں لگے ہوئے ریڈار سسٹم کو اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ اپنی طرف آنے والے دوسرے جہازوں اور میزائلوں کی آسانی سے نشاندہی کر سکتا ہے۔ اپنی طرز کے دوسرے جہازوں کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ یہ (AEW) ایئر کرافٹ اور پہلی کا پڑ سے مختلف ہے جو صرف نشاندہی اور پیچھا چا کر سکتے ہیں لیکن کسی کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے برعکس (AWACS) اپنے چلانے والے کو یہ سہولت مہیا کرتا ہے کہ وہ بلندی پر ہی اپنے ٹارگٹ کی نشاندہی سینکڑوں میل دور سے کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ اپنے ٹارگٹ کی بلندی بھی بتا سکتا ہے۔ یہ بیک



AWACS  
اواکس



# ایک تعارف

## پنجاب یونیورسٹی لاہور

تاریخ

پنجاب یونیورسٹی 14 اکتوبر 1882ء کو ”شملہ“ میں ہونے والی سینٹ کی پہلی میٹنگ میں قائم کی گئی۔ یہ برصغیر کے اندر برطانوی حکومت کی طرف سے قائم کی جانے والی چوتھی یونیورسٹی ہے۔ پہلی تین یونیورسٹیاں برطانوی حکمرانوں نے جو بنیادی طور پر ممبئی، مدراس اور کلکتہ میں مضبوط تھے وہاں قائم کی تھیں۔

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر (Dr. G.W Leitner) جو برطانوی تھا نے اسکی بنیاد رکھی Prof. A.C Woolner پنجاب یونیورسٹی کا پہلا رجسٹرار تھا جو کہ (1928-1936) میں وائس چانسلر بھی رہا۔ A.C Woolner نے انیسویں صدی کے ابتدائی دنوں میں یونیورسٹی کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اسکا مجسمہ آج تک ”علامہ اقبال کیپس“ کے سامنے قائم ہے۔

پاکستان کے اندر نئی یونیورسٹی کی تعمیر نے تعلیم کی اعلیٰ تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ آزادی کے وقت پنجاب یونیورسٹی کے طلبہ اساتذہ کی تعداد میں کافی کمی واقع ہوئی کیونکہ غیر مسلم طلبہ اور اساتذہ اور اسکالرز ہجرت کر گئے۔ آخر کار آزادی کے بعد پہلے پاکستانی اور مسلم وائس چانسلر عمر حیات ملک نے یونیورسٹی کی سرگرمیوں کو اپنی بے پناہ محنت اور کوششوں سے دوبارہ بحال کیا۔

پنجاب یونیورسٹی 4 کیمپس، 13 فیکلٹی، 10 کالج، 3 ڈیپارٹمنٹ، سینئر انسٹی ٹیوٹ اور 500 سے زائد محققہ کالج پر مشتمل ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے 730 سے زائد مستقل پروفیسرز اور لیکچرز ہیں یہاں 35 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سالانہ 4,50,000 طلبہ 350 سے زائد مختلف اقسام کے امتحانوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ یہ 180 سے زائد ڈگریز کروا رہی ہے جس میں سے چند اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بزنس اینڈ ایڈمنسٹریشن

ہیلے کالج آف کامرس میں بی کام آئز ایم کام آئز ایم کام 3 سالہ اور ایم فل این کامرس اور پی ایچ ڈی کے پروگرامز کروائے جاتے ہیں جبکہ ہیلے کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس میں ایم بی اے بی بی اے (آئز) ایم ایس اور ایم فل کے پروگرامز

محمد ابراہیم بن عبدالقیوم



کروائے جاتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن میں بی بی اے (آئز) ایم بی اے (بینکنگ اینڈ فنانس) انسٹوٹس اینڈ رسک مینجمنٹ اور HRM کے پروگرامز شامل ہیں۔

2- انجینئرنگ

کیمیکل، مکینیکل اینڈ ملٹریجیل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹس میں کیمیکل، پیٹرولیم اینڈ گیس، الیکٹریکل اور انڈسٹریل انجینئرنگ کی ڈگریز شامل ہیں۔

3- انفارمیشن ٹیکنالوجی

پنجاب یونیورسٹی انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ بی ایس (سی ایس) بی ایس (آئی ٹی) بی ایس (آئز) ایم فل این کمپیوٹر سائنس ایم ایس ایم ایس (آئی ٹی) اور ایم ایس (سی ایس) وغیرہ کے پروگرامز کرواتا ہے۔

4- میڈیکل ایڈفاریسی

ان ڈیپارٹمنٹس میں MBBS ایم فل و دیگر ڈیپلوماز اور فاریسی سے متعلق ڈگریاں کروائی جاتی ہیں۔

5- جیالوجی، سوشیالوجی اور کیمسٹری

ڈیپارٹمنٹ آف کیمسٹری بی ایس سی (کیمسٹری) ایم ایس سی (کیمسٹری) ایم فل (کیمسٹری) اور پی ایچ ڈی (کیمسٹری) اور شارٹ ڈپلومہ کروائے جاتے ہیں جبکہ ڈیپارٹمنٹ آف سوشیالوجی میں بی ایس سی (سوشیالوجی) ایم ایس سی (سوشیالوجی) ایم فل (سوشیالوجی) پی ایچ ڈی (سوشیالوجی) اور Gender Studies میں پیپولر سائنس بھی کروائی جاتی ہے اور ایم ایس سی کرمنالوجی اینڈ سیکورٹی سائنس کروائی جاتی ہے۔

ڈیپارٹمنٹ آف جیالوجی میں بی ایس (آئز) ایم ایس سی (سزمالوجی) ایم فل ایم ایس (جیو میٹرکس) اور پی ایچ ڈی کی ڈگریز بھی شامل ہیں۔

(بقیہ صفحہ 15)



## السلام علیکم

اس سے پہلے کہ میں اس شمارے کے مضامین پر اپنے خیالات کا اظہار کروں، مجھے ناٹل پر بنی وقت کے پیسے کی معنی خیز تصویر نے حالات کو ایک نظر میں پھیر کر دکھا دیا۔

یہ ماہ تو ویسے ہی بڑا اہمیت کا حامل ہے رمضان کی رونق اور فضائل کو قرآن و سنت کے مطابق سمجھنے کا موقع ملا۔ عید کی اصل روح اور پیغام پڑھ کر دل میں ایمان کو تازگی ملی۔ اس ماہ کی چودہ تاریخ کو یہ پاک سرزمین وجود میں آئی، یہ 65 سالہ سفر تاریخ کے آئینے میں دیکھا۔ نیو سپلائی کی بحالی کے بعد جو عظیم لانگ مارچ ہوا اس کی مختصر رو داد پڑھی۔

اپریل 2012ء کی تاریخ، حقائق جان کر اپنی کم علمی کا احساس ہوا۔ ساتھ ہی مزید جاننے کی جستجو جاگ اٹھی ہے۔ کاش کہ ہم سب اتنی حقیقتیں جاننے کے بعد اپنے عمل سے اپنے رب کے فرمانبردار بندے ہونے کا ثبوت دے سکیں۔ (آمین)

ابو ہشام عمر، فیصل ٹاؤن

☆☆☆☆

السلام علیکم ﷺ کے بعد عرض ہے کہ طلباء کارکنان اور ذمہ دار ساتھی ایمان کی بہترین حالت میں ہونگے۔ معزز قارئین کرام اخبار طلباء موجودہ دور میں طلباء کی قرآن و سنت پر اصلاح کے لئے ایک بہترین میگزین ہے۔ جس میں مسلم طلباء کو یہ بتلایا جاتا ہے کہ ان کے خلاف مسلمانوں کے خلاف اسلام کے خلاف پوری دنیا میں کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور ان حالات میں مسلم نوجوانوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور یوں پوری دنیا کے کافر مسلمانوں کے خلاف اور دین اسلام کو مٹانے کیلئے کیا سازشیں کر رہے ہیں ان سے آگاہی دینا..... اور پھر تعلیمی اداروں میں کیا کیا نئی پالیسیوں کا طلباء کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لارڈ میکالے اور مائیکل ہارڈ لینن ڈارون کے نظریات اور ان کا متعارف کیا ہوا نظام تعلیم زبردستی اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(بلال)

☆☆☆☆

السلام علیکم ﷺ

میں اخبار طلباء کا مستقل قاری ہوں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ طلباء کے لئے یہ واحد میگزین ہے جس میں ہمیں

ایک ساتھ حالات حاضرہ سے لیکر تزکیہ و تربیت تک کے مضامین ملتے ہیں لیکن ابھی بھی اس شمارے میں بہت سے ایسے سلسلے ہیں جنہیں مستقل طور پر شروع ہونا چاہیے جو اب تک شروع نہیں ہو سکے۔ اس میں سرفہرست ایسا سلسلہ شروع ہونا چاہیے جس میں عقیدہ کے حوالے سے مضامین شامل ہوں۔

تعلیم پر ہر ماہ کوئی نہ کوئی رپورٹ ضرور آنی چاہیے۔ طلباء کارز کو اور زیادہ دلچسپ کرنے کی ضرورت ہے۔

کیریئر کونسلنگ میں ہر تیسرے شمارے میں ایک ہی کیریئر دہرایا جاتا ہے۔ اگر ان چند باتوں پر عمل کر لیا جائے تو یقیناً اخبار ”اخبار طلباء کا معیار“ پہلے سے کافی بہتر ہو جائے گا۔

السلام علیکم ﷺ

امید ہے محترم ایڈیٹر اور اخبار طلباء کی تمام ٹیم بخیر و عافیت ہوگی۔ جہاں تک بات کی جائے اخبار طلباء کی تو بلاشبہ یہ ایک اچھا میگزین ہے۔ جو طلبہ کی رہنمائی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس میں حالات حاضرہ سے لیکر سائنس تک کے تمام مضامین شامل ہیں۔ لیکن کچھ شکایات اور تجاویز ہیں۔ امید ہے ان پر غور کر لیا جائے گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اخبار طلباء میں سائنس کارز کے ساتھ ساتھ ایک یا دو صفحات آئی ٹی سے متعلق بھی ہونے چاہئیں جس میں قارئین کو کمپیوٹر یا انٹرنیٹ کے متعلق کچھ نئی باتیں معلوم ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اخبار طلباء کے ہر شمارے میں کچھ مضامین یا عنوانات ایسے ہیں جو مسلسل دہرانے لگے محسوس ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکا کے حوالے سے جو مضامین آئے ہیں۔ تقریباً ایک ہی نوعیت کے ہیں گزارش یہ ہے کہ یکسانیت سے گریز کیا جائے اور تنوع پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

یہ تو تھیں کچھ تجاویز لیکن ان سب کے باوجود اخبار طلباء ایک شاندار میگزین ہے۔ لیکن بہتری کی گنجائش تو بہر حال موجود رہتی ہے۔

اخو حکم فی الدین

روحان ابراہیم

جہانیاں

☆☆☆☆

## نوٹ

اخبار طلباء کو مزید بہتر بنانے کے لئے ”آپ کی آراء“ کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس میں آپ کے خطوط شامل کئے جائیں گے۔ لہذا اخبار طلباء کے متعلق کوئی آراء، تجویز، مشورہ یا شکایت ہو تو ہمیں بذریعہ ڈاک مطلع فرمائیں۔

والسلام

انچارج

”آپ کی آراء“

(جواب) کیریئر کونسلنگ کے متعلق آپ کے مشورے کا شکریہ۔ کوشش کی جاتی ہے کہ کسی مضمون کے دہرائے جانے سے بچا جاسکے اور تعلیمی رپورٹ بھی تقریباً ہر ماہ آتی ہے۔ مزید یہ کہ آپ کے مشوروں پر غور کیا جائے گا۔

(غائب۔ فیصل آباد)

☆☆☆☆



# کوئز مقابلہ



## معلومات سیرت

### ہدایات برائے کوئز مقابلہ

- ☆.....صحیح جوابات خوشخط لکھ کر روانہ کریں۔
- ☆.....ایک سے زیادہ صحیح جوابات موصول ہونے پر حتمی فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔
- ☆.....جوابی لفافے پر اپنا پورا صحیح پتہ لکھیں۔
- ☆.....اول، دوم، سوم آنے والوں کو بالترتیب 500، 300 اور 200 کی کتب ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: آپ کے جوابات 25 ستمبر 2012ء تک موصول ہو جانے چاہئیں۔

## بذریعہ قرعہ اندازی انعام یافتگان

اول:	محمد اسامہ شبیر۔ بھکر
دوم:	حافظ عمیر بن عابد، حافظ آباد
سوم:	محمد نصر اللہ۔ ننکانہ

- 1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کا نکاح اعلان نبوت کے کتنے سال بعد ہوا؟
- 2- مکہ کے مسلمانوں میں سے سب سے پہلے ہجرت کرنے والے صحابی کا نام کیا تھا؟
- 3- ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے مکان کا گھیراؤ کتنے افراد نے کیا؟
- 4- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان نبوت کے کتنے عرصے کے بعد اسلام قبول کیا؟
- 5- پہلی ہجرت حبشہ میں ہجرت کرنے والے مرد و خواتین کی تعداد کیا تھی؟

## اخبار طلباء

درج ذیل فقرات اخبار طلباء کے کس مضمون اور صفحہ پر ہیں، مضمون نگار کا نام بھی لکھیں۔

- 1- بھارتی وزیراعظم نے اپنے دورے میں تجارت اور سرمایہ کاری سے متعلق تقریباً 12 معاہدے کئے ہیں۔
- 2- ہمارے نوجوان کو تو بس یہ فکر لاحق ہے کہ اس کا ہینر سٹائل، لباس اور وضع قطع کسی نہ کسی انڈین کچنر سے ملتی چاہیے۔
- 3- ساری دنیا کے کافر مشرق مغرب کے لوگ بڑی بڑی ایٹمی قوتیں اور طاقتیں سب اکٹھی گئی ہیں تو کیسے لڑا جاسکتا ہے؟
- 4- وہ بھائی پروگرام سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچا تو اس کے کپڑے کچھ صاف نہیں تھے۔
- 5- اسلامک کلچر کو ناپسند کرتے ہوئے دین اسلام سے بہت دور ہوتے جاتے ہیں۔

## پتہ: پی او بکس نمبر 966 جی پی او لاہور پاکستان

### گزشتہ کوئز مقابلہ کے درست جوابات

- |   |   |
|---|---|
| <p>اخبار طلباء سے سوالات کے درست جوابات:</p> <ol style="list-style-type: none"> <li>6- صفحہ 5، مضمون ”بھٹی کوپنل سے تناور درخت بننے کا 65 سالہ سفر“ مضمون نگار ”عبدالرحمن“</li> <li>7- صفحہ 16، مضمون ”طلباء میں بڑھتی مایوسی اور خود کشیوں کا رجحان“ مضمون نگار ”جنید الرحمن“</li> <li>8- صفحہ 32، مضمون ”رمضان المبارک“ آخری عشرے کے فضائل“ مضمون نگار ”حافظ عرفان“</li> <li>9- صفحہ 22، مضمون ”تحریک آزادی کا ایک گنام باب“ مضمون نگار ”محمد لطیف“</li> <li>10- صفحہ 15، مضمون ”کیا بتاؤں تجھے نسل نو کی حالت میں“ مضمون نگار ”اسامہ UOL“</li> </ol> | <p>تاریخ سے سوالات کے درست جوابات:</p> <ol style="list-style-type: none"> <li>1- افطار کے وقت اور اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔</li> <li>2- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص رمضان المبارک میں بغیر شرعی رخصت کے ایک روزہ (چان بوجھ کر) چھوڑ دے تو اس کا تمام عمر کا روزہ رکھنا (رمضان المبارک کے ایک چھوڑے ہوئے روزے کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔</li> <li>3- رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں 9 سال روزے رکھے۔</li> <li>4- آیت نمبر 83 سورۃ البقرۃ۔</li> <li>5- غزوہ بدر اور فتح مکہ۔</li> </ol> |
|---|---|



## پہلی بات

پڑ جاتی ہے اور جو نبی رمضان ختم ہوتا ہے تو نمازیوں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے اور یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔

دوسری بات گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد سکول و کالج کھل چکے ہیں، نئے عزم کے ساتھ آپ نے اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کر دی ہوگی۔ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ عبادت کا بھی خیال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

انچارج پھول ستارے

نو نہالان اسلام! پیارے بچو! امید ہے کہ آپ ایمان اور صحت کی بہترین حالت میں ہونگے۔ رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں بھری ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کو خوب راضی کیا ہوگا اور آئندہ بھی گناہوں سے بچنے کے وعدے گئے ہونگے۔ جی پیارے بچو!..... اصل تقویٰ تو یہی ہے بندہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں ہی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے اور رمضان کی عبادت کا جو معمول بنا ہے اسے بعد میں بھی جاری رکھیں۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ رمضان المبارک میں مساجد میں نمازیوں کے لئے جگہ کم

## فرمان الہی

”اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرنے والا ہے۔ سونکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جہاں کہیں ہو گے اللہ ہمیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“ (البقرہ-148)

## قرآن رسول

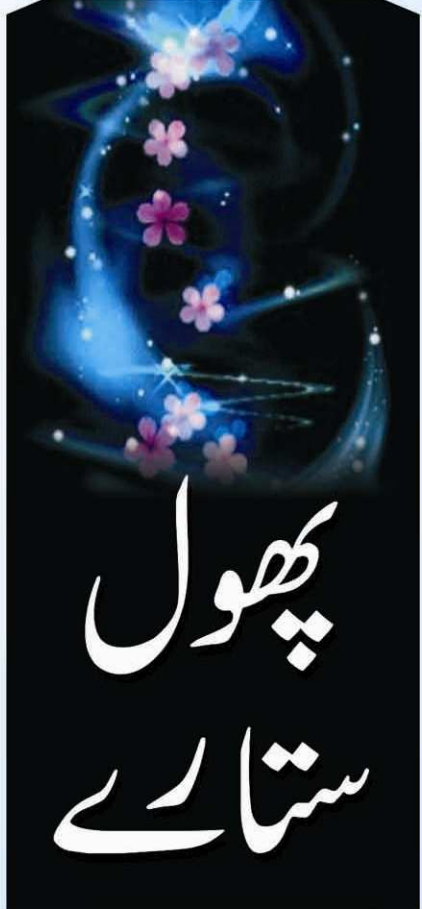
”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے جو شب تاریک کے مختلف ٹکڑوں کی طرح (یکے بعد دیگرے) رونما ہوں گے۔ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر۔ وہ (اس طرح کہ) اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے عوض بیچ دے گا۔“ (مسلم)

## تاریخی جھرنے

### منبر رسول ﷺ

منبر رسول ﷺ 8ھ میں بنایا گیا اور اس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ نبی مکرم ﷺ تیسری سیڑھی پر تشریف فرما ہوتے اور اپنے پاؤں مبارک دوسری سیڑھی پر رکھتے تھے۔ جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو وہ ازراہ ادب دوسری سیڑھی پر بیٹھتے تھے اور پاؤں پہلی سیڑھی پر رکھتے تھے۔ جب سیدنا عمرؓ خلیفہ بنے تو تقریر کے وقت پہلی سیڑھی پر کھڑے ہوتے تھے۔ مگر بیٹھتے وقت پاؤں نیچے زمین پر رکھ لیتے اور جب سیدنا عثمانؓ خلیفہ بنے تو چھ سال تک وہ اسی عمل پر پابند رہے۔ پھر وہ نبی معظم ﷺ کی جگہ پر ہی بیٹھنے لگے۔ جب سیدنا معاویہؓ جج کرنے آئے تو انہوں نے منبر کی سیڑھیوں میں اضافہ کر دیا لیکن پھر بھی اصل منبر نبوی کو اضافہ کے اوپر ہی رکھا گیا۔ اس طرح بیٹھنے والی جگہ سمیت منبر کی نو سیڑھیاں بن گئیں۔ خلفاء راشدین ساتویں سیڑھی پر بیٹھتے تھے جو کہ اصل منبر نبوی کی پہلی سیڑھی تھی۔ جہاں سیدنا عمرؓ بیٹھتے تھے۔ پھر منبر اسی حالت میں رہا حتیٰ کہ 654ھ (1256ء) میں مسجد نبوی میں آگ لگ گئی اور منبر جل گیا۔ تو اس کی جگہ یمن کے بادشاہ ملک مظفر کا بنایا ہوا منبر رکھا گیا۔ منبر کی تبدیلی کئی دفعہ ہوئی۔ آخری منبر سلطان مراد ثالث عثمانی نے 998ھ میں بطور تحفہ بھیجا۔ جو انتہائی خوبصورت اور کاریگری کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ منبر اب تک مسجد نبوی میں موجود ہے۔

(محمد کاشف جامعہ پنجاب)





# سلطان کی زندگی



## عمر عبدالسلام بھٹوی

تو وہ اپنا پہلا بچہ یا بچی مندر کی نذر کر دیں گے۔ مندروں کی یہ نذر شدہ بچیاں جب جوان ہوئیں تو مندرزنا اور عیاشیوں کے اڈے بن گئے۔ پھر ان کی خرید و فروخت شروع ہو گئی۔ حکومت کے عمال بھی چنڑ توں سے باقاعدہ حصہ وصول کرتے۔ سلطان نے اس رسم کو بند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ سلطان کی حکومت ختم ہونے کے بعد انگریزوں نے اس قبیح رسم کو پھر بحال کر دیا۔ آخر کار ۱۹۲۰ء میں بعض ہندوؤں نے تنگ آ کر اس رسم کو منسوخ کروا دیا۔

## معاشرتی و قومی اصلاح کے اقدامات

(۱) سلطان نے منشیات کے خلاف جو اقدامات کئے اس کی یہ وجہ بیان کی گئی کہ یہ اسلام میں منع ہے۔ اس طرح لوگوں کی صحت درست رہے گی کیونکہ دشمن سے مقابلہ کرنا ہے اور یہ کہ شرابی لوگ میدان میں کام نہیں آ سکتے۔

(۲) جن لاوارث بچوں کو حکومت نے اپنے کنٹرول میں لیا انہیں اپنی کفالت

تاریخ اسلام میں رقم ہے کہ ابیلین میں مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت کی بنیاد رکھنے والا عبدالرحمن الداخل اول ساحل پر اتر آ اور اسے شراب پیش کی گئی تو اس نے کہا..... ایسی چیز پیش کرو جو عقل کو بڑھائے..... نہ کہ اس سے عقل جاتی رہے۔

اسی طرح ٹیپو سلطان نے اپنی مملکت میں شراب کی دکانوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔ دوسرے سال گانچے اور ایفون کی تمام دکانیں بند کرنے کا حکم دے دیا۔ صندوق کا وہ درخت کہ جس سے ایک نشہ آور شے (تاڑی) نکلتی تھی۔ اسے ممنوع کرنے کے ساتھ ساتھ صندوق کے درخت کو بھی کاٹ دینے کا حکم صادر کیا۔ ٹیپو سلطان نے فرانس سے معاہدہ کیا تو انہیں صاف طور پر لکھا کہ ہم تمہیں ہر چیز کھانے کو مہیا کریں گے مگر شراب دینے سے قاصر ہیں۔ یہ معاہدہ ۱۷۸۸ء میں ہوا تھا۔ کرنل کیمبل کہتا ہے سلطان نے منشیات کو اس لئے ممنوع قرار دیا کہ ان چیزوں کو اللہ نے ممنوع قرار دیا ہے۔

## تعلیم اور لوگوں کی بہبود

حکم دیا جاتا کہ دیہات کے مسلمان بچوں کو جمع کر کے انہیں حساب پڑھایا جائے۔ ان کی حاضری لی جائے اور دوسری کتابیں بھی پڑھائی جائیں۔ جو شخص اسلام قبول کرے قاضی کو چاہیے کہ وہ اسے خود تعلیم دے اور اس کا نام مسلمانوں کی فہرست میں لکھا جائے۔ جس جگہ مسجد نہیں وہاں مسجد بنائی جائے۔ مسجد کے مولوی صاحب کو دس فٹ مہانہ تنخواہ دی جائے۔ حکم دیا جاتا کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اگر وہ کاشت کار ہو تو اس کا نصف لگان معاف کر دیا جائے۔ مکان کا ٹیکس بھی معاف کر دیا جائے۔ اگر مسلمان ہونے والا شخص تاجر ہے تو جو مال وہ باہر سے لائے اس پر مال گزاری نہ لی جائے۔ لاوارث بچوں کو حکومت کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ حکومت نے ان کی پرورش اور بہبود کا انتظام کر دیا ہے۔

## مذہبی خرافات کے بارے میں

اس وقت مذہبی خرافات اور قبر پرستی اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھی۔ لوگ بیروں اور قبروں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ ٹیپو سلطان نے ایسی صورت حال کی اصلاح کے لئے حکم دیا کہ (۱) درگاہوں میں بیروں کو نذرانہ لینے سے منع کیا جاتا ہے۔ (۲) محرم کے کھیل تماشے بند کئے جاتے ہیں۔ (۳) وہ بیرو اور فقیر جو اپنے تنکیوں اور آستانوں میں لوگوں کو نشہ آور چیزیں کھلا کر لوٹتے ہیں سلطان نے انہیں حکم دیا کہ اگر وہ ایسے شیطانی کھیل سے باز نہ آئے تو ان کو ملک سے باہر نکال دیا جائے گا۔

(۴) ریاست ”میسور“ جسکی حکومت سلطان ٹیپو کے ہاتھ میں تھی اس کا پرانا نام (دجیا نگر) تھا سلطان کے باپ حیدر علی سے پہلے یہاں ہندو راجے حکومت کرتے تھے۔ اس وقت اس ریاست میں یہ رواج تھا کہ اکثر ہندو مندروں میں منت مانتے اگر انہیں اولاد ہوگی

میں لینے کا ایک بڑا مقصد باقاعدہ تعلیم دیکر فوج میں شامل کرنا تھا۔ (۳) سلطان نے حکم صادر کیا کہ جنگی مشقوں میں حصہ لینے کیلئے ہر خاندان ایک فرد مہیا کرے۔

(۴) سلطان نے روح جہاد کو زندہ رکھنے کے لئے ”مونیاد المجاہدین“ کے نام سے کتابیں لکھوائیں اور علماء کو حکم دیا کہ وہ جہاد کے فضائل لوگوں کے سامنے بیان کر کے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دلائیں۔

## لوگوں کو قرون اولیٰ کی طرف لے جانے

### کے لیے سلطان کا وعظ

لوگوں میں مال و دولت کی فراوانی کے ساتھ ساتھ عیش و عشرت کی خواہش حد درجہ بڑھ گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ خانہ جنگیوں میں مبتلا ہو کر ملک و ملت سے بے پروا ہو گئے جبکہ مغربیت دن بدن ہندوستان میں اپنا تسلط مضبوط کر رہی ہے۔ ان تمام چیزہ دستیوں اور برائیوں کا واحد حل جہاد ہے جس سے مسلمانوں کے درمیان خانہ جنگیاں ختم ہو سکتی ہیں اور ہم اغیار کے تسلط سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے یہی تعلیم مل رہی ہے کہ مسلمانوں میں از سر نو جہاد کی روح پھونکی جائے اور لوگ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح سادہ زندگی بسر کریں۔ میں خود اس پر عمل پیرا ہوں۔

سلطان نے جہاد کا کام اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کیا اور اپنی حکومت کا نام ”سلطنت خدا داد“ رکھا۔ سلطان نے جہاد کرنے کیلئے اپنے سفیر مسلمان ممالک بھیجے تاکہ ان سے تعاون حاصل کیا جائے مگر کوئی بات نہ بن سکی۔ سلطان نے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے ترک خلیفہ کا تعاون حاصل کرنے کیلئے اپنے سفیر ”میر غلام محمد“ کو بھیجا۔ اس دوران ایک واقعہ رونما ہوا جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو انگریز کا سو (100) سال کے لئے اور برصغیر کے آدھے مسلمانوں کو ہندو کا نہ جانے کب تک غلام بنا کر رکھا۔ واقعہ کو سمجھنے کیلئے سورۃ کہف کی آیت پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ“

ترجمہ: ”کہہ دے میں تو تم جیسا ایک بشری ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔“

اب سلطان نے ایک بار اس آیت کے مطابق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا ”کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرح ایک انسان ہیں فضیلت یہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ الفاظ سلطان کے سفیر میر غلام محمد نے شریف مکہ کو بتلا دیئے جو اس زمانہ میں ترکی حکومت کی طرف سے حجاز اور طائف کا گورنر تھا جبکہ اس وقت وہاں تحریک زوروں پر تھی اور ترک اور شریف مکہ اس تحریک کو کچلنے پر کمر بستہ تھے چنانچہ یہ الفاظ شریف مکہ نے برطانوی حکومت کو پہنچا دیئے۔



لحہ فکریہ یہ ہے کہ کبھی آپ نے غور کیا کہ آپ اپنی کتاب زندگی کس ہاتھ میں لینے کی تیاری کر رہے ہیں..... دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں..... سوچئے..... اور محاسبہ کیجئے.....!!!  
(جبرائیلؑ - لاہور)



## کیا آپ جانتے ہیں

- ☆ سب سے پہلے نوٹوں کا آغاز چین سے ہوا۔
- ☆ دنیا کی سب سے بڑی سونے کی کان جنوبی افریقہ میں ہے۔
- ☆ روس وہ واحد ملک ہے جسکی سرحد 13 ملکوں سے ملتی ہے۔
- ☆ فلپائن کا جھنڈا جنگ کے دوران الٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔
- ☆ لاؤس ایسا ملک ہے جہاں کوئی سکہ استعمال نہیں ہوتا۔
- ☆ افغانستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ریلوے کا نظام نہیں ہے۔
- ☆ پاکستان کی شہر موہنجوداڑو کو مرنے والے کا شہر کہا جاتا ہے۔
- ☆ محمد عظیم ادریس - ہیلے کا کالج آف کامرس



## گلدستہ احادیث

- ﴿ آدمی کا بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دینا اسکے حسن اسلام کی دلیل ہے۔ (ترمذی) ﴾
- ﴿ تم سچائی کو اختیار کرو اس لئے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (مسلم) ﴾
- ﴿ تم مرغ و گالی مت دواسلئے کہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔ (ابن داؤد) ﴾
- ﴿ اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ (مسلم) ﴾
- ﴿ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ (مسلم) ﴾
- ﴿ میں اور یتیم کی کفالت کر نیوالا جنت میں ہوں گے۔ (بخاری) ﴾
- (میمونہ بنت یزدانی)

## تین چیزیں

تین چیزیں پاک رکھو جسم - لباس - خیالات  
تین چیزیں قابو میں رکھو زبان - نفس - غصہ

## چار انعامات

- سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار نعمتیں جس شخص کو مل جائیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔
- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے والا دل
- ۲۔ مصیبتوں کو سہنے والا جسم
- ۳۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی زبان
- ۴۔ ایسی بیوی جو شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہو اور عفت و عصمت کے ساتھ زندگی گزارتی ہو۔ (طبرانی)
- (فرواہتول مصباح بتول - پنڈی بھٹیاں)



## کتاب زندگی

کتاب زندگی کے ورق برابر ملتے رہتے ہیں۔ ہر آنے والی صبح ایک نیا ورق الٹ دیتی ہے۔ یہ الٹے ہوئے ورق برابر بڑھ رہے ہیں اور باقی ماندہ ورق برابر کم ہو رہے ہیں..... اور ایک دن وہ ہوگا جب آپ اپنی زندگی کا آخری ورق الٹ رہے ہونگے۔

جونہی آپ کی آنکھیں بند ہوں گی یہ کتاب بھی بند کر دی جائے گی..... اور آپ کی یہ تصنیف محفوظ کر دی جائے گی۔ کبھی آپ نے غور کیا اس کتاب زندگی میں آپ کیا درج کر رہے ہیں.....؟؟؟

روزانہ کیا کچھ اس میں لکھ کر آپ اس کا ورق الٹ دیتے ہیں۔ آپ کو شعور ہو یا نہ ہو آپ کی تصنیف تیار ہو رہی ہے اور آپ اس کی ترتیب و تکمیل میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ وہ سب لکھ رہے ہیں جو آپ سوچتے ہیں دیکھتے ہیں سنتے ہیں سنا تے ہیں چاہتے ہیں کرتے ہیں اور کراتے ہیں۔ اس میں صرف وہی لکھا جا رہا ہے جو آپ لکھوا رہے ہیں۔ کسی دوسرے کو اختیار نہیں کہ اس میں ایک نقطہ بھی گھٹایا بڑھا سکے۔ اس کتاب زندگی کے مصنف آپ ہی ہیں اور صرف آپ ہی اپنی کوشش اور کاوش سے اسے ترتیب دے رہے ہیں۔ ذرا آنکھیں بند کریں..... اور سوچیں..... کل یہی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سے فرمائیں گے:

اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا  
(بنی اسرائیل - آیت ۱۲)

ترجمہ: ”پڑھا اپنی کتاب آج اپنے نامہ اعمال کا جائزہ لینے کیلئے تو خود ہی کافی ہے“

انگریزوں نے اس جملے سے خوب فائدہ اٹھایا اور ترکی اور شریف مکہ کی جانب سے ایک فرمان شائع کیا گیا جس میں کہا گیا کہ سلطان وہابی ہے اس سے لڑنا جائز ہے۔ اس فتوے کی وجہ سے ترکی سے معاہدہ نہ ہو سکا اور سلطان کو انگریزوں سے اکیلے لڑنا پڑا۔

سفارتی میدان میں میر غلام محمد کی غداری کام کر گئی جبکہ میدان جنگ میں میر صادق نے اپنا کام کر دکھایا اور یوں سلطان نے اپنی جان کو یہ کہہ کر اللہ کے راستے میں قربان کر دیا۔

”شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے“

سلطان جب اللہ پر توکل کرتے ہوئے میدان میں نکلا تھا تو اس نے دعا کرتے ہوئے کہا..... اے اللہ..... تو خوب جانتا ہے کہ ہماری لڑائی ہوس اور ملک گیری کیلئے نہیں بلکہ اسلام کی سر بلندی کیلئے اور ملت کے وقار کو برقرار رکھنے کیلئے ہے۔ اے اللہ العالمین..... ہمیں ہمارے گناہوں کا علم ہے۔ اپنی کمزوریوں اور بد اعمالیوں کا اعتراف ہے۔ آج ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں یہ ہمارے جرم کی سزا ہے مگر اے ہمارے رب! ہم مجرم ضرور ہیں مگر تیرے تو ہیں اور تیرے ہی رہیں گے۔ تیرے نام اور تیرے رسول اور تیرے دین کی حرمت کی خاطر خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایک طرف سلطان کے دشمن انگریز، مرہٹے اور نظام حیدر آباد تھا اور دوسری طرف اکیلا سلطان تھا جو نیک سیرت، مسلمان اور مجاہد تھا، ہمیشہ با وضو رہنے کی کوشش کرتا۔ ہر صبح قرآن کی تلاوت کرتا، اردو عربی، انگریزی، ہندی اور فرانسیسی کا ماہر تھا۔

6 مئی ۱۷۹۹ء کو جام شہادت نوش کر گیا۔

☆☆☆☆☆

## ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا

ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا، زخم دل جیت کر نقد جاں بار کر ہم سے بزم شہادت کو رونق ملے جانے لگی تیناؤں کو مار کر قید جاں سے گزرنے لگے جس سے عقل کہنے لگی اک ذرا سوچ لے اُس کی رحمت میں پیچھے تو دل بول اٹھا تو نے جو کچھ کیا اسکوں بار کر ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا، زخم دل جیت کر نقد جاں بار کر تیرے رب کی محنت سمندر ہے جس کی گہرائیوں کی کوئی حد نہیں تیرنا چھوڑ دے ڈوبنا سیکھ لے دل کو کھپ جی میں گرفتار کر ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا، زخم دل جیت کر نقد جاں بار کر کچھ نے دعوے محبت کے دائرے اور متاع دل و جاں بچے لگے کوئی لایا دلیل محبت مگر خون کی ایک ایک بوند کو وار کر ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا، زخم دل جیت کر نقد جاں بار کر

(ہفت قاری محمد یونس خلیق)

تین چیزیں یاد رکھو موت۔ احسان۔ نصیحت  
تین چیزیں حاصل کرو علم۔ دعا۔ اعتماد  
تین چیزیں ضائع مت کرو رزق۔ وقت۔ دوست  
تین چیزیں کبھی نہ توڑو دل۔ عہد۔ قانون  
تین چیزیں چھوٹی نہ سمجھو فرض۔ قرض۔ مرض  
تین چیزیں ذلیل کرواتی ہیں چوری۔ چغلی۔ جھوٹ  
تین چیزیں دھیان سے اٹھاؤ قلم۔ قدم۔ قسم  
تین چیزیں باقاعدگی سے پڑھو نماز۔ قرآن۔ درود  
(حافظ عاتکہ یوسف۔ سہالوی کالونی)

### مجاہد بچوں کا عزم

ہم ننھے مجاہد اسلام کے ہیں اسلام پہ آج نہ آنے دیں گے  
جب بھی دشمن ہمارے مقابل ہوگا فتح کراے نہ جانے دیں گے  
ہم سپوت بہادر ماؤں کے ہٹنا جھکنا جانتے نہیں  
ہم اسلام کے سب شیدائی ہیں کسی دوسرے دین کو ماننے نہیں  
ہم بدر و حنین کے فاتح ہیں جنگ لڑتے ہیں گھیراتے نہیں  
ہم میدان کے سب دلاور ہیں میدان چھوڑ کے واپس جاتے نہیں  
ہم ایک ہی رب کے پجاری ہیں ڈر نہیں بُت پرستوں کا  
یہ حجر شہر کے پوجنے والے کیا بگاڑیں گے حق پرستوں کا  
یہ سنگھ اور لالے سب منہ کا لے لیا دھمکیاں ہم کو دیں گے  
یہ قاتل ہیں کشمیریوں کے ہم بھی بدلے رگن رگن لیں گے  
ہمارا نصب العین شہادت ہے ہم موت سے بالکل ڈرتے نہیں  
راہ حق میں شہادت پانے والے زندہ ہیں کبھی مرتے نہیں  
ہم کشمیر سے مار بھگائیں گے ان ہندو دھوتی پوشوں کو  
آزادی جلد دلائیں گے کشمیری سرفروشنوں کو  
کشمیر سے جب یہ بھاگیں گے روئیں گے اور دھاڑیں گے  
ہم ننھے مجاہد مار مار کر خلیہ ان کا بگاڑیں گے  
(محمد اسحاق عابر۔ ملتان)

### فیصلہ حق

ایک دن قاضی شریح سے اُن کے بیٹے نے کہا: ”اے ابا جان! میرے اور فلاں کے درمیان آج جھگڑا ہوا ہے۔ اگر فیصلہ میرے حق میں ہو تو انہیں گھسیٹ لاؤں اور اگر فیصلہ اُن کے حق میں ہے تو اُن سے صلح کر لوں۔“

قاضی شریح نے کہا جاؤ انہیں لے آؤ۔  
وہ خوشی خوشی گیا اور انہیں عدالت لے کر آ گیا۔  
قاضی شریح نے تمام لوگوں کا بیان سنا اور فیصلہ اپنے بیٹے کے خلاف سنایا وہ لوگ خوش و خرم چلے گئے۔  
باپ کا فیصلہ بیٹے کے خلاف.....؟ اللہ اکبر

جب قاضی شریح اور اُن کا بیٹا گھر پہنچے تو بیٹے نے کہا: ”ابا جان! آپ نے مجھے رسوا کر دیا افسوس میں نے آپ سے مشورہ لے کر عدالت کا رخ کیا اور آپ نے میرے خلاف فیصلہ سنایا۔“  
لوگ میرے متعلق کیا سوچتے ہوں گے۔ قاضی شریح نے کہا: ”بیٹا تم مجھے دنیا میں سے سب سے زیادہ عزیز ہو لیکن یاد رکھو اللہ کی محبت میرے دل میں تیرے پیار پر غالب ہے۔ مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر میں مشورے میں تمہیں بتا دیا کہ فیصلہ اُن کے حق میں ہے تو میں غلطی کرتا اور وہ لوگ اپنے حق سے محروم ہو جاتے اور تم اُن سے صلح کر لیتے۔ اس لئے میں نے انہیں عدالت میں بلا کر عدل و انصاف سے اُن کا حق انہیں دے دیا۔“

(انتخاب معتمد الہی۔ عارف والد)



### ہزار درہم کا نگینہ

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے کسی صاحبزادے نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں جڑنے کیلئے ایک ہزار درہم کا نگینہ خریدیا۔  
جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو اس بارے میں علم ہوا تو اپنے بیٹے کو یہ لکھا۔ ”اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک ہزار درہم میں نگینہ خریدی ہے، تم اس نگینے کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت سے ایک ہزار بھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دو اور لوہے کی کوئی انگوٹھی بنوا لو اور اس پر کندہ کرواؤ۔“

”رَحِمَ اللّٰهُ اَمْرًا اَعْرَفَ قَدْرَ نَفْسِيْهِ“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جس نے اپنی حقیقت پہچان لی۔

(حافظ محمد شاہد محمد عطاء اللہ چینیوٹ)

### فضول خرچی اور بخل سے پرہیز

دولت اللہ تعالیٰ کی امانت ہے ہر جاندار کو رزق دینے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے قبول کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رزق کی تلاش کے لئے جسمانی طاقت، صحت و تندرستی اور بے شمار مادی وسائل عطا کئے اور انسان کو چاہیے کہ دولت کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے۔ خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کی

جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔ غریب رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر اپنا مال خرچ کرے۔ اپنی دولت سے ان محروم لوگوں کا حق ادا کرے۔ جو اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ لوگ شرم سے سر جھکا لیتے ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تو انہیں ان کی علامت سے پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔“ (البقرہ: 273)

عقل مند آدمی ہمیشہ دولت سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہے۔ اپنی ضروریات کو پوری کرتے وقت حد سے بڑھ جانا اسراف یا فضول خرچی کہلاتا ہے۔ اسراف کے معنی یہ ہیں کہ انسان نمود و نمائش کی خاطر یا دوسروں سے آگے نکلنے کی دوڑ میں جائز ضروریات یعنی خوراک، لباس اور رہائش کی مدد ضرورت سے زیادہ خرچ کرے۔

(قتیل ریاض۔ پنڈی بھٹیاں)

### اگر خواہش ہو تو.....

- اگر خواہش جمع کرنے کی ہو تو آخرت کی نیکیاں جمع کرو۔
- اگر خواہش مرنے کی ہو تو شہادت کی موت مرو۔
- اگر خواہش کچھ دینے کی ہو تو اللہ کی راہ میں دو۔
- اگر خواہش بولنے کی ہو تو اچھی بات بولو۔
- اگر خواہش لڑنے کی ہو تو اسلام کی خاطر لڑو۔
- اگر خواہش کچھ لینے کی ہو تو نیک لوگوں کی دعا لو۔

(ہارون الرشید۔ کوٹ ادو)



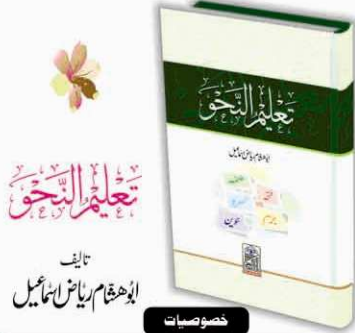




# دارالاندلس

کی طرف سے شائع ہونے والی نئی کتب

4- لیک روڈ چوہدری لاہور | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
+92-42-37230549 | +92-42-37242314



تالیف  
ابو حشام ریاض اسماعیل

خصوصیات

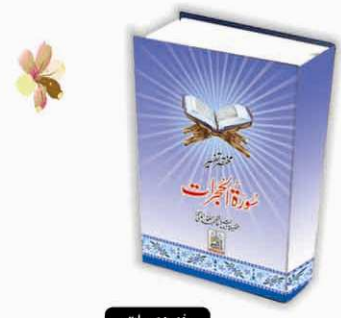
- نحو کے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع کتاب • آسان تفریض، عام فہم مثالیں
- قواعد کی پہنچنے کے لیے تمارین کا عملی کام • تمام بنیادی اور اہم قواعد کا احاطہ
- عربی جملوں کی ترکیب کا اہتمام • قرآنی مثالوں سے مزین
- فہم میں آسانی کے لیے دو رنگوں کا استعمال • عمدہ فنکارانہ معیاری طباعت



تالیف  
ابو حشام ریاض اسماعیل

خصوصیات

- صرف کے موضوع پر مختصر اور جامع کتاب • آسان تفریض اور عام فہم مثالیں
- عربی گرامر کی مروجہ کتب کی ترتیب کا التزام • عمدہ فنکارانہ معیاری طباعت
- صرف کے بنیادی اور اہم قواعد کا بیان • تمارین میں قرآنی اسٹیک کا ذکر
- براہ راست تفہیم کے لیے دو رنگوں کا استعمال



خصوصیات

- قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور مستند کتب سیر سے ماخوذ۔
- سرور عالم ﷺ کی حیات طیبہ کا مکمل احاطہ۔
- سرایا اور غزوات کا با تفصیل تذکرہ۔
- امراء و مسالطین کے نام لکھے گئے دعوتی خطوط و رسائل کا ذکر۔
- وفود قبائل عرب کی آمد اور ان کے قبول اسلام کے تذکرے۔



دارالاندلس کی طرف سے  
قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ پر مشتمل منہج سلف کی ترجمان

## تفسیر القرآن الحکم

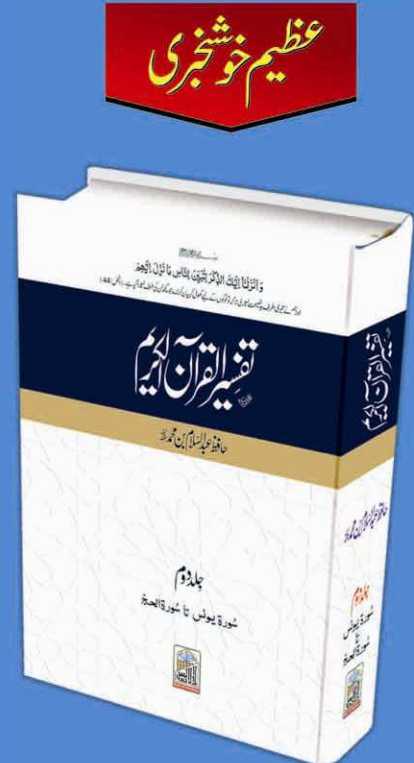
جلد دوم

ترجمہ و تفسیر

فضیلہ الاشاذ حافظ عبد السلام بن محمد رحمہ اللہ

سورة یونس تا سورة الحج

- تفسیر بالقرآن اور تفسیر باللہ بیت کا عمدہ نمونہ۔
- اسرائیلی روایات اور من گھڑت قصے کہانیوں سے پاک۔
- احادیث صحیحہ اور مستند اقوال صحابہ و تابعین پر مشتمل۔
- تحقیق و تخریج اور معیاری ترجمہ کا مکمل اہتمام۔
- تفسیر بالرائے کے بجائے تفسیر بالماثور کا حسین مرقع۔
- لفظی اور با محاورہ ترجمہ کا حسین امتزاج۔
- ضعیف اور موضوع روایات سے مکمل اجتناب۔
- متن قرآن کی خوبصورت اور عمدہ خطاطی۔

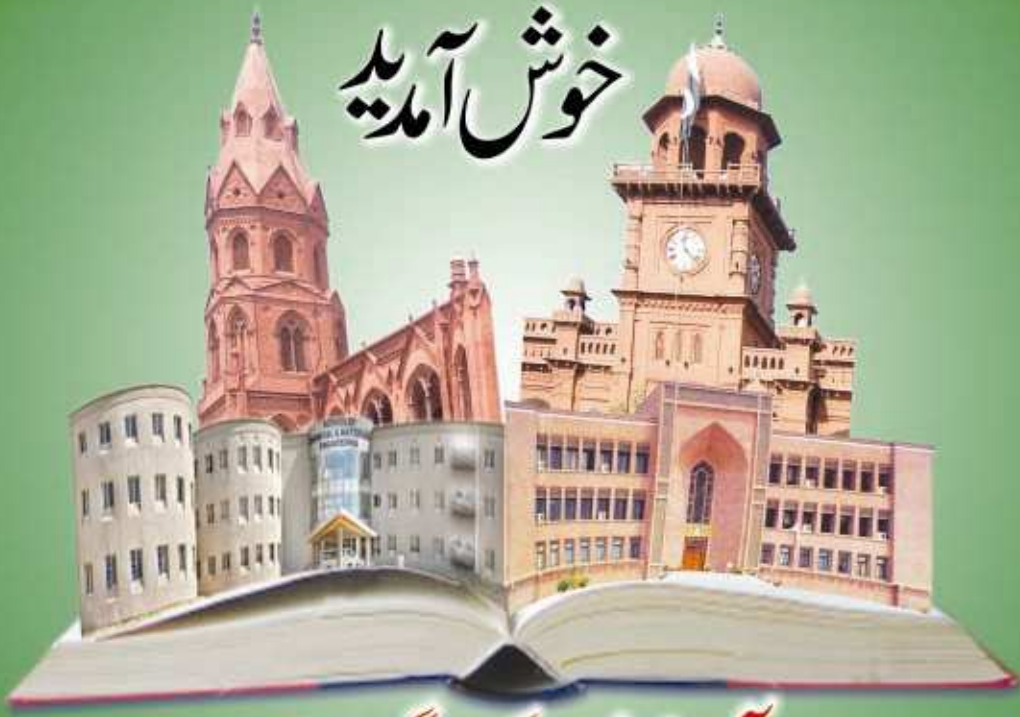


4- لیک روڈ چوہدری لاہور | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
042-37242374 | 042-37230549

# اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِنَا

المحمدیہ سٹوڈنٹس کی طرف سے مادر علمی کی دہلیز پر علم کے نئے راہیوں کو

## خوش آمدید



## آئیے! عزم کی اس گھڑی میں

- مذہبی لسانی عصبیتوں اور گروہ بندیوں سے نکلنے • لادینیت کے اندھیروں کو عقیدہ توحید سے منور کرنے
- قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنا کر جدید علوم سے بہرہ ور ہونے اور دعوت و جہاد کا علم تھا مے غلبہ اسلام کے لیے

ہمارے ساتھ چلیے

042-37242754

المحمدیہ سٹوڈنٹس پاکستان